اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان فرخی توامان کتاب مستطاب تذکرہ کمل اولیاء امت واقف اسرار سبحانی ماہر مقطعات قرآنی یعنی

مجموعہ حالات مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

از تالیف بندہ مستہام احقر انام محمد عبد الاحد عفا عنہ اللہ الصمد بماہ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

سرپرستِ اعلیٰ :	فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشینِ آستانہ عالیہ شرقپور شریف
نام کتاب	مجموعۂ حالات و مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی رح حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ
مرتبہ	حضرت محمد عبدالاحد مدیر مطبع مجتبائی دہلی
ناشر	شعبہ نشر و اشاعت جامع مسجد قادریہ شیر ربانی قادریہ روڈ ۔ ۲۱ ۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور
تعداد	ایک ہزار
طباعت باراوّل	ستمبر ۱۹۸۳ء
ہدیہ	۲۰ روپے

ملنے کا پتہ

(۱) جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
قادریہ روڈ ۲۱ ایکڑ سکیم نیو مزنگ ۔ سمن آباد ۔ لاہور

(۲) ۔ جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ ۔ مدینہ چوک (ناخدا) لاہور ۳۹

www.mujaddidway.com

پیش لفظ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند میں اہلِ اسلام کے عظیم رُوحانی پیشوا، مُبلغ اسلام، ہمہ جہتی مجدد تھے۔ آپ ہزارہ دوم کے مجدد ہیں اور آپ کی تعلیمات ایک ہزار سال تک مسلمانوں کی ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی کرتی رہیں گی۔ آپ دو قومی نظریہ کے بانی تھے۔ اور آپ کا یہ نظریہ پاکستان کی بنیاد بنا۔ آپ کی تعلیمات کتاب و سنت کا آئینہ ہیں اور آپکے تجدیدی کارنامے تاریخ اسلام کے سنہری باب کی حیثیت رکھتے ہیں گویا آپ کی تعلیمات اور آپ کی دینی و علمی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ کی تعلیمات سے عوام الناس کو روشناس کرانا اور عام کرنا دین و ملت کی عظیم خدمت ہے اور ہر پاکستانی مسلمان کا قومی اور ملی فریضہ ہے۔ ان حالات کے پیشِ نظر سیدی مُرشدی فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے تعلیمات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو عام کرنے کیلیے بیڑا اٹھا رکھا ہے اور تقریباً تیس برس سے اس کام میں سرگرم عمل ہیں اور آپکی مساعی جمیلہ سے ملک کے گوشہ گوشہ میں تعلیمات مجددیہ اور آپ کے کارہائے نمایاں کا شہرہ ہے

زیرِ نظر کتاب "مجموعہ حالات ومقاماتِ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ" کی اشاعت وطباعت اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس کتاب میں فاضل مصنف و مرتب نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نسب نامہ کیفیت ولادت صوری، حلیہ مُبارک، تحصیلِ علومِ ظاہری و باطنی کا ذکر کیا ہے۔ آپ کا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہونا، سلطان نور الدین جہانگیر کے ساتھ مکالمہ، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا مناقشہ تصانیف کی فہرست۔ شانِ مجددیت کا اظہار، علماء دیار و امصار کی ارادت، آپکے فضائل و محامد کی تفصیل، مکاشفات کا ذکر، خوارق عادات کرامات کا سلسلہ۔ عادات و عبادات کا طریقہ اور وصال یعنی موت کا واقعہ تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔ یہ کتاب محترم سردار علی احمد خان صاحب

www.mujaddidiway.com

کے کتب خانہ سے برائے اشاعت حاصل کی گئی ہے۔ ادارہ سردار صاحب کا بے حد مشکور ہے
فاضل مصنف و مرتب جناب محمد عبدالاحد رح مدیر مطبع مجتبائی دہلی نے اس کتاب کی
ترتیب و تصنیف میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے۔

(۱) زبدۃ المقامات مصنفہ حضرت مولانا خواجہ محمد ہاشم کشمی رح مطبوعہ ۱۰۳۷ھ
(۲) وصال احمدی مصنفہ حضرت مولانا بدرالدین سرہندی رح مطبوعہ ۱۲۳۳ھ
(۳) حضرات القدس " " " " " " ۱۰۵۷ھ
(۴) عمدۃ المقامات مصنفہ حضرت حاجی میاں محمد فضل اللہ نقشبندی مجددی کابلی سرہندی رح
(۵) مقامات سعیدی مصنفہ حضرت مولانا محمد مظہر ابن حضرت شاہ احمد سعید فاروقی احمدی رح مطبوعہ ۱۲۷۷ھ
(۶) شمائل العارفین مصنفہ حضرت مولانا شاہ محمد معصوم صاحب فاروقی مجددی احمدی سرہندی رح مطبوعہ ۱۲۹۴ھ
(۷) سبع اسرار فی مدارج الاخیار مصنفہ حضرت مولانا " " " " " " ۱۳۱۰ھ
(۸) خزینۃ الاصفیاء مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری چشتی رح مطبوعہ ۱۲۸۰ھ
(۹) ہدیہ مجددیہ مصنفہ حضرت مولانا حکیم دلیل احمد سکندری پوری نقشبندی رح مطبوعہ ۱۳۰۸ھ
(۱۰) ہدایۃ الطالبین مصنفہ قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین شیخ ابوسعید فاروقی المجددی الدہلوی مطبوعہ ۱۲۴۱ھ
(۱۱) مبداء معاد مصنفہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ
(۱۲) مکتوبات امام ربانی مصنفہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رح

اراکین شعبہ نشر و اشاعت جامع مسجد قادریہ شیر ربانی بالخصوص جناب محمد یوسف
جناب عبدالستار اور جناب حکیم عبدالعفور کے تعاون سے یہ کتاب تقریباً ایک صدی کے
بعد دوبارہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اور قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی
سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے حضور نبی کریم ص
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے طفیل ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور
مزید مسلک حقہ اہل سنت والجماعت کی خدمت اور ترویج و اشاعت کی
توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خادم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

غلام سرور نقشبندی مجددی عفی عنہٗ

فہرست مضامین کتاب مستطاب مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

صفحہ	مضمون
۴	نسب نامہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
〃	ذکر اجداد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ
	ذکر سلطان شہاب الدین المعروف بہ فرخ شاہ
۵	ذکر امام رفیع الدین مع حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت۔
〃	سرہند میں قلعہ کی بنیاد شیخ شرف الدین بو علی قلندر رح
۶	شہر سرہند میں حضرات اسلاف مجددیہ کی سکونت کی ابتدا
〃	بعض حالات مخدوم حضرۃ شیخ عبد الاحد قادری چشتی والد ماجد حضرۃ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ اسرارہم
〃	حضرت مخدوم کا شیخ عبد القدوس گنگوہی کی خدمت میں پہونچنا اور اُن کا تحصیل علم کے لیئے واپس بھیجنا۔
۷	حضرت مخدوم کا شیخ رکن الدین کی خدمت میں آنا۔ اور بعد تکمیل علوم باطنی سند تکمیل کا حاصل کرنا۔
〃	نقل سند عطیہ حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہٗ۔
۱۱	حضرت مخدوم نے کس کس بزرگ سے علم باطنی میں استفادہ کیا۔
〃	حضرت مخدوم کا شاہ کمال کیتھلی رح سے ملاقی ہونا اور اُن سے استفادہ کرنا۔
〃	تذکرۂ حضرت شاہ کمال کیتھلی رح

صفحہ	مضمون
۱۲	حضرت مخدوم کا سیر و سیاحت اختیار کرنا۔
〃	حضرت مخدوم کا بعد سیر و سیاحت و استفاضۂ بزرگان وطن میں آنا اور طالبان علم باطن کو درس دینا۔
۱۳	حضرت مخدوم کو اتباع سنت کمال درجہ تھا۔
〃	کمالات حضرت مخدوم۔
〃	وفات حضرت مخدوم سنہ اھ
۱۴	حضرت مخدوم کے صاحبزادوں کا حال۔
〃	حضرت مخدوم کے صاحبزادہ محمد مسعودؒ حضرت خواجہ باقی باللہ ہی کے مرید تھے۔
〃	نصائح حضرت خواجہ باقی باللہ بہ محمد مسعود رح
۱۵	حضرت مخدوم کے اور صاحبزادہ اپنے بھائی حضرۃ مجدد ہی سے مستفید ہوئے
〃	حضرت مجدد رح کا مکتوب اپنے بھائی شیخ مودود کے نام در ترک طلب دنیائے دنیّہ۔
۱۶	ولادت صوری قطب ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
〃	حضرت مخدوم کا نکاح ہونا۔
۱۷	حضرت شیخ احمد رح کا پیدا ہونا۔
〃	حضرت مخدوم کا اپنے فرزند دلبند حضرت شیخ احمد کو شاہ کمال کے پاس لانا اور اُن کا توجہات فرمانا۔

صفحہ	نام مضمون
۱۷	حلیۂ مبارک حضرت شیخ احمد رح
〃	حضرت شیخ کا بیمار ہونا اور شاہ کمالؒ کا تسلی دینا اور کلمات بشارت آیات فرمائے۔
۱۸	حضرت شیخ احمد رح کا مکتب مین بیٹھنا اور بعد حفظ کلام مجید اپنے والد بزرگوار سے تحصیل تمام کرنا۔
〃	حضرت شیخ احمد رح کے دیگر اساتذہ کے نام۔
〃	حضرت شیخ کا عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی رح سے سند تکمیل کا حاصل کرنا۔
〃	اسناد حدیث مسلسل
۱۹	اسناد مشکوۃ المصابیح
۲۰	حضرت شیخ رح کا مسند افادہ پر بیٹھنا اور طلبہ کا درس دینا
〃	حضرت شیخ رح کا رد روافض مین رسالہ لکھنا۔
〃	حضرت شیخ رح کا آگرہ پہنچنا اور فیضی و ابو الفضل سے بلاقی ہونا۔
〃	حضرت شیخ کا فیضی کو تفسیر بے نقطہ مین مدد دینا۔
۲۱	حضرت شیخ احمد رح اظہار حق مین کسی سے بھی خوف نہ کرتے تھے۔
۲۲	حضرت مخدوم کا آپکے لینے کے لیئے اکبرآباد پہنچنا
〃	حضرت شیخ کا وطن مین پہنچکر تا حین حیات والد بزرگوار کی خدمت مین رہنا اور فوائد باطنیہ حاصل کرنا۔
۲۳	حضرت شیخ احمد رح کو بواسطۂ والد بزرگوار اور بے واسطہ دونون طرح نسبت قادریہ حاصل ہوئی
۲۳	شاہ سکندر رح کا آنا اور بامثال جد امجد شاہ کمالؒ کا خرقۂ مبارک حضرت کو لاکر دینا۔
〃	حضرت شیخ رح کا خرقہ پہننا اور بزرگان قادریہ کا
〃	معانقہ کرنا اور اکابر نقشبندیہ کا اکابر قادریہ سے معارضہ کرنا
۲۴	مشایخ کبرویہ اور چشتیہ رحمہم اللہ کا دونون مین مصالحت کرانا۔
〃	حضرت شیخ کا سلسلۂ قادریہ مین مرید کرنا اور نسبت قادریہ مین توجہ دینا۔
〃	حضرت شیخ احمد رح کو سلسلہ چشتیہ مین اپنے والد بزرگوار سے اجازہ تھی۔
〃	حضرت شیخ احمد رح کا بیمار ہونا اور آپکی والدہ ماجدہ کا دعا کرنا اور آپ کا شفا پانا۔
۲۵	علماء سرگروہ جہان و اہل جہانیان مین
〃	**حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ کا حضرت خواجہ باقی باللہ رح کی خدمت بابرکت مین پہنچنا اور انکی شرف صحبت سے مستفید ہونا۔**
〃	آپ کا بعد انتقال حضرت مخدوم ۱۰۰۷ھ مین حرمین شریفین کا ارادہ کرنا اور دہلی مین مولانا حسن کشمیری سے ملکر حضرت خواجہ سے ملنا اور بیعت کرکے مراتب سلوک کا طے کرنا۔
۲۶	آپکو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کا بشارت دینا

www.mujaddidway.com

صفحہ	نام مضمون
	عالیہ سے سرفراز فرمانا۔
۲۷	بیان توجہات حضرت خواجہ باقی باللہ رح بحضرت مجددؒ
۳۰	جو حضرت مجددؒ ہی کی تحریر سے ظاہر ہے بلفظہ درج ہے حضرت خواجہ باقی باللہؒ کا مکتوب اپنے کسی مخلص کے نام متضمن حالات حضرت شیخ احمد رح
۳۱	حضرت مجددؒ خواجہ صاحبؒ کا بہت ادب کرتے تھے
؍؍	حضرت شیخ احمد کا خواجہ صاحب کی اجازۂ کاملہ سے باصد ہزار فتوح وطن میں تشریف لانا۔ اور بحکم خواجہ طالبانِ حق کی تربیت میں مشغول ہونا۔
۳۲	حضرت شیخ رح کا عزلت اختیار کرنا اور سب منتسبین کا رخصت کرنا اور لوگوں کا حضرت خواجہ کو آپ کی طرف سے برہم کرنے کی تجویز کرنا اور آپ کا خبر پاکر حضرت خواجہ بزرگوار کو عریضہ لکھنا۔
۳۳	عریضہ بحضرت خواجہ بزرگوارؒ
۳۴	حضرت مجدد رح کا عزلت کے بعد پھر افاضۂ طلاب کے لیئے دروازہ کھولنا۔
؍؍	حضرت مجددؒ کا بار دیگر حضرت خواجہ کی خدمت میں دہلی آنا۔
۳۵	حضرت خواجہ کی خدمت میں چار شخص ممیز تھے
؍؍	حضرت خواجہ نے کارخانہ ارشاد حضرت مجدد رح کے حوالہ فرمادیا۔
۳۶	حضرت خواجہ قدس سرہٗ کا مکتوب حضرت شیخ احمدؒ کے نام۔
۳۷	حضرت خواجہ کا دوسرا مکتوب
۳۸	حضرت خواجہ کا تیسرا مکتوب۔
؍؍	الفاظ مدحیہ حضرت خواجہ بزرگوار بحق حضرت شیخؒ
۳۹	تیسری مرتبہ حضرت مجدد رح کا پیر بزرگوار کی خدمت میں آنا اور اُن کو بیمار پانا اور پھر بایمائے حضرت خواجہ آپ کا لاہور تشریف لے جانا۔
؍؍	مولانا جمال تلوی کا حضرت مجدد رح سے فیضیاب ہونا
۴۰	بعض عرائض حضرت شیخ بحضرت خواجہ باقی باللہ
۴۸	حضرت شیخ رح کا پیر بزرگوار کے انتقال کی خبر سن کر لاہور سے دہلی آنا اور پھر وطن کو مراجعت فرمانا
؍؍	حاسدانِ مانع الخیر کا فساد برپا کرنا اور حضرت مجدد رح کا سمجھانا اور بعض کی نسبتیں سلب کرنا
۴۹	شیخ تاج رحمہ اللہ کا حالتِ نوم میں کُلّ اولیاء امت کا معائنہ کرنا اور عفو تقصیر کرانا۔
۵۰	حضرت خواجہ کا عرس پر تشریف لانا اور سب کا قصور معاف کرنا۔
؍؍	مزاحمت سلطانی بحضرت شیخ۔
۵۱	حضرت شیخ اور سلطان نورالدین جہانگیر حضرت شیخ کا مجلس خانہ میں پہونچنا اور کئی ہزار کفار کا اسلام لانا۔

صفحہ	نام مضمون
۵۳	اولیاء پر بلا کا نازل ہونا اُن کے مقامات ولایت کی ترقیات کا موجب ہوا کرتا ہے۔
۵۴	دو سال کے بعد بادشاہ کا اپنی حرکت سے پشیمان ہونا اور حضرت شیخ کو اپنے پاس بُلا کر اکرام کرنا اور شاہزادہ خرم (شاہ جہان) کو داخل حلقہ مریدان کرانا
۵۵	حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ کا برسر انکار ہونا اور حضرت شیخ سے نزاع کرنا اور پھر بعد صفائی معتقد ہونا۔
۵۶	حضرت شیخ کی تصنیفات۔
۵۷	معترضین کے ساتھ حضرت کا برتاؤ۔
″	ذکر سلاسل ہر چہار خانوادہ حضرت مجدد رح
۵۹	مختصر بیان معاملات بزرگ و مراتب شگرف حضرت شیخ
″	حضرت شیخ کا الہام ہونا کہ مجدد الف ثانی تم ہو۔ اور اُسکے افشا کا حکم ہونا۔
″	مکتوب حضرت شیخ مشتمل ضرورت مجددیت و اظہار نعمت حق
۶۱	اکابر علماء سے جنہے پہلے آپ کو مجدد الف ثانی کہا وہ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی ہیں۔
″	آپکے مراتب و مقامات و مجددیت پر دوسرے علماء و فضلا کی شہادتیں۔
۶۲	فضائل و محامد حضرت مجدد رح
۶۳	**مختصر بعض حالات بلند و مقامات ارجمند حضرت مجدد رح**
″	بشرات حضرت خواجہ باقی باللہ رح
۶۴	بعض مکاشفات حضرت مجدد رح
۷۲	بعض خوارق عادات و کرامات حضرت مجدد رح
۸۷	مختصر بیان عبادات و عادات و عقائد شریف آنحضرت
۱۰۱	مختصر بیان سلوک
۱۰۶	رسالہ حضرت شاہ غلام علیشاہ صاحب قبلہ در بیان طریقہ نقشبندیہ
۱۱۱	ذکر رحلت حضرت مجدد رح
۱۲۲	قطعات تاریخ وفات حضرت مجدد رح و اسمائے گرامی خلفائے آنحضرت

یہ وہ کتابیں ہیں کہ جن سے یہ کتاب تالیف کی گئی ہے

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	سن تصنیف
۱	زبدۃ المقامات	مولانا خواجہ محمد ہاشم کشمی برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۰۳۷ھ
۲	حضرات القدس	حضرت مولانا بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۰۵۷
۳	وصال احمدی	ایضاً	
۴	عمدۃ المقامات	حضرت حاجی میاں محمد فضل اللہ نقشبندی مجددی کابلی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۲۳۴
۵	مقامات سعیدی	حضرت مولانا محمد مظہر صاحب ابن الامام قبلہ حضرت شاہ احمد سعید فاروقی۔ احمدی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۲۷۳
۶	شمائل العارفین	حضرت مولانا شاہ محمد معصوم صاحب فاروقی مجددی احمدی سلمہ اللہ تعالےٰ	سنہ ۱۲۹۸
۷	سبع اسرار فی مدارج الاخیار	ایضاً	سنہ ۱۳۱۰
۸	خزینۃ الاصفیا	مفتی غلام سرور لاہوری چشتی رح	سنہ ۱۲۸۰
۹	ہدیہ مجددیہ	مولانا حکیم وکیل احمد صاحب سکندر پوری نقشبندی	سنہ ۱۳۰۸
	ہدایۃ الطالبین	قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین شیخ ابو سعید فاروقی المجددی الدہلوی رح	سنہ ۱۲۳۱
۱۰	مبدء ومعاد	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ	
۱۱	مکتوبات شریف	″	

www.mujaddidway.com

نسب نامۂ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا سلسلہ نسب ۲۰ واسطوں سے خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تک اسطرح پہونچتا ہے کہ آپ کا اسم مبارک شیخ احمد فرزند شیخ عبد الاحد کے اور وہ شیخ زین العابدین کے اور وہ شیخ عبد الحی کے اور وہ شیخ محمد کے اور وہ شیخ حبیب اللہ کے اور وہ قطب الاقطاب غوث العالمین امام رفیع الدین کے اور وہ شیخ خواجہ نور الدین کے اور وہ خواجہ نصیر الدین کے اور وہ خواجہ سلیمان کے اور وہ شیخ یوسف کے اور وہ شیخ اسحاق کے اور وہ خواجہ عبد اللہ کے اور وہ شیخ شعیب کے اور وہ شیخ احمد کے اور وہ شیخ یوسف ثانی کے اور وہ شیخ سلطان شہاب الدین علی المعروف بہ فرخ شاہ کابلی فاروقی کے اور وہ خواجہ نصیر الدین ثانی کے اور وہ خواجہ محمود کے اور وہ خواجہ سلیمان ثانی کے اور وہ خواجہ مسعود کے اور وہ خواجہ عبد اللہ واعظ اصغر کے اور وہ خواجہ عبد اللہ واعظ اکبر کے اور وہ خواجہ ابو الفتح کے اور وہ خواجہ اسحاق کے اور وہ خواجہ ابراہیم کے اور وہ خواجہ ناصر الدین کے اور وہ حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اور وہ سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

نسب کان علیہ من شمس الضحی نورا ومن فلق الصباح عمودا

ذکر اجداد حضرت مجدد ذکر سلطان شہاب الدین المعروف بہ فرخ شاہ

آپ کے اجداد کبار میں سے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے یہ دو بزرگوار یعنی حضرت سلطان شہاب الدین علی اور حضرت امام نامدار رفیع الدین قدس سرہما جملہ اولیاء کا ملین سے ہیں۔ حضرت سلطان شہاب الدین علی کا لقب فرخ شاہ ہے جو سلوک صوفیہ سے پہلے والی کابل رہے ہیں۔ سلاطین غزنویہ سے پہلے اور سلطنت غزنویہ کی سلطنت کے زوال کے بعد آپ ہی کابل سے خروج کرکے کئی بار فوج کثیر کے ساتھ واسطے ترویج اسلام اور جہاد کفار اور توہین اصنام کے ہندوستان میں تشریف لائے ہیں اور پھر بامراد بہت سا غنیمت کا مال لیکر دار السلطنت کابل کو مراجعت فرما ہوئے ہیں آخر الامر ایسی عنایت الٰہی ہوئی کہ آپ کی توجہ سلوک طریقہ علیہ حضرات چشتیہ کی طرف مصروف ہوئی اور اس طریقہ عالیہ کے بزرگوں سے مستفید ہوکر کمال کے درجہ کو پہونچے اور ایک عالم آپکے چشمۂ فیض سے سیراب وکامیاب ہوا۔ آپ کا نسب نامہ عارف اکبر حضرت شیخ فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملتا ہے ترک سلطنت اور قبول فقر کے بعد کوہستان کابل میں آپنے سکونت اختیار کر لی اور تا مدت عمر وہیں رہکر

www.mujaddidway.com

فیض رسانی خلق مین مشغول ہوئے اور انتقال کے بعد وہین دفن ہوئے۔ چنانچہ آج تک یہ موضع بدرۂ فرخ شاہ معروف ومشہور ہے اور قبر مبارک زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

ذکر امام نماز شاہ رفیع الدینؒ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت

اور امام نماز رفیع الدینؒ جو حضرت مجدد درجے کے جد ششم ہین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے حضرت سید جلال بخاریؒ سے جو مخدوم جہانیان جہان گشت سے ملقب ہین فیضیاب ہوکر نسبت خلافت اور شرف دامادی سے مشرف ہوئے جب حضرت مخدوم بخارا سے کابل مین تشریف لائے تو امام رفیع الدین کو ساتھ لیکر ہندوستان کا قصد کیا تو آپ نے سرہند سے پانچ کوس کے فاصلہ ایک گانون ہے وہان قیام کیا تو وہ گانون والے آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ دہلی تشریف لیے جاتے ہین ہماری طرف سے بادشاہ سے کہیئے گا کہ وہ آپ کا مرید ہے یہان جنگل بڑا وحشتناک ہے شیر۔ بھیڑیئے۔ درندے۔ موذی جانور بہت ہین لوگون کی آمدورفت بہت کم ہے۔ سامانہ شہر جو یہان سے بہت دور ہے وہان تک مالگذاری کا روپیہ داخل کرنے مین بہت بڑی دقت ہوتی ہے اور ہر وقت جان کا خوف لگا رہتا ہے اگر بادشاہ یہان کا انتظام کرکے ایک شہر بسادے تو بہت ہی خوب ہو آپ نے اُنکی استدعا قبول کرلیا اور اُن کو اپنے ہمراہ لیکر راہی دار الخلافت ہوئے جب دلی دو منزل رہی تو سلطان فیروز شاہ خبر پاکر آپکے استقبال کو آیا۔ اور شرف ملازمت سے مشرف ہوا۔ حضرت مخدوم نے ان لوگون کو سلطان کے روبرو پیش کیا۔ اور ساری کیفیت بیان کی سلطان نے اپنی سعادت سمجھکر اُسے قبول کیا اور وہان شہر بسانے کا حکم دے دیا۔ اور خواجہ فتح اللہ کو جو امام رفیع الدین کا بھائی اور بادشاہی مقرب تھا دو ہزار سوار سے وہان بھیجا گیا کہ وہان کا انصرام کرے چنانچہ خواجہ فتح اللہ نے

سرہند مین شہر کی بنیاد اور حضرت بو علی شاہ قلندر

اُس سرزمین پر پہونچکر قلعہ کی بنیاد ڈالی اور تعمیر شروع کرادی۔ مگر دن کو جتنا تعمیر ہوتا تھا شب کو سب گرجاتا تھا حیران ہوکر خواجہ فتح اللہ نے سلطان کو عرضی لکھی سلطان نے حضرت مخدوم سے عرض کیا حضرت مخدوم نے امام رفیع الدین کو فرمایا کہ تم جاؤ اور وہان کی کیفیت دریافت کرو اور اس کا عمدہ طور سے انتظام کرو جیسے تمہارا بھائی سلطان کیطرف سے مامور ہے تم ہماری طرف سے مامور ہوئے لو یہ ایک اینٹ لیجاؤ اسے ہماری طرف سے اپنے ہاتھ سے اُسکی بنیاد پر رکھنا۔ جب امام رفیع الدین وہان پہونچے تو اُنہون نے نسبت باطنی سے معلوم کیا کہ حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر کو نادانستگی سے بیگار مین پکڑ رکھا ہے اور اُنھون نے اپنے آپکو چھپا رکھا ہے کوئی اُنھین پہچانتا نہین

وہ غیرت باطنی سے ہر شب قلعہ کو منہدم کر دیتے ہیں۔ امام رفیع الدین اُنھیں پہچان کر اُن کی خدمت میں گئے اور اپنے بھائی کی تقصیر کا عذر بیان کیا اور خطا معاف کرائی اُنہوں نے کہا اچھا میں تمہاری خاطر سے درگزر کرتا ہوں ورنہ قیامت تک اسکی آبادی نہونے دیتا۔ القصہ جب وہ قلعہ بن کر تیار ہوا تو سلطان نے حکم دیا چونکہ یہ قلعہ حضرت امام رفیع الدین کے تصرف سے تیار ہوا ہے لہذا وہی اُس جگہہ سکونت اختیار کریں اور وہاں کے محصولات کی جو کچھ آمدنی ہے فقراء پر صرف کیا کریں اُس دن سے حضرات اسلاف مجددیہ کی سکونت شہر سرہند میں مقرر ہوئی۔ حضرت امام رفیع الدین تا آخر حیات وہیں سکونت پذیر رہے۔ اور بعد رحلت تربت شریف آپ کی شہر کے باہر بنائی گئی مگر اب قبر مبارک آپکی کثرت آبادی سے شہر کے اندر ہے۔

شہر سرہند میں حضرات اسلاف مجددیہ کی سکونت کی ابتدا۔

بعض حالات مخدوم حضرت شیخ عبدالاحد قادری چشتی والد ماجد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ اسرارہم

آپؒ کا لقب مخدوم ہے[1] شروع جوانی میں جبکہ آپ علوم ظاہری کی تحصیل کر رہے تھے یکایک راہ باطنی کا شوق دامن گیر ہوا اور آپ نے آپ کو مطہر النفوس حضرت شیخ **عبدالقدوس** گنگوہیؒ کی خدمت میں پہنچایا اور شرف بیعت سے مشرف ہوکر اذکار و اشغال میں مشغول ہوئے جب آپ نے آستانہ شریف پر رہنے اور درویشوں کی مصاحبت کی درخواست کی تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ پہلے آدمی کو تحصیل علوم دین اور شریعت رسول الثقلین پر مستحکم ہونا چاہیے پھر اس راہ میں قدم دھرنا چاہیئے لہذا تم کو بھی چاہیئے کہ پہلے علوم دینی کی تکمیل کرو اور پھر یہاں آؤ کہ بے علم درویش کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ جب حضرت مخدوم نے یہ سُنا تو شیخ رح کی کبر سنی پر خیال کر کے عرض کیا کہ مجھے یہ خوف ہے کہ میں علوم دینی کے انصرام کے بعد اگر حاضر ہوا اور اس گرامی صحبت کو نہ پایا تو خالی ہی رہا اور اس نعمت عظمیٰ سے محروم چلا۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤگے تو میرے فرزند رکن الدین کو ضرور پاؤگے اُن سے حاصل کرنا جس بات کے مجھ سے طالب ہو وہی بات اُن سے پاؤگے۔ حسب الحکم حضرت شیخ۔ مخدوم صاحب تحصیل علم کے لیئے رخصت ہوئے۔ ابھی یہ تحصیل علم سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرمائے ملک بقا ہوئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ پس حضرت مخدوم بعد فراغ اکتساب علوم و فنون و سیر و سیاحت بعض بلاد بحکم اشارت فیض بشارت شیخ

حضرت مخدوم کا شیخ عبدالقدوس گنگوہی کی خدمت میں پہنچنا اور انکا تحصیل علم کیلئے واپس آجانا

[1] اس بیان میں جہاں کہیں مخدوم کا لفظ آئیگا اس سے آپ ہی کا اسم مبارک مراد ہوگا

www.mujaddidway.com

حضرت مخدومکم شیخ رکن الدین کی خدمت میں آنا اور تعلیم تکمیل علوم باطنی سند تکمیل کا حاصل کرنا

علیہ الرحمہ شیخ رکن الدین قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنھوں نے بھی اپنے والد ماجد کی وصیت کے مواقق بعد ملاحظہ عُلوِّ استعداد طریق شفقت وعنایت بیشتر فرمائی اور نظرات تربیت سے اُنکے بارے میں کسی طرح دریغ نہیں کیا جب کہ آپ کی فیض صحبت سے بہرہ ور ہوئے تو خرقۂ خلافت دُو طریقہ مبارک قادری وچشتی قدس اسرارہما سے آپ کو پہنایا اور تلقین وتربیت طلاب کے لیے ارشاد فرمایا اور اجازت نامۂ عالی نہایت بلاغت معانی اور فصاحت الفاظ کے ساتھ تحریر فرمایا اور وہ نامۂ گرامی یہ ہے جسے بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بشری لقد انجز الاقبال ما وعدا، وکوکب المجد من اُفق العُلے صعدا

بشری ترا کہ دولت دارین رو نمود | انجاز وعدہ کرد ونقاب از رخ کشود
در آسمان رفعت شمسے برآمدہ | نورے ازاں بتافتہ اندر جہان نمود

نسخۂ اقبال نقل شد

الحمد للہ الذی خلق الآدم علی صورتہ۔ وکرمہ بخلافتہ۔ واجری تلک النسبۃ (النسبۃ: نسخہ السنۃ) بین انبیائہ واولیائہ وقدم احسانہ علی منتہ واخر شکرہ علی نعمتہ و ہو الاول والاٰخر۔ والظاہر والباطن۔ لا مؤخر لما قدم۔ ولا مقدم لما اخر۔ ولا معلن لما ابطن۔ ولا مخفی لما اظہر ونمت (نسخہ سمیت) ہمم اولیائہ عن الرکون الی الاکوان عارا واعتلقت الجنان بارا فدارت علیہم بکرۃ وعشیۃ کأس المحبۃ من کوثر محبوبہم دارا کلما جن علیہم اللیل جعل قلوبہم من شوق لقاء الخلیل نارا۔ وتفیض اعینہم من الدمع مدرارا۔ لیلا ونہارا۔ ویشتغلون بذکرہ سرا وجہارا ویتمتعون بمناجات المحبوب اعلانا واسرارا۔ ویطوفون حول سرادقات الوحدۃ افکارا۔ لا یزال منہم فی کل زمان من یعرف فی وجہہ نضارۃ العرفان وہو عطشان وحیران لہ فی فضاء العشق والولولۃ طیران غایۃ مطلوبہ لقاء الرحمن۔ ونہایۃ مقصودہ رضاء المنان فینظر فی اقطار الارض اثارہ ویظہر فی الآفاق انوارہ لسانہ ناطق بالحق وہو داع الی الرب للخلق لیخرجہم من الظلمات الی النور

ویقربهم ویحببهم الی الله الغفور والصلوة والسلام علی من هو خیر خلقه واحبائه وخاتم انبیائه واصفیائه وهو رسول الرحمة وصاحب الشریعة الغراء والطریقة الزهراء والحقیقة البیضاء وعلی اله فی خلفائه الاربعة واصحابه الکرام البررة اما بعد فان الدعوة الی الله العلام من اوثق دعائم الاسلام والایمان واکرم مناهج العمل والاحسان علی ما ورد فی الخبر عنه علیه الصلوة والسلام والذی نفس محمد بیده صلی الله علیه واله وسلم ان احب عباد الله الی الله الذین یحبون الله الی عباده ویحببون عباد الله الی الله ویمشون فی الارض بالوعظ والنصیحة کما قال الله تعالی قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن اتبعنی انما یکون برعایة افو الله وافعاله ثم ان الاخ الاعز الرضی والصاحب المرضی المتوجه الی رحمة رب العالمین المتوکل الی مالک یوم الدین اخانا العالم الشیخ عبد الاحد ابن زین العابدین لما صح قصده ولبس الخرقة منا وتفقه بالعلم واشتغل بالذکر والفکر شغلا کاملا اجزناه اجازة بالباس الخرقة للطالبین کما اجازلنا شیخنا والدنا شیخ الاسلام قطب الاقطاب الشیخ عبد القدوس قدس الله سره العزیز وهو من شیخه شیخ الاسلام الشیخ محمد عارف وهو من شیخه شیخ الاسلام الشیخ احمد عبد الحق وهو من شیخه الشیخ جلال الدین پانی پتی وهو من شیخه الشیخ شمس الدین ترک پانی پتی وهو من شیخه الشیخ علاء الدین علی احمد صابر وهو من شیخه الشیخ فرید الحق والدین مسعود اجودهنی وهو من شیخه قطب الحق والملة والدین خواجه قطب الدین بختیار اوشی وهو من شیخه خواجه معین الدین سنجری وهو من شیخه الشیخ عثمان الهارونی وهو من شیخه ووالده سید الساحات محی الدین ابی النصر وهو من شیخه ووالده سید الحسب والنسب ابی صالح وهو من شیخه خاص شریف زندنی وهو من شیخه الشیخ مودود چشتی وهو من شیخه الشیخ

ابو یوسف چشتی وھو من شیخہ الشیخ ابی محمد الچشتی وھو من شیخہ ابی اسحاق شامی وھو من شیخہ الشیخ علو الدین بنوری وھو من شیخہ الشیخ ھبیرۃ البصری و ھو من شیخہ الشیخ سلطان البلخ ابراھیم الادھم وھو من شیخہ الشیخ فضیل بن عیاض وھو من شیخہ الشیخ عبد الواحد ابن زید وھو من شیخہ الشیخ حسن البصری وھو من شیخہ الشیخ امیر المؤمنین وامام المسلمین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ وھو من حضرۃ الرسالۃ الرفیعۃ القدسیۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وھو من اللہ تعالی عز وجل وایضا اجزنا دامت برکاتہ وزیدت درجاتہ بالباس الخرقۃ المبارکۃ القادریۃ المحمدیۃ لمن یطلبھا ویراہ اھلا ومستحقا لھا کما اجازنا بالباس الخرقۃ للطالبین استاذ علماء المشرق والمغرب علامۃ الوری علم الھدی المحقق المدقق الکامل المکمل سید السادات امیر سید ابراھیم معین الحسنی الحسینی الایرجی القادری وھو من شیخہ الشیخ بھاء الدین الانصاری الحسنی الحسینی القادری وھو من السید السند الشیخ احمد الحلبی القادری وھو من شیخہ ووالدہ سید السادات سید موسی القادری وھو من شیخہ ووالدہ سید عبد القادر وھو من شیخہ ووالدہ سید السادات سید حسن وھو من شیخہ ووالدہ سید السادات محی الملۃ والدین ابی نصر وھو من شیخہ ووالدہ سید الحسب والنسب سید السادات ابی صالح وھو من والدہ السید الجید السند المستند عبد الرزاق وھو من والدہ سید السادات قبلۃ ارباب الکرامات قطب الکونین غوث الثقلین محی الحق والشریعۃ والطریقۃ و الحقیقۃ ابی محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ و قدس اللہ نعمہ وحمہ وھو من شیخہ الشیخ ابی سعید المخزومی وھو من شیخہ شیخ الاسلام ابی الحسن علی القرشی الھنکاری وھو من شیخہ شیخ الاسلام ابی فرح یوسف الطرطوسی وھو من شیخہ شیخ الاسلام عبد الواحد بن عبد العزیز

التمیمی وھو من شیخہ شیخ الاسلام ابی بکر الشبلی وھو من شیخہ شیخ الاسلام
سید الطائفۃ الصوفیۃ جنید البغدادی وھو من شیخہ شیخ الاسلام سری
المفلس السقطی وھو من شیخہ شیخ الاسلام معروف الکرخی وھو من شیخہ شیخ
الاسلام ابی سلیمان داؤد الطائی وھو من الامام علی موسی الرضا وھو من
ابیہ الامام جعفر الصادق وھو من ابیہ الامام محمد الباقر وھو من ابیہ الامام
السعید الشہید حسین وھو من ابیہ امام المسلمین وامیر المؤمنین اسد اللہ الغالب
علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ وعن اولادہ واحفادہ وانصارہ وھو
من سید المرسلین امام المتقین خاتم النبیین المبعوث رحمۃ للعالمین
محمد النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وبارک علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین
ووصیتنا لہ دامت برکاتہ ان یشتغل بالعلوم الصوفیۃ واوراد المشائخ
واعمالھم مراعیا حقوق الشرع من الاصل والفرع ممتثلا لاوامر اللہ تعالی
ومجتنبا لنواہیہ ومتادبا باداب الصوفیۃ حق الادب وان لا یتردد الی ارباب
الدنیا واصحابہا وان لا یحضر فی مجلسہم لطلب الدنیا وان یحب اولاد
الشیخ واقربائہ ویراعی حقوق ادابہم کما قال اللہ تعالی لحبیبہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی
وان یشتغل باللہ اشتغالا تاما معرضا عن غیر اللہ کما قال اللہ تعالی
لحبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا
زاھدا فی الدنیا راغبا الی العقبی ثابتا علی السعادۃ والسخاوۃ من غیر
الالتفات الی رسوم اھل البطالۃ وان یجعل الوحدۃ والعزلۃ راس مالہ
فانہا متمسک ارباب الصدق والصفا فان استطاع ان یستمر اوقاتہ
علی ملازمۃ بالخلوۃ فھو اولی واحری وان لم یتیسر لہ ذلک فیجعل النفسہ
نصیبا منہا وینبغی ان لا یکون سنۃ خالیۃ عن خلوۃ او خلوتین فان کان
ھکذا فھذا العزیز نائب عن یدنا وبین الناس خلیفتنا فیرحم اللہ

من اکرمہ و عظم من اکرمناہ و عظمناہ و اھان اللہ من اھانہ فاسئل اللہ العظیم المنان ان یکون الاخ المشار الیہ مرضیا عند اللہ و محبوبا عند الناس اللھم بلغہ الی منتھی مطالب الصدیقین و اوصلہ الی اعلی درجات العارفین الکاملین المکملین بحرمۃ النبی و آلہ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین من الفقیر الحقیر العجیز المرخص رکن الدین بن عبد القدوس اسمٰعیل الحنفی کتبہ و حررہ فی سنۃ تسع و سبعین و تسعمائۃ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

حضرت مخدوم نے کس کس بزرگ سے علم باطنی حاصل کیا

حضرت مخدوم اول تو مطہر النفوس حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رح سے مستفیض و مستفید ہوئے پھر بحکم اشارت فیض بشارت تکمیل علوم دین حضرت شیخ رکن الدین فرزند دوم و خلیفۂ اول حضرت شیخ عبد القدوس قدس سرہما سے مستفید ہوئے اور بوجہ پیر بھائی ہونے کے حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رح کی ہم صحبت بھی رہے۔ اور زمانہ مجالست حضرت شیخ جلال رح ہی میں حضرت شاہ کمال کیتھلی رح سے بھی ملاقی ہوئے اور ان دونوں بزرگوں میں بہت ہی ربط و ضبط ہوا اور الفت و محبت حد درجہ کو بڑھ گئی یہاں تک کہ شاہ کمال مع عیال و اطفال حضرت مخدوم ہی کے مکان پر فروکش ہوتے اور دیر تک قیام پذیر رہتے اور پھر اپنے وطن کو مراجعت فرماتے خلاصہ یہ ہے کہ مجالست و مصاحبت شاہ کمال رح سے بہت سے فوائد آپ کو نصیب ہوئے اور عجیب و غریب معاملات اور خرق عادات اُن سے مشاہدہ فرمائے۔ حضرت شاہ کمال باوجودیکہ اویسی تھے اور نسبت ظاہری حضرت شیخ فضیل رح سے رکھتے تھے مگر نو واسطہ سے شیخ الجن والانس قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک اس تفصیل سے سلسلہ پہونچتا ہے کہ حضرت شیخ فضیل رح کو سید گدا رحمان ثانی سے ارادت تھی اور اُن کو سید شمس الدین صحرائی سے اور اُن کو سید عقیل سے اور اُن کو سید برہان الدین سے اور اُن کو سید عبد الوہاب سے اور اُن کو سید شرف الدین سے اور اُن کو سید عبد الرزاق سے اور اُن کو اپنے والد ماجد امام الفریقین غوث الثقلین رح سے

حضرت مخدوم کا شاہ کمال کیتھلی سے ملاقی ہونا اور اُن سے استفادہ کرنا

تذکرہ حضرت شاہ کمال کیتھلی رح

حضرت شاہ کمال کی یہ حالت تھی کہ اکثر شوریدہ سر اور آشفتہ حال جنگلوں میں رہتے۔ جب اُنھیں کچھ کھانے کی حاجت ہوتی ایک شہر نمودار ہوتا اور اُس شہر کے لوگ باعزاز و اکرام اُنھیں لیجاتے اور آپ کی دعوت کرتے۔ شب کو جب آپ کو غنودگی آتی تو صبح کو اُس شہر کا نہ نام دیکھتے نہ نشان پاتے۔ حضرت مجدد رح

www.mujaddidiway.com

فرماتے ہین کہ از روئے کشف یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت غوث الثقلین رح کے بعد مشائخ علیہ قادریہ رضی اللہ تعالی عنہم سے سوائے حضرت شیخ کمال کے کریم الطرفین بہت کم ہین عمر شریف شیخ کمال کی اسّی سے تجاوز کر گئی تھی کہ ۲۹ رتاریخ جمادی الاخری ۹۸۱ھ کو راہی ملک بقا ہوئے مزار پر انوار آپ کا قصبہ کیتھل مین ہے پھر حضرت مخدوم سیر و سیاحت مین مشغول ہوئے اور بہت سے ملکون کی سیر کی اور بڑے بڑے بزرگون سے مستفید ہوئے حضرت مخدوم نے سیر و سیاحت مین یہ عہد کر لیا تھا کہ مین کسی جگہہ اپنی علمیت یا نسبت سے کچھ ظاہر نہ کرون گا بلکہ ہر جگہہ طالب ہی رہونگا۔ آپ بدعت سے کمال متنفر تھے جہان کہین بدعت کے آثار دیکھتے اُسکی صحبت ترک کر دیتے چنانچہ اثنا سفر مین بڑے بڑے علماء اور عرفا سے ملاقات کی اور اُنکی فیض صحبت سے بہرہ یاب ہوئے اور شیخ اللہ داد کہ بڑے بزرگ اور مسن شخص تھے آپ سے بھی ملاقی ہوئے اور ایک عرصہ تک اُنکے پاس رہے۔ پھر سید قوام علی کے ساتھ جونپور مین گرم صحبت رہے یہ بزرگ بھی بڑے صاحب سکر و وجد و سماع و خوارق ظاہرہ و کرامات باہرہ اور ذو التوکل و التبتل والانقطاع تھے اور خواجہ معین الدین سنجری رح کے سلسلہ مین شیخ بہاء الدین رح جونپوری کے مرید تھے کہ جو تین واسطے سے حضرت شیخ نصیر الدین محمود تک سلسلہ پہنچتا ہے حضرت مخدوم روایت کرتے ہین کہ حضرت سید قوام علی رح نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضور فرما رہے ہین کہ اے علی تو اپنے دروازے پر ڈھول تو بجاتا ہے اور خلق کی خبر نہین رکھتا تو اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی اہل دل ہے تو وہ بھی آپکے ملک سے ہے اور جو دور ہے تو وہ بھی آپکے ملک سے ہے بیچ مین علی بیچارہ کون۔ فرمایا خلق کے لیئے دعا کر کہ حق تعالی کی جناب مین اُنکے لیئے تیری دعا مقبول ہے سنہ ۹۵۰ھ ہجری مین انتقال فرمایا۔ غرضکہ حضرت مخدوم بہت سے بزرگان اہل معرفت سے مستفیض ہوکر اپنے وطن مین آئے۔ اور آخر عمر تک بلدۂ مبارک سرہند ہی مین رہے۔ ہمیشہ راتون کو گریہ و زاری اور طاعات و عبادات مین گذارتے اور دن مین ہمیشہ مستفیدان کتب معقول و منقول کو نہایت تحقیق و تدقیق سے درس دیتے کل علوم مین آپ علامۂ زمان تھے چنانچہ آپسے زمانہ کے کل علماء و فضلاء سند شاگردی حاصل کرتے تھے اور آپکے سحاب فیض سے سیراب و شاداب ہوتے تھے۔ اور طالبان سلوک باطنی بھی آپکی خدمت کثیر البرکت سے کمال و اکمال کے درجون کو پہونچتے تھے اور کتب صوفیہ علیہ الرحمہ مثل تعرف عوارف المعارف۔ فصوص الحکم وغیرہ

حضرت مخدوم کا سیر و سیاحت اختیار کرنا

حضرت مخدوم کا سیر و سیاحت سے فارغ ہو کر وطن مین آنا اور طالبان علم باطنی کو درس دینا۔

نہایت ذوق وشوق اور علو ہمت کے ساتھ درس دیتے تھے۔ اس لیئے بہت سے ارباب شوق اور اصحاب ذوق ان کتابون کی قراءۃ اور استماع کے لیئے دور دور سے آتے اور کامیاب ہوکر جاتے چنانچہ قدوۃ المشائخ جناب شیخ میرک جولاہور مین گذرے ہین آپکے مجاز اور خاص شاگرد ہین۔ حضرت مخدوم کو اتباع سنت نبویہ علیہ الصلوۃ والتحیۃ کا کمال درجہ خیال تھا آپ کوئی سنت سنن عادیہ مین سے ترک نہ کرتے تھے یہانتک کہ آپ لنگی باندھتے اور نعلین ذوقبالین پہنتے اور تحقیق کرکے کل لباس مین آپکی متابعت کرتے۔ اور طاعات مسنونہ کے بعد دعوات ماثورہ اور بعض وظائف واوراد بعض مشائخ قدس اللہ ارواحہم کے بھی بجالاتے۔ حضرت مجدد خود فرماتے ہین کہ عبادت نافلہ کی توفیق مجھے اپنے والد بزرگوار سے ہی حاصل ہوئی ہے چنانچہ اسکی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگی۔ مولانا ہاشم قدس سرہٗ اپنی کتاب مین تحریر فرماتے ہین کہ ایک دن آپکے صادق مخلصون مین سے آپ کے حجرے مین آیا تو حضرت مخدوم کو ایسا مقتول اور مقطوع الاجزا پایا کہ سارے اعضاء شریفہ سر کے پاس بکٹے پڑے ہین وہ شخص یہ حالت دیکھ سمجھا کہ کسی دشمن نے آپ کو قتل کیا وہ روتا پیٹتا چلاتا خاک سر پر ڈالتا ہوا باہر آیا اور لوگون کو اس حال سے آگاہ کیا جب یہ اور ایک اور شخص دونون آپکے حجرے مین آئے تو حضرت مخدوم کو سالم وزندہ اور مراقب پایا حیران ہوکر روتے ہوئے آپکے قدمون مین سر دیکر کہنے لگے کہ حضور اس حال سے ہم کو بھی آگاہ فرمایئے کہ یہ کیا معاملہ تھا آپ نے فرمایا جب تک میری حیات مستعار باقی ہے اس راز کو افشا نہ کرنا اور یہ ایک ایسا راز ہے کہ بیان نہین کیا جا سکتا جب لوگ آپکے بہت ہی سر ہوئے تو آپ مولانا روم کے یہ اشعار زبان پر لائے

دشمن خویشیم اے یاران کہ مارا می کشد — غرق دریائیم مارا موج دریا می کشد
نیست عزرائیل را بر عاشقان او رہے — عاشقان دوست راہم عشق و سودا می کشد
تشنگان نعرہ زنان یَالَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ — خفیہ صد جان می دہد دلدار پیدا می کشد
بس کنم من چون بگویم سرّ قتلِ عاشقان — نانکہ منکر خویش را از خشم و صفرا می کشد

جب کہ زبان قلم آپ کی شہادت کبریٰ سے گویا ہوئی تو اب یہ موقع ہے کہ آپ کی موت صغریٰ کا بیان بھی کیا جائے۔ چنانچہ جب آپکی اسّی برس کی عمر ہوئی تو آپکے نفس نفیس نے یہ نداسنی کہ ارجعی لیس آپنے قبول کی اور سنہ ... مین رحلت فرمائے جانب رفیق اعلیٰ ہوئے اور شہر سرہند کے باہر جانب

حضرت مخدوم کو اتباع سنت کمال درجہ تھا

کمالات حضرت مخدوم

وفات حضرت مخدوم

شمال مدفون ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تاریخ وصال آپکی اس رباعی سے ظاہر ہوتی ہے رباعی

آن شیخ کہ بود اعلم اندر فن جانش گہر سر ازل را معدن
چون شیخ زمانہ بود در علم و عمل تاریخ وصال آن بگو شیخ زمن

حضرت مخدوم صاحب کے سات صاحبزادے تھے۔ چوتھے صاحبزادے حضرت مجدد تھے چنانچہ مراتب حساب مین چوتھا مرتبہ۔ الف یعنی ہزار کا ہی تو حضرت مجدد الف ہوئے اور چونکہ آفتاب سب ستارون سے انور واعظم ہے اور اُس کا مقام فلک رابع ہے لہذا حضرت بھی مثل شمس بین النجوم آفتاب فلک ولایت ہین سب صاحبزادے حضرت مخدوم کے فاضل اور صالح اور بانسبت ہوئے ہین چنانچہ ایک اُن مین سے حضرت شیخ شاہ محمد ہین جو کہ انھون نے علم ظاہری اور نسبت باطنی اپنے والد حضرت مخدوم سے حاصل کی حضرت مجدد خود فرماتے ہین کہ مین نے اپنے والد کی زبانی بارہا سُنا کہ حضرت فرماتے تھے شاہ محمد قال و حال مین ہمارا تلمیذ رشید ہے۔ افسوس کہ حضرت مخدوم ہی کے سامنے آپ رحلت فرمائے ملک بقا ہوئے۔ رحمہ اللہ سبحانہ رحمۃً واسعۃً۔ حضرت مجدد رح فرماتے ہین کہ مین احتضار موت کے وقت حاضر تھا کہ یکایک بھائی شاہ محمد رح نے تبسم کیا مین نے سبب پوچھا کہا حقیقت محمدی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مجھپر منکشف ہوئی ہے اور مین اُسکے مشاہدے مین ہون الحمد للہ علی احسانہ۔ اور حضرت مخدوم کے صاحبزادون مین سے ایک محمد مسعود ہین کہ جنہون نے ذکر کی تلقین حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ سے پائی تھی اور آپ ہی کی برکات نظر کیمیا اثر سے مراتب حالات و مکاشفات کو پہونچے تھے چنانچہ اس فقرے سے ظاہر ہے جو کہ حضرت خواجہ قدس سرہ نے ایک عنایت نامہ مخدوم زادہ بزرگ خواجہ محمد صادق علیہ الرحمہ کو تحریر فرمایا تھا اُسی مین دو نصیحتین شیخ محمد مسعود کو بھی تحریر فرمائی تھین اور وہ فقرہ یہ ہے۔

مولانا محمد مسعود۔ از کشف قبور اعتباری نگیرد کشف صوریہ محل خطا و لغزش است سعی کند کہ حضور مع اللہ ظہور یابد و دوام پذیرد۔ ہرچند کہ عالم صاف شدہ باشد و معنے نورانیت نیز از نظر بصیرت اسقاط یافتہ در کار وسعی باشد کہ جذبہ و حضور ایشان دیگر است در ان مواطن از ماسوی نامے ونشانے نیست گاہے بالکلیۃ واکثر بالاصالۃ بوجہی ست از شش جہت معرا گاہے فوق بجہت خصوصیتی کہ عرش مجید را است در وہم می آید و گاہے ہمہ جہات

حضرت مخدوم کے صاحبزادونکا حال

حضرت مخدوم کے صاحبزادے محمد مسعود حضرت خواجہ باقی باللہ کے مرید تھے

صالح حضرت خواجہ باقی باللہ رح محمد مسعود برادر حضرت مجدد

www.mujaddiway.com

را فرو می گیرد معنی وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بظهور میرسد واگر صور معنویه واشکال صوتیه محو شده اند وهمچو سراب وخیال بی اعتبار افتاده وهمین وقت نزد دریافت صور خیالیه هو الاول والآخر در میان می آید واگر در وقت فرو گرفتن آن توجه همه جهات را یا اکثر را صور واشکال بالکلیه محو شود وصفائی اتم بظهور رسد ومعنی لیس فی الدار غیره دیار در جلوه آید بهوش باید بود که کسوت معنویه درمیان ست لااقل صنعه حیوته وهستی اکنون یک دقیقه دیگر بشناسند که در وقت ظهور وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ میتواند بود که همچنین کسوتے درمیان باشد ومی تواند بود که بالکلیه نظر محبتش مجرد شده باشد بارے حقیقهٔ مقصود دریافت وادراک نمی آید آنجا عشق ومحبت ست وتصفیه نیز از ماسوائے الی آخر المکتوب الشریف

حضرت مخدوم کے اور صاحبزادے انکے بھائی حضرت مجدد کے مستفیض ہوئے

اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا ذکر تو بالتفصیل اس کتاب مین بیان ہی ہوگا۔ باقی اور صاحبزادے جو حضرت مجددؒ سے چھوٹے ہین وہ خود حضرت مجدد ہی کی خدمت مین رہے ہین۔ اور آپکی نظر عنایات سے بہرہ ور ہوے ہین۔ ان مین سے ایک شیخ **غلام محمد** اور دوسرے شیخ **مودود** ہین انکے نام کے اکثر مکاتیب مکتوبات قدسی آیات مین متعدد ہین ازانجملہ یہ ایک مکتوب ہے جو حضرت مجددؒ نے اپنے بھائی شیخ مودود کو باسوقت لکھا تھا جب کہ وہ حصول اسباب دنیویہ مین مشغول تھے۔

حضرت مجدد رح کا مکتوب انکے بھائی شیخ مودود کے نام در ترک طلب دنیای دنیہ۔

اے برادر وفقنا اللہ سبحانہ وایاک۔ فرصت حیات بسیار قلیل است وعذاب ابدی متفرع بدان حیف باشد که کسے این فرصت را در تحصیل امور لاطائل صرف نماید وملتزم آلام مخلد گردد اے برادر مردم از اطراف وجوانب در رنگ مور وملخ مے ریزند وشما قدر دولت خانگی را ناشناخته در طلب دنیای دنیه بذوق می دوید وبشوق خواہان حصول آذا ید الحیا شعبة من الایمان۔ حدیث نبوی ست علیه من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها۔ اے برادر این نوع اجتماع اہل اللہ واین قسم جمعیت للہ فی اللہ که امروز در سرہند میسر است اگر گرد عالم گردید معلوم است که عشر عشیر این دولت بدست آرید وشمه ازان ماجرا حاصل کنید وشما این چنین دولت را مفت از دست دادید واز جواہر نفیس نجور ومویز در رنگ طفلان اکتفا نمودید ع شرمت بادا ہزار شرمت بادا ＊ اے برادر تا وقت دیگر شاید فرصت نه دہند واگر دہند این اجتماع برپا نگذارند آن زمان علاج چیست وتدارک آن بچه بود

www.mujaddidway.com

ملا فی بچه چیز حاصل آید غلط کرده اید و خطا فہمیدہ اید بلقمہائے چرب و شیرین مفتون نشوید
وبلباسہای نفیس و مزیب فریب نخورید که نتائج آن غیر از حسرت و ندامت چہ در دنیا و چہ
در آخرت ہیچ نیست بواسطہ رضا طلبی اہل و عیال خود را در ہلاک انداختن و اختیار عذاب
اخروی نمودن از عقل و دور اندیشی دور ست حق سبحانہ و تعالے عقل دہاد و تنبہ کناد
اے برادر در دنیا کہ در بیوفائی مثل ست و اہل دنیا کہ در دنائت و خست مشہور حیف باشد
کہ کسے عمر گرامی خود را در پے بے وفا و خسیس صرف نماید و ما علی الرسول الا البلاغ۔

ولادت صوری قطب ربانی حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

منقول ہے کہ حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ یعنے آپ کے والد ہمیشہ انقطاع اور سیر و سیاحت ہی مین رہا
کرتے تھے اور اکثر مسافرت و غربت ہی مین بسر کرتے تھے جیسا کہ اس کا ذکر کسی قدر پہلے آچکا ہے
غرضکہ حضرت مخدوم سیاحت کرتے ہوئے تھوڑے دنون سکندرہ مین کہ جو قریب پانادہ کے ہے بطریق
نشر علوم شرعی و ادائے عبادات سنیہ اقامت پذیر ہوئے چونکہ انوار صلاح و آثار معرفت و ذکا
آپ کی پیشانی مبارک سے ہویدا تھے۔ ایک دن ایک عورت جو نہایت صالحہ اور خدا طلبی مین مشہور
تھی اور اُس شہر کے اشرافون مین سے تھی صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ وہ قوم افاغنہ سے
تھی اُسنے اپنی فراست صادقہ سے کہ بحکم اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی
متصف تھی آپکے احوال کو دریافت کیا اور آکر عرض کیا کہ میری ایک چھوٹی بہن ہے کہ جو نہایت
عصمت و عفت کے ساتھ خاص میری ہی زیر تربیت ہے مین چاہتی ہون کہ آپ کے ساتھ اُس کا
عقد کردون لہذا امیدوار ہون کہ میری یہ التماس قبول فرمائی جائے۔ چونکہ حلاوت تفرید اور ذوق
تجرید آپ کے باطن عالی پر چھائی ہوئی تھی فی الحال آپ نے فرمادیا کہ مجھے منظور نہین اور غور کیا
چونکہ اُس صالحہ عورت نے بہت ہی التماس کی اور تقدیر و رضائے الٰہی بھی اُسی کے موافق تھی چار و
ناچار آپ کو قبول ہی کرنا پڑا اور عقد ہو گیا چنانچہ چند مدت آپ وہان رہے حق تعالےٰ نے اُس
صالحہ عورت کی نیک نیتی کی برکت سے آپ کو ایسا فرزند عنایت فرمایا کہ مجدد وقت ہوا اور یہ
قصہ بعینہٖ ایسا ہوا کہ حضرت ثابت والد امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا کہ اتقیائے کوفہ کے بزرگون
مین سے ایک بزرگ نے آپکی کثرت ورع و تقوی پر خیال کرکے اپنی بیٹی سے عقد کر دیا تھا او

حضرت مخدوم کا نکاح ہونا

حق تعالیٰ نے اُس صالحہ کے بطن سے امام الائمہ سراج الامۃ نعمان بن ثابت ابی حنیفہ کوفی کو پیدا کیا۔

حضرت شیخ احمد کا پیدا ہونا۔

ولادت حضرت مجدد رح کی سنہ ۹۷۱ ہجری شہر سرہند میں واقع ہوئی لفظ خاشع سے سال سعادت اقبال آپکا ہویدا ہوتا ہے۔ ایام طفولیت میں جو کوئی آپ کو دیکھتا بیساختہ آیہ یَکَادُ زَیْتُہَا یُضِیۡٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ زبان پر لاتا۔ اور حضرت شاہ کمال قادری کہ جن کا ذکر کسی قدر پہلے گذر چکا ہے بہت ہی توجہ فرماتے

حضرت مخدوم کا اپنے فرزند دلبند حضرت شیخ احمد کو شاہ کمال کے پاس لانا اور اُن کا توجہ فرمانا۔

ایک دن حضرت مخدوم آپ کو گود میں لیکر حضرت شاہ کمال کے پاس لائے کہ وہ اُن دنوں میں حضرت مخدوم ہی کے ہاں مہمان آئے ہوئے تھے کہ حضرت اُنکی طرف دعا و التفات فرمایئے شاہ صاحب نے آپ کو گود میں لیا اور اپنی انگشت مبارک آپکے منہ میں دی آپنے خوب اُسے چوسا تو شاہ صاحب فرمانے لگے کہ بابا بس کرو اتنا ہی کافی ہے ذرا سا ہماری اولاد کے لیئے بھی چھوڑو کہ تم نے ہماری نسبت ساری ہی کھینچ لی قدرے قلیل ہی ہماری اولاد کے لیئے بھی چھوڑی ہے۔ پھر شاہ صاحب نے حضرت مخدوم سے کہا کہ یہ تمہارا بچہ بڑا ہی متشرع اور متبع سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ ہوگا اور مولانا بدرالدین صاحب حضرات القدس میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا رنگ گندم گون مائل بہ سفیدی تھا۔ کشادہ پیشانی تھے آپکی

حلیہ مبارک حضرت شیخ احمد

پیشانی اور رخسار مبارک سے ایسا نور چمکتا تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جاتی تھیں کشادہ ابرو مثل قوس منحنی دراز و سیاہ و باریک آنکھیں سیاہ اور بڑی اور کشادہ اور سفیدی نہایت صاف و شفاف بینی مبارک نہایت بلند و باریک۔ اور ہونٹ آپکے سُرخ تھے دندان مبارک آپس میں ملے ہوئے اور گنجان اور چمکتے ہوئے مثل لعل بدخشان اور سارا جسم آپ کا نازک میل کچیل سے بالکل پاک و صاف رہتا کبھی آپکے پسینے سے بو نہ آتی جیسی کہ گرمیوں میں آنے لگتی ہے غرضکہ آپکا حسن حسن یوسف یاد دلاتا تھا اور وجاہت آپکی وجاہت خلیل سے خبر دیتی تھی جو آپکو دیکھتا تھا مَا ھٰذَا بَشَرًا اِنْ ھٰذَا اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ زبان پر لاتا۔ الخ صاحب **برکات احمدیہ** لکھتے ہیں کہ حالت طفلی میں ایک

حضرت شیخ کا بیمار ہونا اور شاہ کمال کا تسلی دینا اور کلمات بشارت آیات فرمانا۔

دفعہ آپ ایسے بیمار ہوئے کہ بہت ہی ضعف لاحق ہوگیا اور آپکے والد گھبرا کر حضرت شاہ کمال کی خدمت میں لائے شاہ صاحب نے نہایت جذبہ و شورش کے ساتھ زبان مبارک سے فرمایا کہ خاطر جمع دارید کہ این طفل عمر دراز خواہد یافت و عالم عامل و عارف کامل خواہد شد و مثل من و تو از دامن این بسیار خواہند برآمد الخ حضرت شاہ صاحب آپکے والد بزرگوار سے آپکے حق میں کلمات بشارت آیات فرمایا کرتے تھے حضرت کی عمر سات برس کی تھی کہ شاہ کمال نے اس جہان سے انتقال فرمایا حضرت کو

شاہ صاحب کا حلیہ خوب یاد تھا اور جس جگہہ آپکے والد بزرگوار شاہ صاحب کے ساتھ مجلس رکھتے تھے وہ بھی خوب یاد تھا غرضیکہ جب آپ مکتب میں بیٹھے چند ہی روز میں آپنے کلام مجید حفظ کرلیا پھر اپنے والد کے پاس تحصیل علوم میں مشغول ہوئے اور چند ہی روز میں حضرت مخدوم کی توجہ سے ایسی فتح اور کشادگی حاصل کی کہ آپ بڑے بڑے دقیق مسائل کو پانی کی طرح حل کردیا کرتے اور جہاں کہیں دقیق عبارت ہوتی تو آپ اُسے بہایت فصاحت اور کشادگی کے ساتھ حل کرکے حاشیہ پر تحریر فرمادیتے اکثر علوم تو آپنے اپنے والد بزرگوار حضرت مخدوم ہی سے پڑھے ہیں اور بعض اُس زمانہ کے علماء کبار سے بھی حاصل کئے ہیں اور سیالکوٹ ہوکر **مولانا محقق کمال کشمیری** رحمۃ اللہ علیہ سے بھی (کہ جو بڑے متبحر شخص تھے) بعض کتب مشکلہ مثل عضدی وغیرہ کے تحصیل کی ہے۔ اور حدیث کی بعض کتابیں **شیخ یعقوب کشمیری** علیہ الرحمۃ سے پڑھی ہیں اور یہ شیخ یعقوب شیخ معظم و قطب مکرم **شیخ حسین** خوارزمی کبروی قدس سرہٗ کے بڑے خلفاء میں سے تھے جنہوں نے مدتوں حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً) میں رہ کر وہاں کے بڑے بڑے محدثین سے حدیثوں کی تصحیح کی تھی اور تفسیر واحدی مع جمیع مؤلفات صاحب تفسیر مثل وسیط و بسیط۔ اسباب نزول تفسیر بیضاوی مع جمیع مصنفات قاضی بیضاوی مثل منہاج الوصول ۔ غایۃ القصوی وغیرہما اور صحیح بخاری مع جمیع مؤلفات صاحب صحیح مثل ثلاثیات ۔ ادب المفرد۔ افعال العباد۔ تاریخ وغیر ذلک مشکوٰۃ ترمذی ۔ و شمائل ترمذی و جامع صغیر سیوطی و قصیدہ بردہ شیخ سعید بوصیری اور حدیث مسلسل جو عنقریب مع اسناد بیان کی جاتی ہے یہ سب کتابیں عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی رحمہ اللہ سے پڑھی ہیں اور قاضی بہلول کو اجازت کتب مذکورۃ الصدر مع حدیث مسلسل شیخ معظم عبد الرحمٰن ابن فہد سے ہے کہ وہ اور اُنکے آبا و اجداد بڑے بڑے محدثین میں سے ہیں اور اُن کا گھرانا ہی بیت الحدیث تھا۔

حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مکتب میں بیٹھنا اور بعد حفظ کلام مجید اپنے والد بزرگوار سے تحصیل تمام کرنی۔

حضرت شیخ کے دیگر اساتذہ کے نام

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ سے سند تکمیل کا حاصل کرنا۔

ہم یہاں پر بخوف تطویل صرف اسناد اجازت مشکوٰۃ اور سند حدیث مسلسل ہی پر اکتفا کرکے بوجہ ذیل کرتے ہیں اما الحدیث المسلسل بالاولیۃ قال الشیخ عبد الرحمٰن بن فہد سمعتہ من لفظ سیدی والدی عبد القادر بن عبد العزیز بن فہد وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی بہ جدی الحافظ الرحلۃ تقی الدین محمد بن فہد الہاشمی العلوی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی بہ جمع من المشائخ الاعلام اجلہم العلامۃ:

برهان الدين الابناسي سماعًا من لفظه قال اخبرنا قاضي القضاة ابو حامد المطري بقراءتي
عليه بالحرم الشريف المكي وهو اول حديث سمعته منهما قال اخبرنا الخطيب
صدر الدين ابو الفتح محمد بن الميدومي قال الابناسي وهو اول حديث سمعته منه
وقال المطري وهو اول حديث رويته عنه قال اخبرنا النجيب نجيب الدين عبد اللطيف
الحراني وهو اول حديث سمعته منه قال اخبرنا الحافظ ابو الفرج ابن جوزي وهو
اول حديث سمعته منه قال اخبرنا به ابو سعد اسمعيل بن ابي صالح النيسابوري
وهو اول حديث سمعته منه قال اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو طاهر محمد بن محمش الزيادي وهو اول حديث
سمعته منه قال حدثنا ابو حامد احمد البزاز وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنا
عبد الرحمن بن بشر ابن الحكم العبدي وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنا
سفيان بن عيينة وهو اول حديث سمعته من سفيان عن عمرو بن دينار عن ابي
قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله عنهما
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى
ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء. اور مشکوۃ شریف کی یہ اسناد ہو کہ حضرت مجدد رح سے
تا شیخ عز الدین ابن فہد تو وہی سند ہے کہ جو اوپر حدیث میں گذری مگر شیخ عز الدین ابن فہد مشکوۃ شریف
میں شیخ تقی الدین بن فہد الہاشمی سے اجازت رکھتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ سے بھی
قال الشيخ تقي الدين اخبرنا به حاكيا الشيخ اشرف الدين عبد الكريم الجزلي قال اخبرنا
به العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي الساوجي عرف بخواجه وقال
شيخ الاسلام ابن حجر اخبرنا به العلامة البغوي قاضي الاقضية المجد محمد بن يعقوب
الفيروزآبادي الشيرازي الصديقي الشافعي قال اخبرنا به الحافظ جلال الدين حسين
والحجة الهمام شمس الدين محمد المقدسي قال والصديقي الساوجي اخبرنا به مؤلفه
ناصر السنة ابو عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب قال الساوجي قراءة واجازة
وقال الآخران اذنا اس اجازت کے لینے کے بعد حضرت فرمانے لگے کہ مجھے ایسا محسوس

نس الحکم

ہونے لگا کہ گویا مین محدثین کے طبقے مین داخل ہوگیا الغرض جب حضرت استفادۂ علوم معقول و منقول اور فروع و اصول سے فارغ ہوئے تو مسند افادہ پر جلوہ آرا ہوئے۔ مدتون طالبان علوم کو اپنی برکات سے بہرہ ور فرمایا۔ اور بعض رسائل بزبان عربی و فارسی مین نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ تصنیف فرمائے جن کا بیان آگے آئیگا۔ اُن مین سے ایک رسالہ تہلیلیہ ہے جو رد شیعہ مین آپ نے لکھا ہے اور یہ کتاب اُن دنون مین لکھی گئی ہے جب کہ آپ شہر سرہند سے بطریق سیاحت مقام اکبرآباد عرف آگرہ تشریف لائے تھے چونکہ اُس شہر مین ارباب شیعہ کا بہت زور تھا اور اکثر وہی لوگ صاحب حشمت و جاہ اور بادشاہی مقرب تھے اور اکثر سلطان بھی اُن ہی لوگون کے بہکاوے سکھاوے مین تھا ابوالفضل چونکہ اُس زمانے مین صاحب فضل و کمال اور مقرب سلطانی تھا اس لیے بضرورت لازمہ اکثر فضلا کو بھی اُسکے پاس آنے جانے کی ضرورت رہا کرتی تھی حضرت جب آگرہ مین تشریف لائے تو آپکے علم و فضل کا چرچا ہوا فیضی و ابوالفضل نے بھی چاہا کہ ہمارے مکان پر تشریف لائین مگر آپ نے توجہ نہ کی چونکہ وہ خود اہل علم اور قدر شناس تھے خود ہی آئے اور آپ کو اپنے ہان لے گئے اور تین روز تک مہمان رکھا اور نہایت اخلاص سے پیش آئے پھر آپ اپنے مقام ورود پر تشریف لے آئے پھر آیندہ ملاقات کا سلسلہ اس طرح قائم ہوا کہ کبھی وہ آپکے مکان پر آتے اور کبھی آپ اُن کے مکان پر تشریف لیجاتے ایک دن کا ذکر ہے کہ شیخ ابوالفضل نے فلسفہ اور اہل فلاسفہ کی اس درجہ تعریف کی کہ جس سے علماء دین کی توہین عائد ہوتی تھی آپ جوش اسلام سے اُن کلمات کا تحمل نہ لا سکے اور فرمانے لگے کہ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ منقذ عن الضلال مین صاف لکھ دیا ہے کہ فلاسفہ جن علوم کا اپنے آپ کو واضع سمجھتے ہین وہ سب پیشتر انبیاء کی کتابون اور اُنکے کلام سے سرقہ کیے ہوئے ہین نہ وہ خود واضع اور نہ اُن کے وضع کیے ہوئے۔ اور جو اُنکی طبع زاد ہین مثلاً ریاضی وغیرہ سو وہ دین کے کس کام کی۔ ابوالفضل یہ سنکر بہت متغیر ہوا اور تاؤ پیچ کھا کر کہنے لگا کہ غزالی نے نامعقول کہا حضرت خود ان کلمات کو سن کر متغیر ہوگئے اور مجلس سے کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے کہ اگر اہل علم کی صحبت کا ذوق رکھتے ہو تو ایسے کلمات سے زبان کو روکو یہ کہکر آپ چلے آئے اور پھر اُن کے مکان پر نہ گئے آخر انھون نے آدمی بھیجکر معذرت چاہی اور بلایا۔ ایسے ہی ایک دن آپ شیخ فیضی کے مکان پر گئے تو وہ تفسیر بے نقطہ لکھ رہا تھا آپ کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہنے

لگا آپ خوب موقع پر آئے مین یہان اس وقت مین گرفتار ہون کہ اس مضمون کو غیر معجمہ حروف مین تادیل نہین کرسکتا۔ بڑی دیر سے دماغ سوزی کر رہا ہون مگر حسب دلخواہ عبارت نہین بن سکتی حضرت کو باوجودیکہ ایسی بے نقط عبارت لکھنے کی عادت نہ تھی مگر اُس مقام کو آپنے نہایت فصاحت و بلاغت سے تحریر فرمایا کہ فیضی حیرت مین آگیا پھر آپ اکثر مدد دیتے رہے۔ نقل ہے کہ عید فطر کے روز آپ ابوالفضل کے مکان پر تشریف لے گئے۔ انتیس کا چاند بادشاہ کی رویت پر خیال کر کے دوسرے دن سب نے عید منالی حضرت نے عید نہ کی ابوالفضل نے آپ کو دیکھکر کہا کہ مجھے تو آپکے چہرے سے روزے کے آثار معلوم ہوتے ہین آپ نے فرمایا ہان میرا روزہ ہے۔ کہا سبب؟ فرمایا اسقدر غلظت و کدورت آسمان پر نہ تھی کہ بادشاہ کے سوا اور کسی کو چاند ہی نہ دکھائی دیا اس چاند مین دو تین آدمیونکی گواہی معتبر نہین جب تک کہ ایک جم غفیر شہادت نہ دے اور بادشاہ کی شہادت تو کسی طرح قابل اعتبار نہین کہ وہ بے دین ہے۔ ابوالفضل نے کہا کہ آپ ایسی باتین جانے دیجئے اور روزہ افطار کیجیے یہ کہکر پانی منگوایا اور بسبب دعوی اخلاص خود لیکر منھ سے لگانے لگا آپ نے کٹورا ہاتھ سے ہٹادیا اور سب پانی گرادیا اگرچہ اُسے ناگوار گذرا ہوگا مگر کسی طرح کا اظہار ملال نہین کیا اتنے مین ایک کثیر جماعت نے آکر شہادت دی یہ سُن کر آپ کھڑے ہوگئے اور روزہ افطار کرلیا اِن حکایات کے بیان کرنے سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ حضرت ابھی سلوک طریقہ صوفیہ کرام مین آگے بھی نہ تھے کہ حمیت و غیرت کے آثار اس قسم کے آپ سے ظاہر تھے اور اظہار حق مین آپ کسی سے بھی خوف نہ کرتے تھے بے دھڑک جو حق بات ہوتی تھی وہی کہہ دیتے تھے چنانچہ ارباب شیعہ سے جو جو آپ کے مناظرے اور مباحثے ہوئے ہین وہ اظہر من الشمس ہین چنانچہ ایک جگہ خود عنوان رسالہ رد شیعہ مین جو اُس زمانے مین آپ نے لکھا تھا تحریر فرماتے ہین

حضرت شیخ اظہار حق مین کسی سے بھی خوف نہ کرتے

چون دران ایام رسالہ کہ شیعہ در وقت محاصرۂ مشہد بعلمای ماوراء النہر نوشتہ بودند در جواب رسالۂ آنہا کہ درباب تکفیر شیعہ و اباحۂ قتل و اموال ایشان مر مسلمانان را بود باین حقیر قلیل البضاعت رسید کہ حاصلش بعد طے مقدمات ابلہ فریب تکفیر خلفاے ثلثہ ست رضی اللہ عنہم و ذم و تشنیع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا ؎

ترسم این قوم کہ بر دُرد کشان مخندند   در سر کار خرابات کنند ایمان را

و بعضے از طلبۂ شیعہ کہ متردد این حدود بودند باین مقدمات افتخار و مباہات می نمودند و در مجالس امرا و سلاطین این مغالطات را شہرت می دادند و این حقیر ہر چند در مجالس و معارک مشارقیہ بمقدمات معقولہ و منقولہ رد آنہا می کرد و بر غلطہائے صریحۂ ایشان را اطلاع می داد اما از روئے حمیت اسلام و موجب حدیث نبوی علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام کہ فرمودہ اذا ظہرت الفتن والبدع وسُبّتْ اصحابی فلیظہر العالم علمہ ومن لم یفعل ذالک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ لہ صرفا ولا عدلا باین قدر رد والزام کفایت نمی کرد و شورش سینۂ بے کینہ تشفی نیافت و نجاطر فاتر قرار یافت کہ اظہار مقاصد ایشان تا در زمانے کہ در قید کتابت نہ درآید و در حیز تحریر نیاید فائدہ تام و نفع عام نہ بخشد فشرعت مستعینا باللہ الصمد الودود و ہو یصیبن عما یشین ہو المولی والمعین وبہ التوفیق ومن عندہ التحقیق۔

وہ رسالہ جسکے عنوان کی یہ عبارت ہے مکتوبات شریف کے آخر میں موجود ہے۔ غرضکہ حضرت کو جب آگرہ میں اقامت پذیر ہوئے ایک مدت گذر گئی تو آپکے والد ماجد حضرت مخدوم آپ کے دیکھنے کے اشتیاق میں آگرہ تشریف لائے وہاں کے ایک بزرگ آپ سے ملاقی ہوئے اور اثنار کلام میں پوچھنے لگے کہ حضرت اس کبر سنی میں اسقدر مسافت طے کی۔؟ فرمایا فرزند دلبند شیخ احمد کے دیکھنے کے لیئے جب ان کا بعض ضرورتوں کی وجہ سے آنا نہ ہوسکا تو میں ہی چلا آیا مصرع یوسف نہ رود کنعان یعقوب برون آید۔ چونکہ آپکے والد ماجد کو الفت کمال تھی اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اس لئے مفارقت گوارا نہ کی اور اپنے ساتھ سرہند شریف ہی واپس لے آئے اور اپنے پاس رکھا۔ پھر شیخ احمد اپنے والد ماجد ہی کی خدمت میں رہے اور بہت سے فوائد باطنیہ حاصل کیے چنانچہ حضرت خود اپنے رسائل و مکاتیب میں صراحت کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں اور ان میں سے پہلا فقرہ رسالہ مبدء و معاد سے یہ ہے جسے ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہیں

این درویش را مایۂ نسبت فردیت از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار را از عزیزے کہ جذبۂ قوی داشتند و خوارق مشہور بودند بدست آمدہ بود و نیز این درویش را توفیق عبادات نافلہ خصوصاً ادائے صلوٰۃ نافلہ مددی از پدر رسیدہ است و پدر بزرگوار را این سعادت از شیخ

خود کہ در سلسلۂ چشتیہ بودہ اند حاصل شدہ بود۔

یہان عزیز صاحب جذبہ قوی سے مراد شیخ کمال کیتھلی قادری رحمۃ اللہ سے ہے اور دوسرے عزیز سے کہ سلسلہ چشتیہ مین فرمایا ہے حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رح سے مراد ہے۔ اور حضرت نے بواسطہ والد بزرگوار بھی ایک مرتبہ تو ایام طفولیت مین شاہ کمال کیتھلی رح سے نسبت قادریہ حاصل کی ہے اور دوسری مرتبہ حضرت خواجہ باقی باللہ رح کی خدمت کے بعد نسبت کاملہ اور اجازہ نامہ حضرت شیخ کمال قدس سرہٗ کی ارواح مبارک سے آپکو پہونچی ہے اور اسکی کیفیت اس طور پر ہے کہ حضرت شاہ سکندر جو شاہ کمال کے پوتے تھے وہی آپ کے بعد نائب مناب اور قائم مقام تھے ایک روز شاہ سکندر اپنے مقام کیتھل سے سرہند تشریف لائے اور حضرت شیخ احمد اس وقت مراقبہ مین تھے کہ اُنہون نے خرقہ مبارک حضرت شاہ کمال کا آپکے دوش مبارک پر رکھدیا جب آپنے آنکھ کھولی تو شاہ سکندر کو سامنے کھڑا دیکھا آپ بتواضع پیش آئی اور معانقہ کیا۔ شاہ سکندر فرمانے لگے کہ کئی مرتبہ حضرت دادا صاحب کو اپنے معاملہ مین یہ فرماتے دیکھا کہ یہ میرا خرقہ شیخ احمد کو پہونچا دے مجھے یہ امر نہایت مشکل تھا کہ خرقہ شریف گھر سے نکالنا اور دوسرے کو دینا مگر جب مجھپر نہایت تاکید کیگئی تو ناچار ارشاد کی تابعداری کی گئی حضرت اُس خرقہ کو پہن کر حرم سرا مین تشریف لے گئے اور بڑی دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور بعض محرمان اسرار سے یہ کیفیت بیان کی کہ جب مین نے حضرت شاہ کمال قدس سرہٗ کا خرقہ مبارک پہنا تو مین نے حضرت شیخ الجن والانس سید عبد القادر جیلانی رح کو دیکھا کہ حضرت اپنے خلفاء کے ساتھ حضرت شاہ کمال تک تشریف لائے اور میری دل کو اپنے تصرف مین کیا اور اپنے انوار واسرار اور نسبت ہائے خاصہ سے مجھے منور فرمایا اور اس دریائے نور مین غواصی کرنے لگا ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ یکایک میرے دل پر یہ خطرہ گذرا کہ تو تو پروردہ اکابر نقشبندیہ ہی اور اصل مین تیری نسبت باطنی بھی اُن ہی بزرگون سے ہے پھر یہ کیا معاملہ ہی۔ اس خطرے کے آتے ہی مشائخ سلسلۂ شریفہ نقشبندیہ اور خواجہ جہان خواجہ عبد الخالق تا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اسرارہم تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ یہ تو ہمارا پروردہ ہے اور ہماری تربیت سے اس کیفیت اور حال وذوق کو پہونچا ہے آپ لوگون کا اس پر کس طرح تصرف ہوا۔ اکابر قادریہ رحمہم اللہ فرمانے لگے کہ ایام طفولیت مین یہ ہمارا ہی نظر کردہ تھا۔ اور ہمارے ہی خوان نعمت کی چاشنی چکھے ہوئے تھا اس لیئے اپنا خرقہ پہنایا۔ ۵

حضرت شیخ والد بزرگوار دونون طرح قادریہ ...

سکندر شاہ اور باعتبار شاہ کمال حضرت کو لا...

حضرت شیخ پہنا اور ... قادریہ کا ...

اکابر نقشبندیہ کا معائنہ ... بزرگان ... معارضہ ...

زبہر آن بت چون شمع و چون گل — گرفتہ جنگ با پروانہ بلبل

اس مباحثے مین تھے کہ ایک جماعت مشائخ کبرویہ اور چشتیہ رحمہم اللہ سے پہونچی اور دونون مین مصالحت کرادی غرضکہ حضرت فرماتے ہین کہ مین اپنے باطن مین دونون نسبتون سے حظ وافر اور نصیب کامل پاتا ہون حضرت ابطریق ندرت سلسلہ قادریہ سے بھی مرید کرتے تھے اور شجرہ اور کلاہ اور دامن بھی عطا کرتے تھے اور اگر کوئی اس سلسلہ کے ذکر کا طالب ہوتا تو آپ اُسے تعلیم بھی دیتے تھے اور اُسی نسبت مین تربیت فرماتے تھے چنانچہ ایک دن طالبان صادق مین سے ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ حضرت مین چاہتا ہون کہ طریقہ شریفہ قادریہ سے نسبت دی جاوے کیونکہ اس نسبت کا مین اپنے مین نہایت ذوق پاتا ہون حضرت نے فرمایا اچھا آیا کرو وہ شخص آنے لگا اور حضرت اس سلسلہ کے بزرگون سے نسبت دیکر اسے توجہ فرمانے لگے۔ جب دو تین دن گذر گئے تو آپکے بڑے بڑے اصحاب جو ریزہ چینان خوان نعمت نقشبندیہ تھے اپنے احوال مین بستگی دیکھنے لگے اور نہایت منقبض ہو گئے ایک نے تو ناچار اور بہت ہی دل تنگ ہو کر اپنے قبض احوال کی نسبت عرض ہی کر دیا کہ حضرت ہم تین دن سے اپنے مین بیگانہ نسبت پاتے ہین اور ہم لوگ منقبض ہین ہمسے کیا قصور ہوا ہے دوسرے نے بھی آکر یہی عرض کیا آپنے تبسم کیا اور فرمایا تم سے تو کوئی تقصیر نہین ہوئی ہے بلکہ اس بستگی کا سر یہی ہے کہ تم تو مجھ سے نسبت اکابر نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کے انوار کا اقتباس کرتے ہو اور مین تین دن سے ایک طالب نسبت قادریہ کے افاضہ کے لیے نسبت قادریہ رکھتا ہون اور ادھر سے اتفاقی کھڑکی کھول رکھی ہے چونکہ تم اس نسبت سے مناسبت نہین رکھتے اس لیے تم لوگ معطل رہ گئے ہو جب ہماری سیر اُن خواجگان کی نسبت رجوع کریگی تو تمہاری بستگی جاتی رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور حضرت کو سلسلہ شریفہ چشتیہ مین اپنے والد بزرگوار سے اجازت تھی مگر آپ کمال تقوی اور التزام متابعت سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے سرود اور تواجد وغیرہ سے کہ اس سلسلہ عالیہ کی رسم ہی بہت احتراز فرماتے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نے پہلے اس سے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے شرف سے مشرف ہون اپنے والد بزرگوار سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل کی ہین اور ہمیشہ ظاہری علوم کے درس اور باطنی صفائی مین سرگرم رہے ہین۔ اُن ہی دنون مین آپ ایسے بیمار ہوئے کہ زیست کی امید نہ رہی تو آپ کی والدہ ماجدہ گھبرا کر وضو کرکے نماز پر کھڑی ہوگئین اور دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ کی نیت باندہ لی اور بعد سلام روکر روئے نیاز خاک پر رکھا اور

...کبرویہ اور ... رحمہم اللہ ... مصالحت کرانا

...شیخ کا سلسلہ ... مین مرید کرنا

...نسبت قادریہ ... توجہ دینا

سجدے مین پڑی رہین کہ یکایک آپ کو نیند کا غلبہ ہو گیا دیکھتی ہین کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تم خاطر جمع رکھو ہمین تو اس شخص سے ابھی بڑے بڑے کام لینے ہین جو ہزار مین سے ابھی ایک بھی ظہور مین نہین آیا خدا کی قدرت حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شفائے عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرمائی اور چند دنون کے بعد آپ کے والد ماجد نے داعی اجل کو لبیک کہی انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ وفات آپ کی اوپر لکھی جا چکی ہے۔

پھر حضرت بعد انتقال اپنے والد ماجد کے حضرت خواجہ باقی باللہ رح کی خدمت سراپا افادت مین آئے اور اُن سے علم باطنی کی تکمیل کر کے نادر زمان اور قطب دوران و پناہ جہانیان ہوئے۔ چنانچہ اس کا ذکر عنقریب آتا ہے۔ قدوۃ الاولیا حضرت خواجہ محمد پارسا اور دیگر اکابر محققین رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس آیہ کریمہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کے تحت مین فرمایا ہے کہ علماء سر گروہ جہان ہین۔ بعض تو ظاہری علم کے عالم ہین اور بعض باطنی کے عالم اور بعض علم ظاہری اور باطنی دونون کے عالم ہین مگر یہ قسم نادر ہے اس قسم کے لوگ بہت ہی کم ہین اگر ہر قرن مین ایک بھی ہو تو اُس کی برکت مشرق سے مغرب تک پہونچتی ہے اور وہ قطب وقت ہوتا ہے اور جہان کے لوگ اُنکی پناہ دولت مین ہوا کرتے ہین۔ انتہی کلامہم

حضرت شیخ احمد رحمہ اللہ کا حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کی خدمت بابرکت مین پہونچنا اور اُن کی شرف صحبت سے مستفید ہونا

صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ حضرت کو طواف بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق شب و روز بیچین رکھا کرتا تھا اور ہمیشہ آپ راغب سفر حجاز ہوا کرتے تھے مگر اپنے والد بزرگوار کی کبر سنی کی وجہ سے کہ مسند حیات پر رونق بخش تھے کہین نہ جا سکتے تھے اور مناسب بھی نہ تھا کہ اُنکی خدمت سراپا برکت سے ایسے وقت مین دوری اختیار کرتے۔ جب حضرت مخدوم کا سنہ ۱۰۰۷ ہجری مین انتقال ہو گیا تو آپ سنہ ۱۰۰۸ ہجری نبوی مین متوجہ سفر سعادت اثر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما ہوئے اور دہلی تشریف لائے تو فضلائے اثر سے مولانا حسن کشمیری جو آپ کے آشنائے قدیم اور حضرت خواجہ رح کے مخلصان صمیم سے تھے ملاقی ہوئے اور

کہنے لگے کہ آج سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مین جیسے حضرت کثیر البرکت کا وجود باوجود ہے ایسا اِس دنیا کی چارون سمت مین کوئی نظر نہین آتا۔ طلاب آپ کی ایک نظر مہر انور سے وہ کچھ پاتے ہین جو برسون کے چِلون اور ریاضات شاقّہ سے بھی لوگ نہین پاتے غرضکہ آپ کو کمال اشتیاق ہوا اور حضرت خواجہ کی خدمت فیض موہبت مین آئے اور دست بوس ہوئے حضرت خواجہ نے بہت مہربانی فرمائی اور ارادہ کا حال دریافت کیا۔ آپ کو جو ارادہ درپیش تھا عرض کر دیا حضرت خواجہ کا اگرچہ یہ طریقہ نہ تھا کہ آپ سے کسی کو فرماتے کہ تم داخل طریقۂ عالیہ ہو جاؤ یا ایسے متبرک سفر سے روک کر خانقاہ شریف مین رہنے کو فرماتے ہون مگر حضرت شیخ کو اُنکی استعداد بلند اور قابلیت ارجمند دیکھکر اپنی عادت کے خلاف فرمانا ہی پڑا کہ اگرچہ سفر مبارک کا ارادہ رکھتے ہو مگر چند روز فقرا کی صحبت بھی اختیار کرنی چاہیے کم از کم ایک مہینہ یا ایک ہفتہ تو رہو اسین کچھ حرج نہین ہے حضرت شیخ آپکے فرمانے سے ایک ہفتہ کے ارادہ سے خدمت عالی مین رہنے کے لیئے ٹھیرے دو ہی دن نہ گذرے تھے کہ تصرف و کشش حضرت خواجہ عالی مقدار اور انابت و اخذ طریقۂ حضرت خواجگان آپ پر مستولی ہوا آپ نے اُسے خدمت خواجہ مین عرض کر دیا جب حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے سُنا بلا اِس کے کہ جانبین مین استخارہ وقوع مین آئے یا کوئی تامّل و اتکا درمیان مین آئے آپ کو خلوت مین طلب کیا اور توجہات عالیہ سے ایسا مشرف کیا کہ اُسی دم ذکر الٰہی مین قلب جاری ہو گیا اور لذت و حلاوت اور آرام آپ کو معلوم ہونے لگا پھر تو یومًا فیومًا بلکہ آنًا فآنًا ترقیات و الیہ اور فیوضات متعالیہ ظہور مین آنے لگے پھر آپ نے جو کیفیت دیکھی سو دیکھی چنانچہ آگے چل کر حضرت ہی کے کلام سے اُسے ثابت کرین گے۔ یا تو حضرت کو خانہ کعبہ ہی کے طواف کا شوق تھا یا راہ مین خود صاحب خانہ ہی مل گیا اور یا تو روضۂ منورہ کے انوار سے نور و ضیا حاصل کرنے کی تمنا تھی یا اثنائے سفر ہی مین اقتباس انوار صاحب روضۂ مطہرہ نصیب ہو گیا سبحان اللہ۔ پھر تھوڑے دنون کے بعد حضرت خواجہ رح نے ایک روز خلوت مین کئی سال پہلے سے جو آپ کو بشارتین ہوئی تھین اور آپ نے اُن کو معائنہ کیا تھا زبان مبارک سے فرمایا منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ جب ہمارے حضرت مخدوم مکرم مولانا بزرگ **خواجۂ امکنگی** قدس سرہ نے ہمکو ہندوستان جانے کا حکم کیا تو فرمایا کہ اس سلسلہ شریفہ کو تم وہان جا کر جاری کرو۔ مین نے اپنے آپ کو اِس خدمت

کو حضرت خواجہ
باقی باللہ رحمہ اللہ
بشارتہا لے
یہ سے سرفراز
فرمانا۔

www.mujaddidway.com

کے لایق نہ دیکھکر عذر کیا فرمایا اچھا استخارہ کرو حسب فرمان عالی مین نے استخارہ کیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک طوطی شاخ پر بیٹھی ہوئی ہے اُسے دیکھکر میرے دل مین یہ خیال آیا کہ اگر یہ طوطی اس شاخ سے اُڑکر میرے ہاتھ پر آبیٹھے تو غالباً میرے اس سفر مین کشایش کا باعث ہو ابھی مین نے یہ خیال کیا ہی تھا کہ وہ طوطی وہان سے اُڑ کر میرے ہاتھ پر آبیٹھی اور مین نے اُس کی چونچ مین پانی ڈالا اور اُس نے میرے منھ مین شکر ڈالی صبح کو اس خواب کی کیفیت مولانا رح سے بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ طوطی ایک ہندی شخص ہے جو ہندوستان مین تمہارے وان تربیت سے ظہور مین آئیگا اور تم کو بھی اُس سے فائدہ پہونچیگا چنانچہ ہم اس بات کو تمہاری نسبت خیال کرتے ہین اور دوسری بات حضرت نے یہ بھی فرمائی کہ جب ہم تمہارے شہر سرہند مین پہونچے تو ہم کو یہ بات دکھائی گئی کہ تم قطب کے مرتبہ مین ہو اور حلیہ سے بھی آگاہی بخشی گئی صبح کو اس حال کے دریافت کے لیے وہان کے درویشون اور گوشہ نشینون سے ملا اُن مین سے کسیکو اس حلیہ جیسا نہ پایا اور نہ کسی مین آثار و حالات قطبیت کے پائے گئے۔ ہم نے اپنے جی مین کہا کہ شاید اس شہر مین سے آیندہ کوئی شخص ایسا پیدا ہوگا کہ جس مین اس مرتبے کی قابلیت ہوگی اُس دن جو ہم نے تمہین دیکھا تو تمہارا حلیہ اُس حلیہ سے بالکل مطابق پایا اور اُس قابلیت کے آثار بھی تم مین دیکھے گئے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا کہ تم نے ایک بڑا چراغ روشن کیا ہی کہ جسکی روشنی آناً فاناً بڑھتی چلی جاتی ہے اور یہ بھی دیکھا کہ لوگ بہت سے چراغ اُس سے روشن کرتے ہین۔ اور جب ہم سرہند کے قریب پہونچے تو وہان کے جنگل کو بھی روشن دیکھا اس لئے یہ بھی ہم تمہاری ہی نسبت خیال کرتے ہین

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شیخ نے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور حضرت خواجہ کی نظر و تربیت کی برکت سے دو تین ہی مہینے مین وہ ترقی کی کہ زبان قلم اس کی تقریر اور تحریر سے قاصر ہے۔ مجملاً وہ کیفیات کہ جو حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ کی توجہات سے حضرت شیخ رح کو حاصل ہوئین حضرت شیخ رحمہ اللہ ہی کی تحریر سے کہ جو آپ نے ایک طالب علم کو بہ تقریب تحریص و ترغیب تحریر فرمایا تھا ظاہر کرتے ہین اور تبرکاً وہ مختصر عبارت درج ذیل کرتے ہین کہ القلیل یدل علی الکثیر

این درویش را چون ہوس این راہ پیدا شد عنایت خداوندی جل و علا ہادی کار او
گشتہ بخدمت ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج النہایۃ فی البدایۃ و الے

السبیل الموصل الی درجات الولایة مؤید الدین الرضی شیخنا و امامنا محمد الباقی قدس
الله تعالی سره که یکی از خلفای کبار خانوادهٔ حضرات اکابر نقشبندیه قدس الله تعالی
اسرارهم بوده اند رسانید و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانه تعلیم نمودند
وطریق معهود توجه نمودند تا التذاذ تمام در من پیدا شد- و از کمال شوق گریه دست داد
و بعد از یک روز کیفیت بیخودی یک دریای محیطی دیدم و صور و اشکال عالم را در رنگ
سایه دران دریا می یافتم و این بیخودی رفته رفته استیلای پیدا کرد و به امتداد کشید و
گاهی تا یک پهر روز می کشید و گاهی تا دو پهر- و در بعض اوقات استیعاب شب می نمود
و چون این قضیه بحضرت ایشان رسانیدم فرمودند نحوی از فنا حاصل شده است-
و از ذکر گفتن منع فرمودند و بنگاه داشت آن آگاهی امر نمودند- بعد از دو روز مرا فنای
مصطلح حاصل شد بعرض رسانیدم فرمودند بکار خود مشغول باش بعد ازان فنای فنا حاصل
شد چون بعرض رسانیدم فرمودند که تمام عالم را یکی می بینی و متصل واحد می یابی عرض
کردم که بلی فرمودند که معتبر در فنا در فنا آنست که با وجود اتصال در اینان بیشعوری حاصل
شود در همان شب فنای فنا باین صفت حاصل شد بعرض رسانیدم و حالتی که بعد از فنا
حاصل شده بود نیز بعرض رسانیدم- و گفتم که من علم خود را نسبت بحق سبحانه حضوری می
یابم- بعد ازان نوری که محیط همه اشیا است ظاهر گشت و من آن را حق دانستم جل و علی
و آن نور رنگ سیاه داشت بعرض رسانیدم فرمودند که این انبساط که دران نور می نماید
در علم است بواسطهٔ تعلق ذات جل شانه باشیاء متعدده که در بالا و پست واقع شده اند
منبسط مینماید نفی انبساط باید کرد بعد ازان آن نور سیاه منبسط رو بانقباض آورد- و
تنگ شدن گرفت تا آنکه به نقطه کشید- فرمودند آن نقطه را هم نفی باید کرد- همچنان کردم
نقطهٔ موهوم از میان زائل شد و بحیرت انجامید که دران موطن شهود حق سبحانه خود بخود است
چون بعرض رسانیدم فرمودند که همین حضور حضور نقشبندیه است و نسبت نقشبندیه عبارت
ازین حضور است و این حضور را حضور بی غیبت می گویند- و اندراج نهایت در بدایت
در موطن صورت می بندد- و حصول این نسبت مر طالب را درین طریق در رنگ اخذ

کردن طالب است. در سلاسل دیگر اذکار و اوراد را از پیر تا بران عمل نماید و پی بمقصود برد
مصرع قیاس کن زگلستان من بهار مرا. واین درویش را این نسبت عزیز الوجود بعد از دو
ماه وچند روز از ابتداء زمانه تعلیم ذکر حاصل شده ولهذا از تحقق شدن این نسبت فناء
دیگر که آن را فناء حقیقی گویند حاصل گشت ودل را آن قدر وسعت پیدا شد که تمام عالم را
از عرش تا مرکز زمین در جنب آن وسعت مقدار خردله قدری نبود بعد ازان خود را و هر فرد
عالم بلکه هر ذرّه را حق می دیدم جل وعلی بعد ازان هر ذرّهٔ عالم را افرادی فرادی عین خود
دیدم وخود را بلکه هر ذره را آن قدر منبسط وبسیط دیدم که تمام عالم را بلکه اضعاف عالم را
دران گنجایش باشد بلکه خود را و هر ذرّه را نوری یافتم منبسط که در هر ذرّه ساریست و
صور واشکال عالم دران نور مضمحل ومتلاشی بعد ازان خود را بلکه هر ذره را مقوم تمام عالم
یافتم چون بعرض رسانیدم فرمودند که مرتبهٔ حق الیقین در توحید همین ست وجمع الجمع
عبارت ازین مقام است بعد ازان صور اشکال عالم را چنانکه اول حق می یافتم این زمان
موهوم یافتم بغایت حیرت دست داد درین اثناء عبارت فصوص که از پدر بزرگوار
علیه الرحمة شنیده بودم بیاد آمد که فرموده است (ان شئت قلت انه ای العالم حق
وان شئت قلت انه خلق وان شئت قلت انه حق من وجه خلق من وجه وان شئت قلت
بالحیرة لعدم التمیز بینهما) این عبارت فی الجمله مسکن آن اضطراب گشت بعد ازان در ملازمت
ایشان رفته عرض حال خود کردم فرمودند که هنوز حضور تو صاف نشده است بکار خود مشغول
باش تا تمیز موجود از موهوم خود ظاهر شود عبارت فصوص را که مشعر بعدم تمیز بود خواندم فرمودند
که شیخ بیان حال کامل نکرده است عدم تمیز نسبت به بعضے ثابت ست حسب الامر بکار خود
مشغول گشتم حضرت حق سبحانه تعالی بمحض توجه شریف حضرت بعد از دو روز تمیز در
موجود و موهوم ظاهر بگردانید تا وجود حقیقی را از موهوم متخیل ممتاز یافتم وصفات وافعال
را نیز موهوم محض یافتم و در خارج جز یک ذات موجود ندیدم چون این حالت را بعرض اشرف
رسانیدم فرمودند که مرتبهٔ فرق بعد الجمع همین است ونهایت سعی تا اینجاست پیش ازین
انچه در نهاد استعداد هر کس نهاده اند ظاهر می شود واین مرتبه را مشائخ طریقت

www.mujaddidiway.com

مقام تکمیل گفتہ اند انتہے کلامہ الشریف

اسکے بعد آپ نے اور دقایق اور اپنی واردات احوال شریفہ سے تحریر فرمائے ہین مکتوبات شریف پڑھنے والون پر مخفی نہین ہے وہان سے دیکھ سکتے ہین۔ اور یہ مذکورہ معاملات کہ ان مین سے سالک ایک ایک نسبت کو برسون مین حاصل کر سکتا ہے ہمارے حضرت نے کہ شان محبوبی رکھتے تھے بہت ہی تھوڑے دنون مین حاصل کیا ہے۔ اور حضرت خواجہ قدس سرہٗ بار بار فرمایا کرتے تھے "کہ ایشان از محبوبان ومرادان اند" اور یہ سرعت سیر اس وجہ سے آپ کو حاصل ہوئی ابھی تھوڑے ہی دن آپ کو حضرت خواجہؒ کی خدمت فیضدرجت مین گذرے تھے کہ حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے آپکے حالات اپنے کسی مخلص کو ایک مکتوب مین تحریر فرمائے جنھین ہم بعینہ درج ذیل کرتے ہین۔

حضرت خواجہ باقی باللہ کا مکتوب اپنے کسی مخلص کے نام متضمن حالات حضرت شیخ احمدؒ

شیخ احمد نام مردے ست از سرہند کثیر العلم وقوی العمل روزے چند فقیر با و نشست و برخاست کردہ عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمودہ بآن ماند کہ چراغی شود کہ عالمہا از و روشن گردد۔ الحمد للہ تعالےٰ احوال کاملہ او مرا بیقین پیوستہ واین شیخ مشارالیہ برادران واقربا دارد ہمہ مردم صالح واز طبقہ علماء چندے را دعاگو ملازمت کردہ از جواہر عالیہ دانستہ استعدادہائے عجب دارند فرزندان آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند بالجملہ شجرہ طیبہ اند اَنبَتَہُ اللہ نَبَاتاً حَسَناً وقد اوجب اللہ دلہا عجب دانند۔

انتہے کلام الصادق اللطیف **صاحب برکات احمدیہ** لکھتے ہین کہ اس فقیر نے خود حضرت شیخ رحؒ کی زبانی سُنا کہ فرماتے تھے جس روز سے مجھے حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے طریقت کی تعلیم دینی شروع کی جبہی سے یقین ہو گیا تھا کہ عنقریب اللہ سبحانہ مجھے اپنے فضل و کرم سے اس راہ کی نہایت کو پہونچائے گا اور اگرچہ مین ہر چند اس یقین کی نفی کرتا تھا مگر اس نفی کی صورت جمتی نہ تھی اور اکثر یہ بیت میری زبان پر آیا کرتی تھی۔ شعر

ازین نورے کہ از تو بر دلم تافت — یقین دانم کہ آخر خواہمت یافت

اس بیان کے بعد آپ بانکسار و نیازمندی و استغراق آنکھون مین آنسو بھر لائے اور کلمہ تحمید زبان پر لائے۔ یہ بھی آپ سے روایت ہے کہ حضرت خواجہ رحؒ نے شیخ تاج کو اِس

www.mujaddidway.com

خدمت پر مامور کر رکھا تھا کہ وہ یارانِ طریقت کے بعض احوال و وقائع کو آپ سے بیان کیا کرتا تھا مگر میرے احوال کو اس سے مستثنیٰ کر رکھا تھا اور مجھے خود اپنے پاس بلا کر دریافت فرمایا کرتے تھے اور میں چپکا حضرت خواجہ کی خدمت میں جا کر بیٹھ جایا کرتا تھا ایک دن آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اپنا احوال مجھسے بیان نہیں کیا کرتے میں نے عرض کیا کہ میرے حالات حضور کے سننے کے قابل کہاں ہیں حضرت خواجہ نے فرمایا کہ نہیں تم ضرور بیان کرو اتفاقاً میں نے انھیں دنوں میں ایک واقعہ دیکھا تھا کہ میں شیخ تاج کی طرف متوجہ ہوا ہوں اور شیخ پر میں نے اپنا تصرف کیا ہے چنانچہ وہ بالکل بے خود ہو کر گر پڑا ہے حضرت خواجہ یہ بات سنکر خاموش ہو رہے اور میں بھی خاموش ہو رہا۔ اِس حکایت سے غرض یہ ہے کہ حضرت شیخ باوجود بلندی ہمّت اور علو استعداد و قابلیت اور کثرت علم و عبادت رعایۃ آداب پیر رفیع المرتبہ کمال درجہ ملحوظ رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ تھوڑے ہی عرصہ میں کمالیت کے درجہ کو پہونچے۔ صاحب **زبدۃ المقامات** لکھتے ہیں کہ جب حضرت شیخ خواجہ صاحب کی نظر تربیت اور برکات ہدایت سے تکمیل کو پہونچے تو حضرت خواجہ قدس سرہ نے خلعت و اجازت کاملہ عطا فرمائی اور سرہند کو جو آپ کا وطن مالوف تھا رخصت کیا اور طالبان صادق کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ کی حضرت بڑی نعمتوں کے ساتھ اپنے وطن میں آئے جیسا کہ حضرت خود فرماتے ہیں "بازآمدیم باصد ہزار خلعت و فتوح" غرضکہ حضرت جب پیر و مرشد کی اجازت سے وطن میں آئے اور بحکم خواجہ طالبان حق کی تربیت میں مشغول ہوئے اور تھوڑی ہی مدت میں ایک جم غفیر کو اپنے سرچشمۂ فیوضات سے سیراب و شاداب کر دیا اس موقع پر صاحب مقامات سعیدیہ حضرت مولانا محمد مظہر صاحب مجددی احمدی قدس سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں اُسے ہم بلفظہ درج ذیل کرتے ہیں۔

حضرت مجدد خواجہ صاحب کا بیت ادب کرتے تھے

حضرت شیخ احمد کا خواجہ صاحب کی اجازۃ کاملہ سے باصد ہزار فتوح وطن میں تشریف لانا اور بحکم خواجہ طالبان حق کی تربیت میں مشغول ہونا

حضرت ایشان با ہزاران فتوحات و برکات آلہی مراجعت فرمودہ در بلدۂ طیبۂ سرہند بہ ترتیب طالبان و ہدایت امت حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم پرداختند و منصب ارشاد حضرات خواجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم بایشان مسلم شد و آوازۂ ارشاد ایشان بجہان و جہانیان رسید و گل بانگ ہدایت برنگ افروزی دلہا در ربع مسکون برآمد کوس قطب الاقطاب بنام ایشان زدند و وصول مدارج ولایت

حوالہ بالتفات ایشان گشت ابدال و اوتاد را رحلت بایشان افتاد انوار ولایت و برکات کرامت بتوجہات عالیۂ ایشان آنقدر ظاہر گردید کہ تحریر و تقریر از ان قاصر ست گم شدگان تیہ ضلالت راہ ہدایت یافتند و فرو رفتگان بحر بُعد بساحل قرب رسیدند و طلّاب حقیقت و معرفت مانند مور و ملخ گرد آمدند و ملوک و صعلوک مثل پروانہ بران شمع ہدایت رخبتند و در صحبت مبارک مجمع از طالبان خدا انعقاد یافت کہ ملائک ہفت آسمان بر فیوض و برکات رشک بردند از ہر طرف علماء و فضلا در واقعات بشارت یافتہ بطواف آستان ولایت نشان شتافتہ بتوجہ خدا رسائے آن قبلۂ راستان بحضور و آگاہی رسیدند و مشاہدۂ بے مجاہدہ و حصول توحید بے ترک و تجرید رواجے یافت استغراق در بحر وحدت و استہلاک در دریای احدیت سالکان را مفت نقد وقت گشتہ شہود وحدت در کثرت و جذبات محبت و معرفت دلہا را باندک التفات آنحضرت میسر گشت نسبت نقشبندیہ از سر نو رونق یافت بلکہ بیمن ہمت ایشان نسبت عزیزان در اطراف عالم شیوعی دیگر پیدا کرد و نسبت ہا و رائے نسبت سلوک و جذبۂ متعارفہ ظاہر شدہ کار خانۂ باطن اہل طلب را بدرجۂ اعلیٰ رسانید و تشددات غلات صوفیہ از تواتر صوم وصال و اختیار ریاضات باشدت جوع و عطش و ترک مالوفات و عمرانات از برکات ایشان با توسط در اعمال و عبادات و باتباع سنت در اوراد و طاعات تبدیلی یافت و ما حصل ریاضات شاقہ بیمن التفات و توجہات ایشان نقد وقت طلاب آمد۔ ذات کثیر الفیوضات ایشان خلیفہ الٰہی و نائب حضرت رسالت پناہی گشت صلی اللہ علیہ وسلم و کلید رحمت ہائے نامتناہی حوالۂ ایشان گشت۔

چونکہ آپ کی ہمت والا نہمت بلند پرواز تھی اور اس بات کی جویا تھی کہ جو عرفا کے وہم و گمان مین بھی نہ آسکتی تھی اس قدر اس کا غلبہ ہوا کہ یکایک سب مسترشدین کو رخصت کر دیا اور اس صحبت کو عزلت سے بدلدیا یعنی عزلت اختیار کر لی۔ یہ کیفیت دیکھکر بعض خود غرضون نے از راہ غبطہ حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی خدمت مین دوسرے طور پر کچھ لکھ بھیجا کہ جس سے حضرت خواجہ کو برہمی پیدا ہو۔ آپ کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض لوگون نے میری مخالفت پر کمر باندھی ہے

اور حضرت خواجہ قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں ایک ایک کی چار لگائی ہیں اور واقعی حال کے برخلاف تحریریں بھیجی ہیں تو حضرت شیخ رح نے یہ عریضہ پیر بزرگوار کی خدمت میں ارسال کیا جسے ہم بعینہ درج ذیل کرتے ہیں۔ ہو

عرض داشت کمترین بندگان۔ احمد آنکہ ازان روز کہ از ملازمت برآمدہ بود بواسطہ میل بفوق الفوق بمقام ارشاد چندانے مناسبت ندارد چند گاہ خود ہمت آن بود کہ در گوشہ خزیدہ شود و مردم در صحبت ہیچ سپر و شیر دند نظر می آمد عزم عزلت مصمم شدہ بود اما استخارہ موافق نمے آمد عروج در مدارج قرب بغایت الغایہ ہر چند غایت ندارد میسر شدہ وے شود و سے بر بندوے آرند کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ بر مقامات جمیع مشائخ الا ماشاء اللہ تعالیٰ گذرانیدند۔

گلے بر بندازین دہلیز پست | بدان درگاہ والا دست بر دست

درین میان اگر توسط روحانیات مشائخ را تعداد نمایم بطول انجامد بالجملہ از جمیع مقامات اصل در رنگ مقامات ظل گذرانیدند از عنایات چہ نویسد قُبِلَ مَنْ قُبِلَ بلا علۃ چندان وجوہ ولایت و کمالات آن وانمودند کہ چہ در تحریر آرد در شہر ذی الحجۃ در مدارج نزول تا مقام قلب فرود آوردند و این مقام مقام تکمیل و ارشاد ست اما ہنوز چیزہا از متمم و مکمل از برائے این مقام در کارست تاکے میسر شود و امر آسان نیست باوجود مراقبت چندان قطع منازل کردہ می شود کہ مریدان اینجا قدمگاہ ندارند نہایت عروج افراد تا بدایت مقام اصل ست بیشتر افراد ہم گذر ندارند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وجہ توقف در مرتبہ تکمیل و ارشاد اینست۔ مردم در تخیلات خود چیزہاے بر ند اعتبار نباید کرد۔

در نیابد حال پختہ ہیچ خام | پس سخن کوتاہ باید والسلام

در اندیشہ این قسم ظنیات احتمال ضرر غالب ست آنجا عہ را فرمایند کہ احوال این خستہ بال نظر خیال خود بپوشند مجال نظر را مجال دیگر بسیارست۔

من گم شدہ ام مرا مجوئید | از گم شدگان خبر مگوئید

از غیرت خداوندی جل سلطانہ باید اندیشید امرے راکہ حق سبحانہ وتعالی کمال او می خواہد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نامناسب وفی الحقیقۃ معارضہ است با و تعالی انتہی کلامہ الشریف

العرض حضرت جس کمال کی جستجو و تلاش مین تھے اور جس کو اس عزلت مین ڈھونڈھ رہے تھے جب حق سبحانہ و تعالی نے محض اپنے فضل وکرم سے عطا فرمادیا تو پھر آپ نے افاضہ طلاب کے لیئے دروازہ کھول دیا چنانچہ حضرت خود ہی ایک مکتوب مین لکھتے ہین جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب حضرت خواجہ نے مجھے اس طائفہ علیہ کے مطلع کمال کو پہونچایا اور اجازت بخشی تو مجھے اپنی کمال حاصلہ مین تردد ہوا تو حضرت خواجہ نے از روئے کرامت فرمادیا کہ تم تردد نہ کرو ورنہ پر تردد کمالیت مشائخ مین لازم آتا ہے حسب الامر تعلیم طریقت مین مشغول ہوگیا اور مسترشدین مین کچھ اثر پانے لگا۔ اس اثنا مین پھر کچھ نقص ظاہر ہوا تو مین نے سب طالبین سے اپنے نقص کی بابت کہدیا اور انھین رخصت کردیا مگر انھون نے تواضع پر محمول کیا اور آنا نہ چھوڑا۔ پھر تھوڑے دنون بعد حق سبحانہ وتعالی نے احوال منتظرہ سے سر فرازی بخشی۔

چند مدت کے بعد پھر حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کو شوق ملازمت خواجہ عالیشان دامن گیر ہوا اور سرہند سے دہلی آئے اور ایک مدت تک پیر بزرگوار کی صحبت با برکت مین رہے اور بڑی بڑی نادرہ صحبتین اٹھائین اور ترقی مدارج حاصل کی اور حضرت خواجہ آپ پر کمال مہربانی اور توجہ فرماتے رہے اور حضرت شیخ کا بھی یہ حال تھا کہ باوجود علو مرتبہ وکثرت فضیلت حضرت پیر دستگیر کا وہ ادب وآداب رکھتے تھے کہ اس سے بڑھکر کسیطرح متصور نہین۔

خواجہ حسام الدین حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کے بڑے مقبولون مین سے تھے انکی زبانی یہ حکایت منقول ہو کہ حضرت خواجہ حضرت شیخ احمد کی نہایت ہی خاطر کرتے تھے اور بکمال التفات و توجہات فرمانے اور انکی عزت وحرمت مین از حد مبالغہ کرتے تھے مگر حضرت شیخ بھی اتنا ادب کرتے تھے کہ ہم لوگون مین سے کسی کو یہ بات میسر نہ تھی اسی سے وہ اورون سے پہلے کامیاب ہوئے ایک دن کا ذکر ہے کہ مجھے حضرت خواجہ نے آپ کے پاس بھیجا کہ انھین بلا لاؤ۔ جب مین آپکے پاس آیا اور کہا کہ حضرت پیر دستگیر آپ کو بلاتے ہین تو اس بات کے سنتے ہی آپکے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور ہوائیان اڑنے لگین اور یہ حالت ہوگئی کہ جیسے کوئی خوف زدہ

حضرت مجددؒ کا عزلت کے بعد پھر افاضہ طلاب کے لیے دروازہ کھولنا۔

حضرت مجددؒ کا بار دیگر حضرت خواجہ رح کی خدمت مین دہلی آنا۔

ہوتا ہے اور نہایت اضطراب واقع ہوگیا اور سارے بدن پر رعشہ پڑگیا اور کپکپانے لگے
میں نے اپنے جی میں کہا سبحان اللہ وہ جو ہم سُنا کرتے ہیں ۔ نزدیکان رابیش بود حیرانی ۔ تو وہ
ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ۔ انتہےٰ حضرت شیخ اپنے رسالہ مبداؤ معاد میں خود لکھتے ہیں کہ

حضرت خواجہؒ کی خدمت میں چار شخص ممیز تھے

چہار کس بودیم در ملازمت حضرت خواجہ خود کہ بیش مردم درمیان سائر یاران امتیازی
داشتیم و ہر کدام مارا نسبت بحضرت خواجہ قدس سرہٗ اعتقاد علیحدہ بود و معاملہ جدا
این فقیر بتیقین می دانست کہ مثل این صحبت و اجتماع و مانند آن تربیت و ارشاد بعد
زمان آن سرور علیہ و علےٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات ہرگز بوجود نیامدہ است شکر
این نعمت بجا می باید آورد کہ اگرچہ بشرف صحبت خیر البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام
مشرف نشدیم بارے از سعادت این صحبت محروم نماندیم و ہر کدام را باندازۂ اعتقاد
بہرہ رسید ۔ انتہےٰ کلامہ

یعنی ہم چار شخص تھے کہ جو اور یاروں میں ممیز تھے اور ہر ایک کو حضرت خواجہ سے نسبت و اعتقاد
جُدا گانہ تھا اور معاملہ بھی جُدا تھا یہ فقیر بیقینی یہ بات جانتا تھا کہ اس جیسی صحبت اور تربیت و ارشاد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد سے عالم ظاہر نہیں ہوئی اگرچہ ہم شرف صحبت خیر البشر
علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے مشرف نہوسئے مگر اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہم اس صحبت کی
سعادت سے محروم نہ رہے اور ہر شخص کو اپنے اعتقاد کے موافق حصہ مل گیا ۔

حضرت خواجہؒ کارخانۂ ارشاد حضرت مجدد کے حوالے فرمادیا ۔

غرضکہ حضرت خواجہ نے کارخانۂ ارشاد کو آپ کے حوالے فرما کر طالبوں کی تربیت آپ سے متعلق
کردی اور ایک مدت تک حضرت شیخ جناب خواجہ علیہ الرحمتہ کے قدوم میمنت لزوم میں رہے
پھر اپنے وطن مالوف کی طرف مراجعت فرما ہوئے اور افاضات سالکان الی اللہ میں مشغول
ہو گئے جو کچھ ترقیات اور حالات مریدین اور پیربھائیوں کے ہوتے اُسے بزبان قلم حضرت
خواجہ سے عرض کرتے ۔ چنانچہ بعض عرایض جو آپ نے حضرت خواجہ رحؒ کی خدمت میں بھیجے ہیں
یہاں بھی انشاء اللہ تعالےٰ درج کیے جائیں گے اور جسے تفصیل کے ساتھ دیکھنے کا شوق ہو
وہ عنوان دفتر اوّل مکتوبات قدسی آیات کو ملاحظہ فرمائے ۔
اور اسی طرح حضرت خواجہ بزرگوار غائبانہ اُن یاروں کا احوال دریافت فرماتے کہ جو آپ کے

پاس دہلی مین رہتے تھے اور فرماتے کہ توجہ کرکے ہر ایک کی ترقیات وقابلیات معلوم کرکے سر ہند سے انھین لکھو۔ ایک دن آپ کے ایک خاص یارون مین سے حضرت خواجہ سے بتضرع عرض کرنے لگا کہ حضرت توجہات اور عنایات خاصہ اس عاجز پر فرمائیے تو حضرت خواجہ فرمانے لگے کہ ابکی مرتبہ جب شیخ احمد آئین گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم تمہاری طرف سے کہدینگے وہ تمہارے حق مین توجہات خاصہ ضرور فرمائین گے اور تھوڑے ہی دنون مین تمھین مقامات عالیہ پر پہونچا دین گے۔ اور ایسے ہی دقائق علوم طریق اور درجات مقامات بعض ارباب معرفت آپ دریافت فرماتے رہے ہین اور جو کچھ اس باب مین آپ نے معروض کیا حضرت خواجہ نے اُسے پسند فرمایا ہے اور یہ مکتوبات حضرت خواجۂ عالیشان قدس سرہٗ نے آپ کو لکھا ہے اور بروایت خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ کہ مین نے بے واسطہ خط شریف سے نقل کیا ہے۔ ان مطالب کا شاہد ہے اور وہ مکتوب شریف یہ ہے۔

حضرت خواجہ کا مکتوب حضرت شیخ احمد کے نام

ہو مسند ارشاد واسع و انور باد۔ مسودۂ رسالہ کہ در طریقۂ خواجگان تمام شدہ خواجہ برہان بحل البصر شتاقان گردانیدند حمداً للہ سبحانہ والمنۃ بغایت عالی ست و لطیف لیکن بخاطرمے رسد کہ التماس نمودہ آید کہ قدرے از احوال حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ تفتیش فرمایند شاید کہ امور دیگر ہم ظاہر شود ہمان روز کہ بمطالعۂ آن لطیفہ غیبیہ مشرف شد در اثنائے نعاس خاطرے آمد کہ دست چپ یعنی عالم ارواح بایشان تعلق دارد چون حاضر شد بجہت ضعف حافظہ متردد گشت کہ مشار الیہ کہ بود لیکن ظنِ غالب آن بود کہ اشارہ بحضرت خواجہ بود۔ یکے در طبقۂ ائمہ دیدہ شود ممکن کہ چیز ہا ظاہر گردد۔ دیگر از سخنان ایشان معنی عصمتے مفہوم میشود و این نیز از بعض خوابہا دریافتہ شدہ کہ ایشان بحسب خلقت نہایت در بدایت مندرج مخلوق شدہ اند چہ عجب اگر فوق نقطۂ علم در زیر مقام وحدت علیا کہ قابلیت مطلقہ است مخلوق باشند یکی کرم نمودہ آنجا ہم دیدہ شود۔ ایضاً در مقام حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نظر بیندازند کہ داخل آن مقام شدہ بہ نزول آمدہ اند یا از راہ دیگر بکنار آمدہ اند شاید کہ مخلوقیۃ فوق نقطہ بسبب عدم تقرر دران مقام شدہ باشد بارے البتہ عنایت نمایند و نیک تفتیش

www.mujaddidway.com

نمایند کہ خیلے خاطر نگران ست۔ التماس دیگر آنکہ درباب فنای بشریت نیز توجہی فرمایند کہ از غیر مقام فنائے فی اللہ نیز مقامی دارد یا منحصر ست در داخل شدن بہمین مقام از جملہ جماعتے کہ در فوق این مقام مخلوق شدہ اند ظاہر اینست کہ ہمچنان محفوظ باشند و حاجت بکسب در ظہور فنائے بشریت نہ داشتہ باشند و ایضاً در جماعتی کہ در زیر ہمان مقام وحدت محو شدہ باشند و اگرچہ از راہ جذبہ قیومیت یا غیر آن رفتہ باشد نیز از عود لوجود بشریت محفوظ باشند۔ ایضاً یک نظرے درخانہ جبروت کہ مقام انبیار است صلوٰۃ الرحمٰن علےٰ نبینا وعلیہم نیز بکنند کہ در آنجا نیز مقامے خواہد بود کہ از عود مذکور امین گرداند۔ ایضاً در مقام فنائے فی اللہ نیز نظری بفرمایند کہ شاید غیر از ین راہ ظاہر تفصیل راہ دیگری ہم داشتہ باشد و بعض ازین عزیزان ازان راہ داخل شدہ باشند باقی احوال آن متوقف ایشان را بہتر معلوم ست چہ نویسم چندان اسامی و علامات مقامات مارا معلوم نیست تغیرات را چہ نوع توان نوشت انشاء اللہ آنچہ مرضی ست ہمان شود محمد صادق و جمیع برادران داعزہ نیاز مندی قبول نمایند۔

مولانا محمد ہاشم رح نے دو مکتوب اور بھی لکھے ہیں وہ بھی یہاں درج کیے جاتے ہیں:-

حضرت خواجہ کا دوسرا مکتوب

ہو۔ حق سبحانہ باعلے مرتبۂ الکمال برساناد۔ وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ تکلفے نیست آنچہ حقیقت حال ست نوشتہ مے شود۔ پیر انصاری قدس سرہٗ میفرمود من مرید خرقانی ام لیکن اگر خرقانی درین وقت میبود باوجود پیریش مریدی من می کرد ہر گاہ صفت آن بے صفتان این باشد گرفتاران آثار صفات چرا جان فدائے لوازم طلبگاری نکنند و از ہر کجا بوئی بمشام ایشان رسد در پے آن نروند اکنون تأمل و اہمال ما نہ از استغنار و بے نیازی ست موقوف باشارتست ؎

گر طمع خواہد ز من سلطان دین　　خاک بر فرق قناعت بعد ازین

بارے نسخۂ حال و ارادہ ما اینست خدای عزوجل بر آنچہ مے باید مہتدی گرداناد۔ و از عجب و پندار مخلصی بخشاد بقیۃ المقصود جناب سیادت مآب امیر صالح نیشاپوری سلمہ اللہ اظہار طلب نمودند چون وقت مقتضے این نبود تضیع اوقات ایشان را دادن

از مسلمانی نمود - لاجرم بصحبت شما فرستاده شد انشاء اللہ بقدر استعداد بہرہ مند .
گردند و توجہ لطف کامل یابند والدعا -

ہو - اللہ تعالے فقرا و مساکین ودرماندہ را از برکات برگزیدگان بہرہ مانی برساناد - مدتی ست کہ عرض نیازمندی بدرگاہ ولایت نہ کردہ ام آرے این یک کلمہ را قاصدان صادق حامل مے توانند شد - الحمد للہ این قسم خود صورت می بندد دیگر چہ نویسم سخن درویشان بحضرت شما نوشتن بغایت بی شرمی ست حکایت او ضلع صوریہ بسیار بیجا - العرض مارا حد خودے باید دانست واز فضول احتراز باید کرد والدعا -

حضرت خواجہ کا آخیر المکتوب

سبحان اللہ سبحان اللہ کیسے پیر اور کیسے مرید حیرت کا مقام ہے یہ عجز و تواضع جوان مریدا ور پیر مین پایا جاتا ہے کم کسی سے ظہور مین آیا ہے اور بہت ہی کم سُنا گیا ہے حضرت خواجہ کی جو عنایت اس خلیفہ بزرگ پر ہوئی ہے ایسی کسی پر نہین ہوئی - اور جو مدح و ثنا آپ کی کسی مرید کی نہین کی چنانچہ وہ الفاظ جو حضرت خواجہ بزرگوار نے مختلف اوقات میں آپ کے حق مین فرمائے ہین اتنے ہین کہ بیان نہین کیئے جا سکتے مگر اُن مین سے معدودے چند درج ذیل کیئے جاتے ہین -

الفاظ مدحیہ خواجہ بزرگوار بہ حق حضرت شیخ رح

امروز در زیر فلک ازین طائفہ علیہ چون ایشان نیست - ایشان از کمل مرادان ومحبوبان اند - ایشان قطب اند - بعد از صحابہ و کمل تابعین ومجتہدین چون ایشان معدودے چند از اخص الخواص بنظر درمے آیند - ما درین سہ چہار سال شیخی نکردیم چند روز بازی کردیم اما الحمد للہ والمنۃ کہ این بازی ما و این دکان پرداری ما بیفائدہ نشدہ کہ چون ایشانے بروے کار آمد -

اور حضرت محمد ہاشم صاحب زبدۃ المقامات خود حضرت شیخ رح سے روایت کرتے ہین کہ ہماری خواجہ قدس سرہٗ کی سرگرمی طالبون کی تربیت مین جب ہی تک زیادہ رہی جب تک میرا معاملہ انتہا کو نہ پہونچا تھا جب آپ میرے کام سے فارغ ہوگئے تو مشیخت سے ہاتھ کھینچ لیا اور سارے طالبون کو میرے حوالے کر دیا اور فرمادیا کہ یہ تخم ہم سمرقند اور بخارا سے لائے اور اس زمین برکت آئین ہند مین بویا -

تیسری مرتبہ حضرت مجدد [illegible] پیر بزرگوار کی خدمت [illegible] آنا اور انکو بیمار پانا [illegible] پھر بیمار حضرت خواجہ [illegible]

تیسرے سفر مین جب حضرت شیخ ہند سے حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی ملازمت مین آئے تو

تو حضرت خواجہ قبلہ کو بہت بیمار پایا۔ اور زندگی کی امید کم پائی گئی۔ حضرت خواجہ نے اپنے فرزند خواجہ عبید اللہ اور خواجہ محمد عبد اللہ کو جو اُس وقت شیر خوار تھے بلا کر حضرت شیخ سے اُنکے حق مین توجہ کی نسبت فرمایا چنانچہ آپ نے بموجب ارشاد پیر بزرگوار بار ہا پیرزادون کے حق مین توجہات عالیہ فرمائین چنانچہ اس کا اثر دونون صاحبزادون مین ظاہر ہوا۔ پھر آپ تھوڑے دنون قیام کر کے سرہند تشریف لے گئے مگر پھر آپ کو حضرت خواجہ کی ملاقات میسر نہوئی۔ چند روز تو آپ وطن ہی مین رہے اور پھر بامر و اشارت حضرۃ خواجہ۔ آپ لاہور تشریف لے گئے وہان کے سب چھوٹے بڑون نے آپکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور آپ کی تشریف آوری کو نہایت غنیمت جانا اور عام و خاص سے بہت سے لوگ سلسلے مین داخل ہوئے اور صحبت گرم ہوئی اور حلقہ و شغل و مراقبہ خوب ہونے لگا۔

صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہین کہ مولانا جمال تلوی رحمہ اللہ کے شاگردون مین سے ایک فاضل شخص نے مجھسے بیان کیا کہ لاہور مین ہمارے مولانا نہایت اخلاص و نیازمندی کے ساتھ ہمارے شیخ کی خدمت مین جایا کرتے تھے ایک دن جب مولانا اُس گرامی صحبت سے اُٹھنے لگے تو حضرت شیخ نے چاہا کہ مولانا کی مشایعت کے لئے چند قدم چلین تو مولانا نے آپکی نعلین مبارک اُٹھا کر آپکے قدمون کے آگے رکھدین مولانا کے شاگرد کو اس قدر افراط تواضع نہایت ہی گران گذری چونکہ ہمارا اعتقاد مولانا کے حق مین بہت بڑھا ہوا تھا اور از روئے ورع و تقویٰ اور صفائی باطنی بھی اُن سے کم نہ سمجھتے تھے۔ جب مولانا باہر تشریف لائے تو ہم شاگردون نے گستاخی کر کے عرض کیا کہ حضرت آپ جیسے شخص کو اس قدر تواضع اور تذلل کرنے کی کیا وجہ ہے تو اُنھون نے فرمایا کہ یہ حضرت ممتاز باللہ اور محرمان اسرار لی مع اللہ سے ہین ان کا اکرام و احترام ہم لوگون پر لازم ہے تم لوگ مجھے اس باب مین معذور رکھو اور ایک اور شخص جو مولانا مذکور سے نسبت شاگردی اور ہمسائگی رکھتے تھے اس عاجز[۵۱] سے کہنے لگے کہ اُنھین دنون مین جب کہ حضرت لاہور تشریف لے گئے تھے تو مولانا جمال آپ کی فیض صحبت سے بہرہ ور ہوا کرتے تھے ایک دن خلوۃ مین مولانا نے حضرت سے پوچھا کہ حضرت آپ تو ماہر علوم ظاہری و باطنی ہین مسئلہ وحدۃ الوجود جو بظاہر شرع سے چندان موافقت نہین رکھتا اور بہت سے اولیاء کاملین اسی مسئلہ پر ہین آپکے نزدیک اسکی

مولانا جمال تلوی کا حضرت مجدد سے فیضیاب ہو[نا]

۵۱ یعنی مولانا محمد ہاشم کشمی سے کہ یہ اُنھین کی روایت چلی آرہی ہے ۱۲ م

اصلیت کیا ہے حضرت نے چند کلمے مولانا کے کان مین کچھ ایسے فرما دیئے کہ مولانا کی آنکھ سے آنسو بہنے لگے اور بشرہ مین آپ کے تغیر واقع ہو گیا اور دیر تک ران پر ہاتھ مارتے رہے - پھر بالجملہ تمام رخصت ہوئے کسیکو یہ بات معلوم نہوئی کہ آپنے زبان گوہر فشان سے کیا فرما دیا اور مولانا کے گوش ہوش نے کیا سُنا - ؎

ندانم چہ گفتی چہ انگیختی ۔ کہ گفتی واز دیدہ خون ریختی

اس قضیہ اور نسبت توحیدی کی تقریب مین حضرت کے ایک مخلص نے آپکی زبانی یہ بھی نقل کیا کہ حضرت فرماتے تھے کہ ابتدائی غلبات نسبت احاطہ و سریان و معیت مین ایک دن ایک شخص نے جو میرے سامنے قلم پر قط لگایا تو میری انگلی کٹ گئی خلاصہ یہ ہے کہ حضرت لاہور کے علما و فضلا کے ساتھ سرگرم صحبت اور سرگرم افادہ طلبا رہتے تھے کہ یکایک حضرت خواجہ بزرگوار کے انتقال کی خبر آپکے گوش مبارک مین پہونچی تو آپ کو بڑا صدمہ ہوا اور اُسی وقت دہلی آنے کا ارادہ کیا اور سب سے رخصت ہو کر جانب دہلی متوجہ ہوئے۔

بعض عرائض حضرت شیخ تعالیٰ خدمت سراپا برکت خواجہ صفا کیشان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمہ

واضح ہو کہ یہان پر بعض تو پوری عرضیان لکھدی گئی ہین اور بعض عرائض کے فقرے اخذ کر کے بجنسہ نقل کر دیئے ہین کہ کتاب مین طوالت واقع نہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - کمترین بندگان احمد بدرگاہ عرض می رساند وحسب الامر الشریف گستاخی می نماید و احوال پریشان را معروض میدارد کہ در اثنا راہ آنقدر تجلی اسم الظاہر متجلی گشت کہ در جمیع اشیا تجلی خاص علیحدہ ظاہر گشت علی الخصوص در کسوت نسار بلکہ در اجزا آنہا جدا جدا و آنقدر منقاد این طائفہ گشتم کہ چہ عرض نمایم کہ درین انقیاد مضطر بودم و ظہوری کہ درین کسوت بودہ در ہیچ جا نبودہ خصوصیات لطائف و محسنات عجائب کہ درین لباس می نمودہ از ہیچ مظہرے ظاہر نشدہ پیش ایشان تمام گداختہ آب شدہ می رفتم و ہمچنین در ہر طعامی و شرابی و کسوتی جدا جدا متجلی شد لطافتے و

حسنے کہ در طعام لذیذ پر تکلف بود در ماورای آن نبود در آب شیرین تا آب غیر شیرین ہمین
تفاوت بود بلکہ در لذیذ و شیرین یک خصوصیت کمال علی تفاوت الدرجات جدا جدا بود
خصوصیات این تجلی تحریرا بعرض نمے تواند رسانید اگر در ملازمت علیہ می بود شاید
معروض مے داشت اما در اثنای این تجلیات آرزوی رفیق اعلی داشتم و باین ہا
مہما امکن متوجہ نمی شدم اما مغلوب بودم چارہ نبود درین اثناء معلوم شد کہ این تجلی
بآن نسبت تنزیہی جنگ ندارد باطن ہمچنان گرفتار آن نسبت است بظاہر اصلا ملتفت
نیست و ظاہر کہ از آن نسبت خالی و معطل بود باین تجلی مشرف ساختہ اند و ہمچنان یافتم
کہ باطن اصلا بہیچ بصر مبتلا نیست و از جملہ معلومات و ظہورات معرض است و ظاہر کہ
متوجہ کثرت و اثنینیت بود باین تجلی مستعد گشتہ است بعد از آن چندگاہ این تجلیات
رو بخفا آوردند و ہمان نسبت حیرت و نادانی حال خود ماند و صارت تلک التجلیات
کان لم یکن شیئا مذکورا و بعد از ان یک فنای خاص رو داد و ہمان کہ آن تعین علمی
کہ بعد از عود یقین پیدا شدہ بود درین فنا گم شدہ بود شبہے از منظان آن نماندہ درین
وقت آثار اسلام و علامات انہدام معالم شرک و کفر بظہور آمدن گرفت و ہمچنین دید قصور
احوال و متہم داشتن نیات و خواطر نیز بالجملہ امارات عبودیت و نیستی از ان ظاہر گشتہ اند حق
سبحانہ و تعالی ببرکت توجہ حضرت ایشان بہ حقیقت بندگی رسانند ہما عرضداشت کمترین
بندگان احمد بندہ عرض مے رساند کہ از تقصیرات خود چہ عرض نماید ما شاء اللہ کان
وما لم یشأ لم یکن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم علوم کہ تعلق بمقام فنا
فی اللہ و البقاء باللہ داشتند حق سبحانہ بعنایت خود منکشف ساخت و ہمچنین معلوم کرد کہ وجہ
خاص ہر شی چیست و سیر فی اللہ بچہ معنے است و تجلی ذاتی برقی چہ باشد محمدی المشرب کیست
و امثال آن و در ہر مقام لوازم و ضروریات آن راہی نمایندہ می گذارند و کم چیزے ماندہ باشد
کہ اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم آن را نشان دادہ اند در راہ فنا گذارند و نمایند
قبل من قبل بلا علۃ ہمچنانکہ ذوات اشیاء را مجعول مے داند اصل قابلیات
و استعدادات را نیز مجعول و مصنوع مے داند او سبحانہ محکوم قابلیات نیست و نشاید

www.mujaddidway.com

که چیزے بروی حاکم باشد زیاده گستاخی ننمود ع بنده باید که حد خود داند **منها** در عریضه رقم
نموده چندین مرتبه از برای دفع بعض امراض توجه کرده شد واثر آن ظاهر گشت و همچنین
احوال بعضے مدتے که از عالم برزخیت ظاهر شده بود و نیز تا از برائے دفع آلام و شدائد آنها
توجه کرده شده اما حالا قدرت بر توجه نمانده است که بر هیچ چیز خود را جمع نمیتوانم ساخت
بعض شدائد از مردم بر فقیر گذشت ستمها نمودند و جمع کثیر از متعلقات اینجانب را بناحق
ویران ساختند و جلاوطن نمودند اصلا بخاطر غبار کلفت راه نیافت چه جائے آنکه بد آنها
بخاطر گذرد و **منها** هم درین عریضه است که چنانکه سابقاً تعلق ارادت بمرادات بر طرف
شده بود لیکن اصل ارادت مانده بود چنانچه معروض داشته بود الحال ارادت هم از بیخ
بر آمد و حیثیة لا مراد و لا ارادة در صورت این فنا نیز در نظر آمد و بعضے علوم که مناسب این
مقام بوده فائض گشت چون در تحریر آن علوم بواسطه وقت و غموض تعسرے بود لاجرم
عنان قلم را از تحریر آن گردانیده و در وقت تحقیق این فنا و افاضه علوم یک نظر خاص
در ماورای وحدت پیدا شده هر چند مقرر است که در ماورای وحدت نظری نیست بلکه
هیچ نسبتے نیست اما آنچه میاید بمعروض می دارد تا زمانیکه بیقین نه پیوست بر نوشتن
جرأت ننمود و هیچ شبه دران راه نمی یابد هر چند در نظر وحدت است و نه وراے
آن و هیچ مقامے که بعنوان حقیقت بداند تا حق را وراے آن داند حیرت و جهل همان
صرافت ست و ازین دید هیچ تفاوتے نشده نمیدانم چه عرض نمایم همه تناقض در
تناقض است در گفت نمی آید حالے بے شبه محقق است اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ
اِلَی اللّٰهِ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا وَّ فِعْلًا حَاضِرًا وَّ نَاظِرًا و ایضاً این زمان
چنان معلوم گشت که سابقاً آنچه ازین صفات می دانستم فی الحقیقت فنا از خصوصیت
صفات و ما بالامتیاز آنها بوده که در ضمن وحدت مندرج شده بودند و خصوصیات
زائل گشته الحال اصل صفات وَلَوْ کَانَتْ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِنْدِمَاجِ وَالْاِنْدِرَاجِ
نیز بر طرف شده قهرمان احدیت هیچ چیز را نگذاشته تمیزے که از مرتبه علم اجمالی یا
تفصیلی حاصل شده بود نماند و تمام نظر بر خارج آمده کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَهٗ

شئ الآن کما کان این زمان مطابق حال گشته وسابقاً علم مضمون این حدیث بوده منها از عنایات خداوندی جل وعلی اکه ببرکت توجہات علیہ حضرت ایشان علی التواتر والتوالی فائض وواردند چہ عرض نماید ؎

من آن خاکم کہ ابرے نوبہاری 	کند از لطف برمن قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم 	چو سوسن شکر لطفش کے توانم

ہر چند اظہار این قسم احوال موجب جرأت وگستاخی ست وشعر افتخار ومباہات ؎

ولے چون شہ مرا برداشت ازخاک 	سزد گر بگذرانم سر ز افلاک

ابتداء عالم صحو وبقا از او اخر ماہ ربیع الآخر است وتا حال بقاء خاص در ہر یک مدتی مشرف میسازند ابتداء از تجلی ذاتی حضرت شیخ محی الدین ست قدس سرہٗ در صحو می آیند باز بسکری برند ودر نزول وعروج علوم غریبہ ومعارف عجیبہ افاضہ میفرمایند وباحسان وشہود خاص در ہر مرتبہ کہ مناسب بقای آن مقام ست مشرف میسازند بتاریخ ششم ماہ مبارک رمضان بقای مشرف ساختند وا صالی میسر شد کہ چہ عرض نماید می داند کہ نہایت استعداد تا آنجا بودہ ووصلی کہ مناسب حال بود ہم اینجا میسر گشت ہر چند فنا اتم باشد بقای مرتب بران اکمل خواہد بود وہر چند بقا اکمل باشد صحو بیشتر خواہد بود وہر چند صحو بیشتر افاضہ علوم موافق شریعت غرامی افتد چہ کمال صحو انبیا را بود علیہم الصلوٰۃ والسلام معارفی کہ از ایشان سرزدہ شرائع ست وعقائدے کہ در ذات وصفات بیان فرمودہ اندو مخالفت ظاہر آن از بقیہ سکر است الحال معارفی کہ باین کمینہ فائض اند اکثر تفصیل معارف شرعیہ است وبیان آنہا وعلم استدلالی کشفی واضح مے گردد ومجمل مفصل میشود ع

گر بگویم شرح این بیحد شود 	مے ترسم کہ مبادا منجر بگستاخی شود

بندہ باید کہ خود داند مرشد علی الاطلاق جل شانہٗ ببرکت توجہات علیہ بہر دو طریق جذبہ سلوک تربیت فرمودہ وبہر دو صفت جمال وجلال مربی ساخت حالا جمال عین جلال است وجلال عین جمال علامت این تربیت متحقق شدن است بمحبت ذاتی پیش از تحقق آن امکان ندارد ومحبت ذاتیہ علامت فنا است وفنا عبارت از نسیان ماسوی ست پس

تا زمانی که علوم بتمام از ساحت سینه رفته نشود و بجهل مطلق متحقق نشود از فنا بهره ندارد و این حیرت و جهل دائمی است امکان زوال ندارد نه آنست که گاهی حاصل شود و گاهی زائل گردد غایت ما فی الباب پیش از بقا جهالت محض است و بعد از بقا جهالت و علم باهم جمع در عین نادانی بشعور است و در عین حیرت بحضور که این موطن حق الیقین است که علم و عین حجاب یکدیگر نیستند و علمی که پیش از جهالت حاصل شود از حیز اعتبار خارج است با وجود آن اگر علم است در خود است و اگر شهود است هم از خود و اگر معرفت است با حیرت نیز در خود است تا زمانی که نظر در برون است بی حاصل است اگرچه در خود نظر داشته باشد از نظر بیرون بالکل منقطع می باید شود که حضرت خواجه بزرگ قدس الله سره می فرمایند که اهل الله بعد از فنا و بقا هرچه می بینند در خود می بینند و هرچه می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است از اینجا هم صریحاً معلوم می شود که شهود و معرفت و حیرت در نفس است در بیرون هیچ کدام اینها نیست تا زمانی که یکی ازین ثلثه در بیرون است اگرچه در خود بود از فنا بهره ندارد فکیف البقا - نهایة مرتبه در فنا و بقا اینست و این فنا مطلق است و مطلق فنا دیگر است و بقا باندازه فنا است لهذا البعض از اهل الله بعد از تحقیق بفنا و بقا در بیرون نیز شهود داشته اند اما نسبت این عزیزان فوق همه نسبتها است ؎

نه هر که سر بتراشد قلندری داند نه هر که آئینه دارد سکندری داند

این نسبت حضرت خواجه عبدالخالق است و متمم و مکمل آن حضرت خواجه خواجها حضرت خواجه بهاء الحق والدین است المعروف به نقشبند قدس سرهما عجب کاری است اولاً هر بلا و مصیبت که واقع می شد باعث سرور و فرحت میشد و هل من مزید می گفت و هر چه از امتعه دنیویه کم میشد خوش می آمد و این قسم را آرزو میکرد حالا که بعالم اسباب فرود آورده اند و نظر بر عجز و افتقار خود افتاده اگر اندک ضرری لاحق میشود در اول دهله نوعی از حزن روی می دهد هرچند بسرعت زائل میشود و هیچ نماند و همچنین اگر پیش ازین دعا می کرد از برای رفع بلا و مصیبت مقصود از دعا رفع آن نبود بلکه امتثال امر ادعونی بود حالا مقصود هم رفع بلیه و مصائب است و خوف و حیرانی که زائل شده بودند باز رجوع کردند و معلوم شد که آن

از سکر بود و در صحو هر چه عوام الناس را هست از عجز و افتقار و خوف و حزن و غم و شادی در ابتدا ارکه مقصود از دعا رفع بلا نبود دل را این معنی خوش نمی آمد لیکن حال غالب بود بخاطر می گذشت که دعای انبیا از این قبیل نبود که حصول مراد نخواهند حالا که بآن حالت مشرف ساختند حقیقت کار را واضح گردانیدند معلوم شد که دعاهای انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات از سر عجز و افتقار و خوف و حزن بوده نه مجرد امتثال امر بعض امور که روی دهد بحسب امرگاه بعرض آن گستاخی بنماید مخفا هرچه آن از مسئله وحدت وجود و لوازیع آن گفته اند در اوائل حال بآن مشرف ساختند و شهود احدیت در کثرت میسر شد از ان مقام بدرجات بالا بردند و انواع علوم درین ضمن افاده فرمودند اما مصداق این مقامات و معارف از کلام قوم صریحاً یافته نمی شود و اشارات و رموز اجمالیه در کلام الشریف بعضے از بزرگان هست لیکن گواه عدل بر صحت آنها موافقت ظاهر شریعت غرا اند و هیچ موافقت بحکما و اصل معقوله آنها ندارند بلکه از علمای اسلام جماعت که مخالفت باهلسنت دارند با اصول آنها نیز موافق نیست استطاعت مع الفعل منکشف شده است پیش از فعل قدرتے ندارد و قدرت بمقار فعل می بخشند و تکلیف بر سلامت اسباب و اعضا پندارند کما قرره علماء اهل السنة و درین مقام بود ابر قدم حضرت خواجه نقشبند قدس الله سره الاقدس ے یابد ایشان درین مقام بوده اند و حضرت خواجه علاء الدین راقدس سره نیز ازین مقام نصیبے هست و از بزرگان این سلسله علیه حضرت خواجه عبد الخالق اند قدس الله تعالیٰ سره الاقدس در مشائخ ما تقدم حضرت خواجه معروف کرخی و امام داؤد طائی و خواجه حسن بصری و حبیب عجمی قدس الله تعالیٰ اسرارہم المقدس حاصل این همه کمال بعد یگانگی است کار از معالجه گذشته است تا زمانی که حجب مسدود بوده اند سعی و اهتمام گنجایش رفع آنها داشت اکنون بزرگی او حجاب اوست ع
فَلَا طَبِيبَ لَهَا وَلَا رَاقِي آه مگر کمال بیگانگی و بے مناسبتی را وصل و اتصال نام نهاده اند هیهات هیهات همان بیت یوسف زلیخا موافق حال ست ؎

در افگنده وقت این آوازه است ... کزو بر دست و فنگویان لو د پوست

شهود کجاست و شاهد کیست و شهود چیست ع خلق را روی کے نماید آدم مالِلتراب

وَرَبِّ الْاَرْبَابِ تو درا بندۂ مخلوق غیر مقدور میداند و ہمچنین تمام عالم را و خالق و قادر حق را عز و جل می داند غیر این ہیچ نیست اثبات نمی کند غیبت و مراقبت خود کجا ع در کدام آئینہ در آید او منتہا مدعے تست کہ از احوال خدمۂ عتبۂ علیہ اطلاع ندارد نگرانست ہ

ہیچ نیست اگر زندہ شود جان عزیز   چون از ان خضر جدا ماندہ بپیامی ببرد

می داند کہ شایانِ دولت حضور نیست ع این بسکہ رسد ز دور بانگِ جرسم۔ عجائب کارہا است نہایت بعد را قرب نامیدہ اند و غایت فراق را وصل گفتہ اند گویا فی الحقیقت در ضمن این اشارہ نفی قرب و وصال کردہ اند ہ

کیف الوصول الی سعاد و دونہا   قلل الجبال و دونہن حتوف

پس حزن ابدی و فکر دائمی لاجرم دامن گیر آید مرادان نیز آخر الامر بارادہ مرید باید شد و محبوب را بمحبت محب می باید گشت آن سرور دین علیہ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَکْمَلُہَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَفْضَلُہَا باوجود مقام مراتب و محبوبیت از محبین آمد و از مریدین گشت لاجرم از حال او خبر دادند کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلُ الْحُزْنِ دَائِمُ الْفِکْرِ و آن سرور فرمودہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ محبان بار محبت توانند کشید محبوبان را تحمل این بار دشوار است این قصہ پایانی ندارد ع قصۃ العشق لا انفصام لہا منتہا چون حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از برکت توجہات علیہ از رقیت احوال محرر ساخت و از تلوین بہ تمکین مشرف گردانیدہ حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد از وصل جز ہجر و از قرب جز بعد حاصل نشد و از معرفت جز بہ کثرت و از علم جز جہل نیفزود لاجرم در عرضداشت ہا توقف واقع شد عجب آنست کہ حالا بحق نیستی مشرف ساختہ اند کہ دران موطن علم و عین حجاب یک دیگر نیستند و مناد و نقادان جمع اند در عین حیرت و بی نشانی علم و شعور ست و نفس غیبت حضور ست باوجود علم و معرفت جز از دیاد جہل دیگر نیست ع عجب اینست کہ من واصل و سرگردانم۔ اللّٰہ تعالیٰ بمحض عنایت بغایت خویش در مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشتہ است فوق مقام ولایت مقام شہادت است و نسبت ولایت بشہادت نسبت تجلی صوری بتجلی ذاتی ست بَلْ بُعْدُ مَا بَیْنَہُمَا اَکْثَرُ مِنْ بُعْدِ ہٰذَیْنِ التَّجَلِّیَیْنِ

وفوق مقام شہادت مقام صدیقیہ است وتفاوتی کہ میان این دو مقام است اَجَلُّ مِنْ اَنْ یُعَبَّرَ عَنْهُ بِعِبَارَةٍ وَاَعْظَمُ مِنْ اَنْ یُشَارَ اِلَیْهِ بِاِشَارَةٍ وفوق آن مقامی نیست اِلَّا النُّبُوَّةَ عَلٰی اَهْلِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ونشاید کہ میان صدیقیت ونبوۃ مقامے بودہ باشد بلکہ محالست واین حکم بمحالیت او بکشف صریح صحیح معلوم گشتہ وآنچہ بعضے از اہل اللہ واسطہ میان این دو مقام ثابت کردہ اند وبقربت نامیدہ اند بآن نیز مشرف ساختند وبر حقیقت آن مقام اطلاع دادند بعد از توجہ بسیار وتضرع بیشمار اولاً ہمان طور کہ بعضے اکابر فرمودہ اند ظاہر شد آخر الامر حقیقت را معلوم فرمودند آری حصول آن مقام بعد حصول مقام صدیقیہ ست در وقت عروج اما واسطہ بودن محل تامل است بعد از ملازمت حضوری انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت را بتفصیل عرض خواہد کرد آن مقام بس عالی ست در منازل عروج فوق آن مقامی معلوم نیست در بدایت وجود بر ذات جل وعلا درین مقام ظاہر میشود چنانکہ مقرر علماء اہل حق ست شَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَعْیَهُمْ وانجا وجود ہم در راہ میماند وفوق آن عروج واقع میشود ابو المکارم رکن الدین شیخ علاء الدولہ در بعضے مصنفات خود میفرمایند وَفَوْقَ عَالَمِ الْوُجُوْدِ عَالَمُ الْمَلِكِ الْوَدُوْدِ مقام صدیقیہ از مقامات بقاست کہ رو بعالم دارد پایان تر از ان مقام مقام نبوۃ ست کہ فی الحقیقت بالاتر است وکمال صحو وبقاست مقام قرب لیاقت برزخیت این دو مقام ندارد کہ رویش بتنزیہ صرف است وتمام عروج ست شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ہر چہ استاد ازل گفت بگو می گویم

علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ را ضروریہ کشفیہ ساختہ اند واز نظریہ بضروریہ آوردہ اند شخصی از خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس پرسید کہ مقصود از سلوک چیست فرمودہ اند تا معرفت اجمالی تفصیلی شود واستدلالی کشفی گردد نفرمودند کہ علوم دیگر سوا آنہا حاصل شود آرے در راہ علوم ومعارف بسیار رو می دہند کہ از انہا میباید گذشت وتا مابہ النہایۃ کہ مقام صدیقیہ ست نرسد ازین علوم بہرہ نمے یابد فَیَا لَیْتَ شِعْرِیْ اِنَّ مِنْ اَهْلِ اللّٰهِ الْقَائِلِیْنَ بِحُصُوْلِ هٰذَا الْمَقَامِ الشَّرِیْفِ بِاَنْفُسِهِمْ وَلَیْسَ لَهُمْ مُنَاسَبَةٌ بِعُلُوْمِ

ھذا المقام ومعاملہ فیہ فما وجہہ وفوق کل ذی علمٍ علیم۔ وبر سر مسئلہ قضا وقدر نیز اطلاع دادند و آن را بہ نہجے اعلام فرمودند کہ بہ ہیچ وجہ با اصول ظاہر شریعت غرا مخالفت لازم نیاید و از نقص ایجاب وشائبہ جبر مبرا و منزہ است در ظہور مشابہ قمر لیلۃ البدر است عجب است کہ باوجود عدم مخالفت بہ اصول شریعت این مسئلہ را چرا پوشیدہ داشتہ اند اگر شائبہ مخالفت می داشت اخفا و ستر مناسب بود لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ ؎

کرا زہرہ آنکہ از بیم تو کشاید زبان جز بہ تسلیم تو

وعلوم و معارف در رنگ نیسان میریزند کہ قوت مدرکہ از تحمل آن عاجز می شود و قوت مدرکہ مجرد و تعبیر ست لَا یَحْمِلُ عَطَایَا الْمَلِكِ اِلَّا مَطَایَاہُ و اول شوق آن بود کہ این علوم غریبہ را در قید کتابت آوردہ شود اما توفیق نے یافت و از ین ہم در باز بود آخر الامر تسلی فرمودند کہ مقصود از افاضۂ آن علوم حصول ملکہ ہست و یاد کردن آن علوم چنانچہ طلبہ علوم تحصیل علوم برائے آن می کنند کہ ملکۂ مولویت بہم رسانند نہ آنکہ حفظ اصول صرف و نحو وغیرہا کنند انتہیٰ عبارتہ الشریفۃ رحمہ اللہ ورزقنا فہمہا

حضرت شیخ رح کا پیر بزرگوار کے انتقال کی خبر سن کر لاہور سے دہلی آنا اور پھر وطن کو مراجعت کرنا

حضرت لاہور ہی مین تھے کہ یکایک حضرت خواجۂ صفا کیشان خواجہ باقی باللہ رح کے انتقال پر ملال کی خبر آپ کو پہونچی آپ یہ خبر سنتے ہی لاہور سے دہلی آئے اور زیارت روضۂ انور سے مشرف ہوئے اور مخدوم زادون اور پیر بھائیون سے تعزیت پرسی کی آپ کے تشریف لانے سے ایک تسکین سی سب کو ہو گئی اور سب طالب تربیت وصحبت ہوئے آپ نے بھی بحکم وصیت پیر بزرگوار او بموجب التماس یاران دل افگار چند مدت وہان قیام فرمایا جیسا کہ سرگرمی حلقہ و مراقبہ کی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہٗ الاقدس کی حیات بابرکات مین تھی وہی سرگرمی از سر نو پھر تازگی پا گئی اور آثار توجہات اور انوار جذبات طالبون کے باطن مین جلوہ گر ہونے لگے کہ یکایک حاسدان مناع الخیر نے ایسا کچھ فساد اٹھایا کہ حضرت خواجہ کے مخلصون مین

حاسدان مناع الخیر کا فساد برپا کرنا اور حضرت مجدد رح کا سمجھانا اور بعض کی نسبتین سلب کرنا

www.mujaddidiway.com

طرح طرح کے شبہات ڈالدیئے جس سے وہ لوگ پراگندہ خاطر ہوگئے جب حضرت کو معلوم ہوا تو آپ نے اس طور پر ان لوگون کو سمجھایا کہ جس مین اخلاص و اتحاد کی ترقی اور پراگندگی دور ہو اور فائدہ رسان ہو مگر جب اُن لوگون نے نہ مانا اور آپ نے بھی جان لیا کہ میرا سمجھانا ان کو مفید نہ پڑا تو آپ نے بعض لوگون کی نسبتین سلب کرلین کہ شاید اس سے یہ لوگ متنبہ ہوجائین مگر جب اس سے بھی متنبہ نہوئے تو آپ نے وہان رہنا مناسب نہ سمجھا اور وہان سے رخصت ہو کر اپنے وطن مالوف مین آگئے ایک مدت کے بعد بعضے آپ کے پیر بھائی معذرت کرنے لگے حضرت نے نہایت کرم کے ساتھ عفو فرمایا۔ شیخ تاج الدین جو حضرت خواجہ کے رئیس الخدمت تھے اُن کے دل مین بھی حضرت کی طرف سے کچھ شکوک پیدا ہوگئے تھے جب وہ اپنے مکان پر آئے اور نسبت باطنی کی طرف متوجہ ہوئے تو اپنے مین اس نسبت کا بالکل اثر نہ پایا شیخ تاج جو اس بات سے بڑے گھبرائے اور بہت ہی متفکر ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے جس سے نسبت باطنی سلب ہوگئی شب و روز اسی تردد مین رہتے کہ کسی طرح یہ راز بستہ کھلے کہ ناگاہ ایک شب حالت نوم مین کیا دیکھتے ہین کہ جمیع اولیاء امت ایک مجلس مین جمع ہین اور حضرت شیخ بھی اس مجلس مین تشریف رکھتے ہین اولیاء امت سے ہر ایک شخص شیخ تاج سے یہ کہتا ہے کہ تم کُل اولیاء امت سے منکر ہو تم کو معلوم نہین تمہارا انکار کرنا تمہارے لئے خسران کا باعث ہے شیخ تاج یہ بات سُن کر بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ وہ کون کُل اولیاء امت ہین جن کا مین منکر ہون سب نے حضرت شیخ کی طرف اشارہ کیا شیخ نے جو دیکھا تو معلوم کیا کہ حضرت شیخ احمد صدر مجلس مین رونق افروز ہین شیخ تاج حضرت کی خدمت مین آئے اور تقصیر معاف کرائی اور حضرت نے معاف کیا۔ جب شیخ تاج بیدار ہوئے اور تائب ہو کر کمال تضرع و زاری کی اور اپنی نسبت باطنی کی طرف متوجہ ہوئے تو اُسے بحال پایا اس کے بعد ایک خط مولانا خیر پوری کو لکھا کہ اگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کو عریضہ لکھو تو میری طرف سے بھی لکھنا کہ آپ نے حالت واقعہ مین میری عفو تقصیر فرمائی ہے ظاہر مین بھی معاف فرماوین اور یاران دہلی سے کہدو کہ جو ان سے رجوع کر کے پھر گیا ہے وہ مرتد طریقہ ہے اور جس نے رجوع نہ کیا اور منحرف ہوا وہ بھی مرتد طریقہ ہے اور سلب ایمان کا اندیشہ ہے بوجہ پیر بھائی ہونے کے اتنا لکھدیا گیا ہے اور آگاہ کردیا گیا ہے۔ اسکے بعد شیخ تاج نے ایک عریضہ مین خود

شیخ تاج کا حالت نوم مین کُمل اولیاء امت کا معائنہ کرنا اور عفو تقصیر کرانا۔

حضرت شیخ کا عرس پر تشریف لانا اور سب کا قصور معاف کرنا

بھی اُس عفو تقصیر کی بابتہ لکھا ساری کیفیت درج کی اور جب حضرت شیخ خواجہ صاحب کے عرس مین تشریف لائے تو شیخ تاج اور سب یارون نے آپ کا استقبال کیا اور شہر مین لائے اور بالمشافہہ اپنے پیر بھایئون کی عفو تقصیر چاہی چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا۔ پھر حضرت کا یہ معمول ہوگیا کہ آپ ہر سال عُرس پر تشریف لاتے اور پھر وطن کو تشریف لیجاتے۔

حضرت شیخ کا سفر یا تو دہلی۔ آستان حضرت پیر بزرگوار تک یا آگرہ۔ یا لاہور یا اجمیر شریف یا آخر عمر مین بسبب مزاحمت سلطانی ہمراہ لشکر سلطان بعض شہرون مین آپ کا گذر ہوا اسکے سوا آپ نے کسی جگہہ کا سفر نہین کیا۔ اپنے وطن ہی مین مسند ارشاد پر رونق افروز رہے۔ اور مزاحمت سلطانی کی وجہ یہ آ کر پڑی کہ زمانہ اکبری مین ارباب شیعہ کا بہت زور ہوگیا تھا۔ شاہ جہانگیر کے تخت نشین ہونے کے بعد اُنکی بیوی نورجہان بیگم کی وجہ سے اس فرقہ کو اور بھی ترقی ہوگئی اور رفض اور بدعات کی رسمین جاری ہونے لگین حضرت کو جب اِن امور کی خبر ملتی تو فرماتے کہ جب تک بین اپنے نفس پر تکلیف نہ اُٹھاؤن گا دین کی تجدید کما حقہٗ نہو گی چنانچہ ردِّ روافض مین آپ برملا مکاتیب و رسائل تحریر فرماتے اور بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ اُنھین ساکت فرماتے چونکہ اُن لوگون کا کسیطرح بس نہ چل سکتا تھا اس لئے وہ دل ہی دل مین جلا کرتے اور موقع کے منتظر رہتے اُسی اثنار مین ایک موقع اُنھین یہ ہاتھ آیا کہ حضرت شیخ نے ایک عریضہ حضرت خواجہ کی خدمت مین بھیجا تھا کہ جس مین ذکر سیر و عروج مقامات سلوک درج تھا۔ راقم الحروف لکھتا ہے کہ اگرچہ وہ پورا عریضہ تو مکتوبات شریف کے دفتر اوّل مین درج ہے مگر اس موقع پر ناظرین کے ملاحظہ کے لیے جس قدر ضرورت ہے اُس عریضہ کی عبارت یہان بھی درج کیجاتی ہی کہ اس کے اکثر موقع دکھلانے کے ہین اور وہ یہ ہے۔

مزاحمت سلطانی بحضرت شیخ رح

ثانیاً معروض آنکہ در اثنائے ملاحظہ آن مقام مرۃ ثانیۃ مقامات دیگر بعضہا فوق بعض ظاہر شدند بعد از توجہ بہ نیاز و شکستگی چون بمقام فوق آن مقام ساکن رسیدہ شد معلوم شد کہ آن مقام ذی النورین ست وخلفائے دیگر ہم دران مقام عبورے واقع ست واین مقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است و بالائے آن مقام مقامے دیگر بنظر در آمد چون بآن مقام رسیدہ شد معلوم گشت کہ آن مقام عمر فاروق ست و خلفائے دیگر را ہمدران

مقام عبوری واقع است و فوق آن مقام مقام صدیق اکبر ظاہر شد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
دیگر خلفای عظام را نیز دران مقام عبوری واقع شدہ است پس بآن مقام رسیدہ شد و از
مشائخ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ را در ہر مقام با خود ہمراہ می یافتم و تفاوت نیست الا
در عبور و مقام و مرور و ثبات و بالای آن مقام ہیچ مقامے مفہوم نمی شود الا مقام رسالت
حضرت خاتمیت علیہ من الصلوۃ اتمہا و من التحیات اکملہا و محاذی مقام حضرت صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقامی دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آن در نظر نیامدہ بود
ظاہر شد و اندکی ازان مقام ارتفاع داشت چنانکہ صفحہ را از روے زمین بلندی سازند
و معلوم شد کہ آن مقام مقام محبوبیت ست و آن مقام رنگین و منقش بود خود را ہم بانعکاس
آن مقام رنگین و منقش یافت بعد ازان ہمان کیفیت خود را لطیف یافت و برنگ ہوا
یا قطعۂ ابر در آفاق منتشر دید و بعض اطراف را واگرفت و حضرت خواجۂ بزرگ در مقام
صدیق اند رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود را دران مقام محاذی آن می یابد بکیفیتے معروضہ داشت

حاسدون نے وہ مکتوب نورالدین جہان گیر کے دربار مین پیش کرکے اُس کی نظر سے گذران دیا
اور ایک ایک کی چار چار جا لگائین اور کہدیا کہ یہ تو اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر رضؓ سے بھی افضل
جانتے ہین بادشاہ اِن کلمات کو سُن کر برافروختہ ہوگیا اور حکم دیدیا کہ بلاؤ الغرض حضرت شیخ
بلائے گئے جب آپ تشریف لائے تو اوّل ہی بادشاہ نے یہی سوال کیا کہ تم اپنے آپکو حضرت
صدیق اکبر رضؓ سے افضل جانتے ہو شیخ نے جواب دیا کہ جس طرح مذہب اہل سنت مین علی مرتضےٰ
کو حضرت صدیق اکبر پر فوقیت دینے والا اہل تسنن سے نکل جاتا ہے اسی طرح صوفیہ فرقہ مین
بھی اگر کوئی شخص اپنے آپکو کتّے سے کہ جو مخلوقات مین سب سے زیادہ پلید ہے بہتر سمجھے وہ بھی اس
فرقہ سے نکلجاتا ہے اور وہ صوفی نہین ہے چہ جائے کہ حضرت صدیق اکبر رضؓ سے اپنے آپکو افضل
سمجھے اور یہ جو ہمارا مکتوب ہے اُس مین سیر و سلوک اور عروج مقامات کا ذکر ہے کہ صوفیہ کو پیر دستگیر
کی توجہ سے وقوع مین آتا ہے اور یہ عروج صوفیہ کو اُن مقامات پر ایک گھڑی بھر کا ہوتا ہی جیسا
کہ شاہی دربار مین امرائے نامدار اور مقرّبان ذوی اختیار شب و روز حاضر رہتے ہین اگر بادشاہ
کسی ادنے سپاہی یا چپراسی کو مثلاً کسی کام یا مصلحت کے لیئے اپنے پاس بلائے اور ذرا سی

حضرت شیخ او
نورالدین جہانگ
بادشاہ کی گفت

www.mujaddidiway.com

دیر کے لیئے اپنے قرب مین جگہہ دے اور اُس سے ہمکلام ہو اور بعد انجام کام پھر اُسے اپنی جگہہ پر بھیجدے تو وہ سپاہی یا چپراسی اتنی قرب سے کہ جو اُسے دربار سلطانی مین حاصل ... ہما امراو اور وزرا رسے جو دائمی مقربان سلطان ہین کسی طرح بہتر اور افضل نہوگا اور نہ ہو سکتا ہے ... اُسے ایک گھڑی بھر ہی کے لیے قرب شاہی نصیب ہوا ہو اسی طرح ہمارا عروج بھی ایک گھڑی بھر کا تھا کہ جو اُس مقام سے گذر کر پھر اُس پُرانے گھر مین کہ جو سرہند مین واقع ہے چلے آئے۔ ہماری کیا قدر و منزلت اور کیا رتبہ ہے کہ اُس صاحب مقام سے برتری ہو علاوہ اسکے آپ ملاحظہ فرمائین کہ مین نے اپنے مکتوب مین یہ لکھا ہے کہ بعکس آن مقام خود را رنگین یافتہ ام اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کوئی عکس آفتاب سے روشن ہوا ہو تو اُسے یہ نہین کہتے کہ وہ آفتاب کے مقام پر پہونچ گیا اور زمین کہ جو ہر روز عکس آفتاب سے رنگین ہوتی ہے اُسے کوئی نہین کہتا کہ زمین آفتاب کے مرتبے کو پہونچ گئی پس حضرت مجدد رح نے ایسے دلائل اور براہین سے بادشاہ کو تسلی دی کہ بادشاہ سر عتاب سے درگذرا اور نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو رخصت کردیا یہ واقعہ حضرات شیعہ کے بالکل ہی خلاف ہوا اور اُن کا داؤن نہ چلا اور جو جال اُنھون نے کھیلا تھا وہ بھنڈ ہوا تو وہ لوگ موقع دیکھتے رہے چونکہ نورجہان بیگم اور اُسکے بھائی وغیرہ کو کہ جو رفضہ مین سے تھے اور مالک دربار سلطانی تھے اُن کو آپ سے بسبب رد و قدح مذہب رفضہ از حد صدمہ تھا ایک دن موقع پاکر پادشاہ سے پھر عرض کیا اور دوسرے پیرایہ سے اُسے برافروختہ کیا کہ شیخ احمد کے ہزارون مرید ہین اور سلاطین و خواقین توران و ماوراء النہر اسکے حلقہ بگوش اور صدہا خلیفہ اُسکے جابجا قائم اور پھر اُن خلیفون کے صدہا مرید جانباز مطیع و منقاد بلکہ سپاہ اور سلطنت اُسکے فرمان بردار۔ قریب ہے کہ شیخ سلطنت کا داعیہ کرے اور فتنہ برپا ہو اور مملکت شاہی پر دست تصرف دراز کرے اس کا انسداد ابھی سے کرنا چاہیئے کہ اس وقت موقع ہے سردست ہم لوگونکی یہ رائے ہے کہ اُنکو یہان بُلوایا جائے چونکہ بادشاہون کے لیئے سجدہ تحیتہ جائز ہے اگر اُنھون نے سجدۂ تحیتہ کرلیا جب تو ہم جانین گے کہ وہ مخالف نہین ہے ورنہ صاف ظاہر ہے کہ وہ حضور کے مخالف ہین غرضکہ بادشاہ نے پھر آپ کو بُلوایا اور سجدۂ تحیتہ چاہا۔ آپ نے اِس سے انکار کردیا آپکا انکار کرنا تھا کہ حاسدون اور معاندون نے ایک شور برپا

کردیا اور مکتوب سابق پر کہ ظاہر بینون کی فہم وہان تک نہین پہونچ سکتی طرح طرح سے اعتراف کرنے شروع کردیے (اور بڑا تعجب ہے کہ اسی بحث پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی بکثرت لکھے مگر جواب شافی پائے اس کا ذکر بھی ہم آگے لکھین گے کہ شیخ برسر انکار کیون ہوئے) غرضکہ سارے علمار نے امرار دربار کی خاطرداری سے شیخ کے قتل پر فتویٰ لکھدیا اور بادشاہ نے آپ کو قیدخانہ مین بھیجدیا چونکہ حضرت مجدد رح نے یہ اہتمام کر رکھا تھا کہ کوئی سنت انبیار علیہم السلام بھی ہاتھ سے نہ جائے تو تقدیر الٰہی آپ کے حبس کی مقتضی ہوئی تاکہ سنت حضرت یوسف علیہ السلام بھی ادا ہو

ع

آنہا کہ پائے در رہِ مولا نہادہ اند — گامِ نخست بر سرِ دُنیا نہادہ اند
آوردہ اند تخت برین آشیانِ دیو — پس چون فرشتہ روی بہ عقبیٰ نہادہ اند
آن طوطیانِ رہ کہ قدم برگرفتہ اند — طوبیٰ لہم کہ بر سرِ طوبیٰ نہادہ اند
زادِ رہِ ذخیرۂ این وادیٔ مہیب — در طشت سر بریدہ و بر یحییٰ نہادہ اند
اوّل بزیر ہچو سگان خوار گشتہ اند — وا خرچو باد بر سرِ مولا نہادہ اند

اولیار پر بلا کا نازل ہونا انکی مقامات ولایت کی ترقیات کا باعث ہوتا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ احمد حبس سے چند مہینے پہلے اپنے اصحاب واحباب سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب کوئی بلا مجھپر نازل ہونے والی ہے جو ہمارے مقامات ولایت کی ترقیات کا باعث ہوگی اور اُن مقامات کا حاصل ہونا سوائے نزول بلا کسی طرح ممکن نہین ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ جب سن شریف پچاس سے متجاوز ہوا تو آپ یہ فرمایا کرتے کہ تریسٹھ برس کی عمر مین قضار معلق ہے دیکھیے کیا پیش آتا ہے اور کبھی کبھی یہ بھی فرماتے کہ اب تک تو میری پرورش جمالی طور سے تھی مگر اب منظور حق یہ ہے کہ جلالی طور پر ہو چنانچہ اسکے ظہور کی یہ صورت ہوئی کہ آپ گوالیار کے قلعہ مین قید کیے گئے۔ لکھا ہے کہ جب آپ حبس خانہ مین پہونچے تو کئی ہزار کفار جو شاہی قیدخانہ مین قید تھے سب کے سب مسلمان ہوگئے۔ اور صدہا آدمی آپکی بیعت سے سرفراز ہوکر ولایت کے درجے کو پہونچ گئے۔ اور حضرت شیخ رح نے بادشاہ کے لیے کبھی بددعا نہ کی بلکہ یہی فرماتے کہ جہانگیر بادشاہ مجھے یہان نہ بھیجتا تو اتنے ہزار آدمی دینی خوائد سے کیونکر مستفید ہوتے وہ تو محروم ہی رہجاتے اور دوسرے ہمارے مقامات کی ترقیات

بھی اس نزولِ بلا پر منحصر تھین - اُن کو کیونکر ترقی ہوتی - اور جب کہ حضرت شیخ کے مریدون مین سے بعض صوفیہ نے بادشاہ کے ضرر پہونچانے کا ارادہ بھی کیا تو آپ نے اُنھین خواب بیداری مین قطعی منع کر دیا کہ خبردار ایسا کام نہ کرنا دو سال کے بعد بادشاہ اپنی اس حرکت سے پشیمان ہوا اور حضرت شیخ رح کو اپنے پاس بُلا کر بڑا اعزاز و اکرام کیا اور بہت سی معذرت کی اور آپکو دوستون مین سے ہوا اور یہان تک اُسے آپ سے اتحاد بڑھا کہ اپنے پاس سے جُدا نہ کرتا اور لشکر سے علیحدہ نہ رکھتا اور شاہزادہ خورّم یعنے شاہ جہان کو مریدون کے حلقے مین داخل کیا پھر تو شاہ جہان سے لیکر عالمگیر کے زمانہ تک تمام امرا اور وزرا داخل سلسلۂ مجددیہ ہی ہوئے غرض کہ حضرت شیخ عسکر سلطانی کے ساتھ رہتے **صاحب برکات احمدیہ** تحریر فرماتے ہین کہ حضرت کے اس طرح عسکر سلطانی کے ہمراہ رہنے مین بھی بڑی حکمت تھی چنانچہ بہت سے آدمی جو کسی وجہ سے آپ کی خدمت مین نہین پہونچ سکتے تھے وہ بھی اس ذریعے سے سعادت اندوز ہوئے چنانچہ مین ایک مرتبہ ہمراہ سفر تھا کہ لشکر سلطانی دریائے چناب کے کنارہ فروکش ہوا اُس نواح مین ایک گانون بھی تھا کیا دیکھتا ہون کہ حضرت جنگل کی طرف تن تنہا پیادہ پا تشریف لے جا رہے ہین آپ کو دیکھکر مین بھی دوڑا جب آپکے قریب پہونچا تو مین نے عرض کیا کہ حضور کہان تشریف لے جا رہے ہین فرمایا میرے دل مین یہ خیال آیا کہ اس طرف کوئی مسجد ضرور ہوگی وہان چل کر تازہ وضو کر کے نماز پڑھونگا غرض کہ تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ ایک مسجد نظر آئی حضرت نے وضو کر کے نماز شروع کی کہ اتنے مین ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہین مین نے کہا کہ یہ حضرت مجدد الف ثانی ہین وہ شخص یہ سُن کر لپکا اور ایک بوڑھے شخص کو لے آیا وہ حضرت کا مشتاق دیدار تھا مگر ضعف پیری کے سبب حاضر نہو سکتا تھا اُس نے آکر قدمبوسی حاصل کی اور عرض کیا ؎

اگر ترا گذرے بر مقامِ ما افتد ہمائے اوجِ سعادت بدامِ ما افتد

اُس شب حضرت وہین تشریف فرما رہے اور وہ پیر مرد مع جمیع لواحقان داخلِ طریقہ ہوا غرض کہ حضرت اسی طرح آٹھ سال تک عسکر سلطانی کے ساتھ ساتھ رہے -

اب ہم اُس وعدہ کو پورا کرتے ہین کہ جو ہم پہلے لکھ آئے ہین کہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی

...سال کے بعد ...شاہ کا اپنی ...ت سے پشیمان ...نا اور حضرت ...خ کو اپنے پاس ...ا کر اکرام کرنا اور ...شاہزادہ خورم کو مرید کرنا -

www.mujaddidiway.com

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بر سر انکار ہونا اور حضرت شیخ رح سے نزاع کرنا اور پھر بعد میں معتقد بننا۔

بر سر انکار کیوں ہوئے صاحب ہدیہ مجددیہ تحریر فرماتے ہین کہ **شاہ فتح محمد فتحپوری چشتی** مناقب العارفین مین تحریر فرماتے ہین کہ جب مین شیخ احمد کابلی کے حالات لکھنے پر پہونچا تو مین نے اُنکے مکتوبات اور شیخ عبدالحق کے معارضات کا ملاحظہ کیا مین سخت حیرت مین ہوا کہ کیا لکھون ان مکتوبات کو دیکھتا ہون تو ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین کلمات کفر موجود ہین اور جا بجا اہانت اولیاء اللہ مسطور اور جو اُن کے حالات دیکھتا ہون تو ارض و سما اُن کے علو مرتب کی شہادت دے رہے ہین اور تمام اکابر مثل شیخ آدم بنوری او اور لوگ جو آپ کے سلسلے مین داخل ہین اکثر اُن مین سے علما اور محدثین صاحب حال وقال ہین اُن لوگون نے کس طرح آپ کی اتباع کی اور خاصکر علماء بلخ و بخارا اور کابل نے کہ جو تدین اور صلابت دین مین اپنا نظیر نہین رکھتے وہ اکثر اسی سلسلہ سے وابستہ ہین لاچار ہوکر تفتیش حال کے لیے دہلی گیا اور شیخ **نور الحق** ابن شیخ عبدالحق دہلوی سے ملا اور آپکے حالات دریافت کرنے شروع کیے تو یہ بات تحقیق ہوئی کہ ایک شخص حسن خان نامی جو قوم افغان سے تھا اور حضرت شیخ کابلی کا مرید تھا وہ کسی بات مین آپ سے بگڑ کر برگشتہ ہو گیا تھا چونکہ اُسکے پاس حضرت شیخ احمد کے مکتوبات کے اکثر مسودات تھے اُسنے ازراہ عناد و فساد تحریف کرکے بیس نسخے لکھوائے اور اُن کو جا بجا منتشر کیا جب اُن مکتوبات کی نقل شیخ دہلوی کے پاس آئی تو چونکہ وہ بھی حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح کے خلفا مین سے تھے اُن مکتوبات کو دیکھکر اُنھین سخت وحشت ہوئی اُنھون نے اُن کا رد لکھنا شروع کیا اور آپس مین بہت سی مراسلت ہوئی تو حضرت شیخ کابلی نے اپنے دستخطی مکتوبات شیخ دہلوی کے پاس بھیجے اور لکھا کہ معاذاللہ مجھسے ایسے کلمات کبھی صادر نہین ہوئے میرے مریدون مین سے ایک شخص مرتد طریقہ ہوا یہ سارا فتنہ اُس کا برپا کیا ہوا ہے اور اسی نے مجھے ہدف برنا و پیر بنایا ہے آخر خدا تعالیٰ نے اس کا قصہ اس طرح پاک کردیا ہے کہ وہ بخارا مین بہ تہمت ارتداد گردن مارا گیا جب شیخ دہلوی رح کو اصل حقیقت معلوم ہوئی تو اُنھون نے شیخ کابلی کو اس حال کی لاعلمی کی وجہ سے بہت سی معذرت لکھی چنانچہ جب وہ مکتوب دستخطی شیخ دہلوی کا مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا تو میری تسلی ہوئی۔ الحمد للہ علے

ذلک اگرچہ ہم اہل وجد و سماع اُنکے نزدیک جنس فساق سے ہین مگر بحکم ظَنُّوا الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا
ازراہ انصاف تفتیش حال کے درپے ہوئے انتہے۔

اور مولوی **غلام سرور چشتی** خزینۃ الاصفیا مین لکھتے ہین کہ شیخ عبد الخالق سرہندی
تحریر فرماتے ہین کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی جو دہلی کے بڑے علماء مین سے ہین حضرت
شیخ مجدد رح سے نزاع رکھتے تھے ایک دن مین بتقریب ملاقات اُنکے پاس گیا اور آپ کی
کرامتون کا ذکر کرنا شروع کیا شیخ عبد الحق برسر انکار ہوئے مین نے کہا بزرگان دین سے
عداوت رکھنی تو کچھ دینداری ہے نہین۔ ہمارا تمہارا قرآن مجید منصف ہے آؤ ہم تم تازہ وضو
کرین اور قرآن مجید کھولین جو آیۃ اول صفحہ پر ہو وہی شیخ احمد مجدد رح کے حال کی فال ہے شیخ
عبد الحق نے اس بات کو قبول کر لیا۔ بعد تجدید وضو دوگانہ ادا کرکے مصحف مجید کو ہاتھ مین لیکر
بتواضع و تکریم تمام کھولا تو سر ورق پر یہ آیۃ نکلی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ علامہ مذکور تائب ہوئے اور نزاع و عداوت سے ہاتھ اُٹھایا اور حضرت
شاہ غلام علی رح اپنے رسالہ مین تحریر فرماتے ہین کہ اگرچہ شیخ نے ابتدا ابتدا مین بے تحقیق
اعتراض کیے مگر آخر مین اُس سے باز رہے اور اپنے واقعہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہین جو شخص ہم سے اخلاص رکھے تم کو بھی اُس سے اخلاص رکھنا
چاہیئے اور اشارہ حضرت مجدد کی طرف فرمایا پھر شیخ اس انکار سے مستغفر ہوئے اور خواجہ
حسام الدین احمد کو کہ جو حضرت خواجہ باقی باللہ رح کے خلیفہ تھے یہ عبارت لکھی ہے کہ درین ایام
صفائی باطن فقیر بجہت میان شیخ احمد سلمہ از حد متجاوز ست اصلا پردہ بشریت و غشاوہ
جبلیت درمیان نماند الخ" اور ایک طولانی مکتوب مین اس مضمون سے اپنی اولاد کو لکھا ہے کہ
ہر آنچہ مسودات اعتراضات بر کلام میان شیخ احمد سلمہ اللہ تعالے نوشتہ ام ہمہ را در آب بشوئید
غبارے کہ بہ نسبت ایشان بخاطر رسیدہ بود بصفا انجامیدہ است انتہے" غرضکہ دونون بزرگون
مین کلیۃً صفائی ہوگئی اور شیخ دہلوی حضرت مجدد رح کے معتقدین مین سے ہوئے۔

صاحب ہدیہ مجددیہ تحریر فرماتے ہین کہ حضرت کثیر التصانیف ہین چنانچہ آپکی تصانیف سے
یہ یہ کتابین ہین۔ رسالہ تہلیلیہ رسالہ اثبات النبوۃ رسالہ مبدا و معاد رسالہ مکاشفات غیبیہ

www.mujaddidiway.com

رسالہ آداب المریدین رسالہ معارف لدنیہ اس رسالہ میں آپ نے اپنے احوال و مقامات خاصہ خود تحریر فرمائے ہیں رسالہ رد شیعہ تعلیقات عوارف شرح رباعیات خواجہ عبد الباقی علیہ الرحمۃ اور اس کے سوائے آپکے مکاتیب شریف ہیں کہ ہر ایک اُن میں سے بجائے خود ایک رسالہ ہے اور ہر رسالہ اسرار الٰہی سے پُر ہے پھر حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ بحمد اللہ میں حضرت کی تمام تصانیف سے مشرف ہوا ہوں نسخہ قدیمہ محررہ ۶ سنہ جلوس اورنگ زیب عالمگیر مطابق ۱۰۷۳ھ کہ مجموعہ بے بہا ہے فقیر کے پاس موجود ہے" پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اگرچہ حضرت مجدد کے زمانہ میں ہی آپ پر بعض حضرات نے اعتراض کے لیے لب کشائی کی تھی اور بعد میں بھی دیر تک سلسلۂ رد و انکار دراز رہا مگر قدر انکار سے اور زیادہ تائید غیبی ہوتی گئی اور شہرت و قبولیت یوماً فیوماً ترقی پاتی گئی اور حضرت مجدد رح کا تو یہ حال تھا کہ باوصف کمال و خوبی کے کسی معترض کے جواب کے لیئے متوجہ نہوتے چنانچہ مکتوبات شریف کے دفتر اول مکتوب دو صد و چہارم میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "از سخنان پریشان ارباب خسران محنت کشند کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهٖ لائق آنکہ بمکافات و مجازات متعرض نشوند دروغی را فروغے نیست باعث کساوت بازار آنہا کلمات متناقضہ آنہا خواہد بود وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ شغلے کہ پیش دارند درمیان کوشند و از غیر آن چشم پوشند قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ" انتھیٰ۔ چونکہ یہ بات ہمیشہ سے چلی آتی ہے کہ لوگ خاصانِ خدا کی ایذا رسانی کے لئے ضرور ہی درپے ہوا کرتے ہیں اس لیئے حضرت مجدد رح کے ساتھ بھی عداوت اور ایذا رسانی سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اور سبب ہیجان فتنہ انکار توحید وجودی اور اثبات توحید شہودی اور اتباع سنت رسالت پناہی ہے اس لیئے بتدعین درپے انکار ہوئے اور جہانگیر بادشاہ کہ جو ہمیشہ حالت سکر میں رہتا تھا موقع پاکر اُسے بھی بھڑکا دیا چنانچہ اس کا ذکر اوپر گذر چکا۔

ذکر سلاسل سہ گانہ خانوادہ حضرت مجدد رح

صاحب تذکرہ آدم بنوری ارقام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں نسبت ارادت شیخ عبد الباقی دہلوی سے تھی اور قادریہ میں

شاہ سکندر کیتھلی سے اور سلسلۂ صابریہ چشتیہ میں مخدوم عبدالاحد اپنے والد ماجد سے اور سلسلہ سہروردیہ میں بھی اپنے والد ہی سے فیض حاصل کیا چنانچہ اسمائے پیران کبار ہر ایک سلسلے کے مفصل اور مشرح درج کیے جاتے ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

سلسلۂ عالیۂ نقشبندیہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کو نسبت وارادت شیخ عبدالباقی رح سے اور اُن کو خواجہ محمد امکنگی سے اور اُن کو شیخ محمد درویش رح سے اور اُن کو شیخ محمد زاہد رح سے اور اُن کو خواجہ عبیداللہ احرار سے اور اُن کو مولانا یعقوب چرخی سے اور اُن کو خواجہ علاءالدین عطار سے اور اُن کو حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری امام الطریقہ سے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سلسلہ عالیہ قادریہ

سلسلۂ عالیہ قادریہ آپ کو ارادت شاہ سکندر کیتھلی سے اور اُن کو اپنے والد ماجد شاہ کمال کیتھلی سے اور اُن کو شاہ فضیل سے اور اُن کو شاہ گدا رحمان سے اور اُن کو شیخ ابوالحسن سے اور اُن کو سید رحمان سے اور اُن کو شیخ المؤمنین شاہ شمس الدین سے اور اُن کو شاہ عقیل سے اور اُن کو سید بہاءالدین سے اور اُن کو قطب الآفاق سید عبدالرزاق سے اور اُن کو اپنے والد ماجد محبوب سبحانی قطب ربانی سلطان سید عبدالقادر جیلانی سے قدس اللہ اسرارہم۔

سلسلہ خاندان عالیہ چشتیہ

سلسلہ خاندان عالیہ چشتیہ آپ کو اجازت حضرت شیخ عبدالاحد سے اور اُن کو شیخ المشائخ شیخ رکن الدین چشتی رح سے اور ان کو شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے اور اُن کو شیخ ابو محمد سے اور اُن کو شیخ محمد عارف سے اور اُن کو شیخ احمد عبدالحق ردولوی سے اور اُن کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اور اُن کو شیخ شمس الدین ترک پانی پتی سے اور اُن کو شیخ علاءالدین علی احمد صابر سے اور اُن کو شیخ فریدالحق والدین اجودھنی گنج شکر سے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

سلسلہ خانوادہ عالیہ سہروردیہ

سلسلہ خانوادہ عالیہ سہروردیہ آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ عبدالاحد کے اور وہ شیخ رکن الدین گنگوہی کے اور وہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے اور وہ شیخ درویش محمد کے اور وہ شیخ بڈھن بہڑایچی کے اور وہ سید اجمل کے اور وہ مرید سید مخدوم جلال الدین بخاری کے اور وہ شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی کے اور وہ شیخ صدرالدین عارف کے اور وہ قطب المشائخ بہاءالدین زکریا ملتانی کے۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین۔ ان چہار سلاسل کے علاوہ آپکو

www.maktabah.org

اجازت و تلقین دوسرے سلاسل کی (مثل شطاریہ۔ قادریہ۔ کبرویہ۔ وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ) اپنے والد بزرگوار شیخ عبدالاحدؒ ہی سے حاصل ہے اور آخر مین تکمیل تکمّل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مین حضرت شیخ عبدالباقی قدس سرہ سے ہی ظہور مین آئی ہے۔

مختصر بیان معاملات بزرگ و مراتب شگرف حضرت شیخ

مختصر بیان معاملات حضرت شیخ

واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو محض اپنے فضل و کرم سے وہ وہ مراتب عطا فرمائے ہین کہ دوسرے لوگ اس رتبہ کو کم پہونچے ہین اور چونکہ وہ مراتب عالیہ اور لوگون مین بہ ندرت شمار کیئے گئے ہین اس لیئے وہ آپ ہی کی ذات خاص سے مختص ہین اور جو مواہب جلیلہ الٰہیہ و عطائے جزیلۂ نامتناہیہ مثل کشف مقامات مخصوصہ و معارف جدیدہ از قسم معارف حضرت ذات جل و جلالہ و صفات و شیونات و معارف غریبہ حقایق الٰہیہ و حقائق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و مبادی تعینات انبیاء عظام و ملائکہ کرام و اسرار کمالات نبوت و رسالت داولوالعزمی و کشف رموز مقطعات قرآنی و متشابہات فرقانی و معاملات اصالت خاصہ و خلقت ذاتیہ بقیۂ طینت حضرت خاتم الرسل علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیات و منشاء ولایت بمقام محبت و محبوبیت ذاتی و حقیقت لاہوت و تجدید الف ثانی اور جو اور فضائل و کمالات ہین کہ عقل اُس کی ادراک سے قاصر ہے آپ ہی کی ذات اقدس سے متعلق ہین یہ مقامات سوائے آپ کی ذات پاک کے آپ سے قبل۔ بعد زمانہ تبع تابعین کسی اولیاء امت پر منکشف نہین ہوئے

حضرت شیخ الہام ہونا الف ثانی کا اور اسکے کا حکم دینا

چونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو مجدد ثانی کیا اس لیئے بارہا آپکو الہام ہوا کہ مجدد الف ثانی تم ہو اور اُس کے افشار کی نسبت بھی حکم ہوا کہ اِسے ظاہر کرو لہذا اپنے مکتوب مین اس کی طرف اشارہ بھی فرمایا اور اپنے قلم محترم سے لکھا بھی ہے چنانچہ ایک مکتوب مین تو آپ اس طرح لکھتے ہین۔

مکتوب حضرت مشتمل مجددیت

ہوای فرزندا این آن وقتست کہ در امم سابقہ درین طور وقتی کہ بر از ظلمت ست پیغمبر اولوالعزم مبعوث می گشت و بنار شریعت جدیدہ می کرد درین امت کہ خیر الامم ست و پیغمبر الیشان خاتم الرسل علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات علما را مرتبۂ انبیاء

نبی اسرائیل دادہ اند و بوجود علماء از وجود انبیا کفایت فرمودہ اند لہذا بر سر ہر مائۃ از علماء این امت مجددی تعین بنمایند کہ احیاے شریعت فرماید علی الخصوص بعد از الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت پیغمبر اولوالعزم ست و بر پیغمبری در آنوقت اکتفا نمودہ اند درین طور وقت عالمے عارفے تام المعرفت ازین امت در کارست کہ قائم مقام اولوالعزم انبیاء باشد ص

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا مے کرد

دوسرے مکتوب مین اس مدعا کے بعد آپ اس طور پر تحریر فرماتے ہین۔ کہ اے برادر این سخن امروز بر اکثر خلائق گران ست و از افہام اینہا دور۔ اگر بر سر انصاف بیایند و علوم معارف یک دیگر را موازنہ کنند و صحت و سقم احوال را بمطالعہ علوم شرعیہ و علوم مطابقہ آن ملاحظہ نمایند و تعظیم و توقیر شریعت و نبوت را نہند کہ در کدام یکی بیشتر ست شاید از استبعاد بر آیند دیدہ باشند کہ فقیر در کتب و رسائل خود نوشتہ است کہ طریقت و حقیقت خادمان شریعت اند و نبوت افضل از ولایت اگرچہ ولایت آن نبی باشد و نوشتہ کہ کمالات ولایت را بکمالات نبوت ہیچ مقدارے نیست کاشکے حکم قطرہ داشتی نسبت بدریای محیط۔

اور اس قسم کے مضامین بہت جگہہ آپنے تحریر فرمائے ہین خاص کر اُس مکتوب مین جو ایک فرزند کو لکھا ہے اور اُس مین بیان طریق مندرج کیا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ ہماری اس گفتگو سے نعمت الٰہی کا اظہار کرنا اور اس طریقہ کے طالبون کو ترغیب دینی ہے نہ یہ کہ اورون پر اپنے آپکو بزرگی دینی اور تفضیل کرنی۔ چنانچہ وہ الفاظ مبارک یہ ہین۔

مقصود ازین گفتگو اظہار نعمت حق ست سبحانہ و ترغیب طالبان این طریقت نہ تفضیل خود بہ دیگران معرفت خدای جل علی ابر الکس حرام ست کہ خود را از کافر فرنگ بہتر داند فکیف از اکابر دین ص

ولے چون شہ مرا برداشت از خاک	سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم کہ ابر نوبہاری	کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم	چہ سوسن شکر لطفش کے توانم

خواجہ محمد ہاشم کشمی تحریر فرماتے ہین کہ ایک دن میرے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ اگرچہ واقعی ہمارے حضرت مجدد الف ہین مگر ہمارے زمانہ کے علماء سے کوئی بڑا عالم بھی اس کو تسلیم کرلے تو یقینی پوری تائید کا باعث ہے چنانچہ مین ایک دن اس خطرہ سے حضرت شیخ کی خدمت مین بھی پہونچ گیا تو آپ نے اس فقیر کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی جو علوم عقلیہ و نقلیہ اور تصانیف علیہ مین ہندوستان بھر مین اپنا نظیر نہین رکھتے انھون نے ایک مکتوب ہمارے پاس بھیجا تھا اور تبسم کر کے یہ بھی فرمایا کہ مدحیہ فقرون مین سے ایک فقرہ بھی تھا کہ تم مجدد الف ثانی ہو۔ اور ایک دفعہ انھین مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے ایک شب کو خواب مین دیکھا کہ یہ آیۃ پڑھی جارہی ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ اس واقعہ کے بعد مولانا موصوف الصدر ہمارے حضرت کی خدمت مین آئے اور تعلیم حاصل کر کے مخلصان حقیقی سے ہوئے۔ انتھیٰ

صاحب سبع اسرار تحریر فرماتے ہین کہ اولیاء کاملین نے آپ کی ولادت سے صدہا برس پہلے آپ کے وجود مبارک کی خبر دی تھی جیسا کہ حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی اور حضرت شیخ احمد جام اور حضرت شیخ خلیل اللہ بدخشی اور حضرت شیخ نظام نارنولی رضی اللہ عنہم اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح آپ کے مناقب مین تحریر فرماتے ہین لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ یعنے نہین دوست رکھتا انھین مگر مؤمن اور نہین بغض رکھتا اُن سے مگر منافق

اور صاحب ہدیہ مجددیہ تحریر فرماتے ہین کہ اُسی زمانے کے بڑے بڑے علماء براہین ساطعہ اور حجج قاطعہ کے ملاحظہ کے بعد آپکی مجددیت کے قائل ہوئے ہین چنانچہ مولانا عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی و مولانا جان محمد لاہوری و مولانا عبدالسلام دیوکی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنی اپنی تحریرات و تقریرات مین بارہا حضرت شیخ کو مجدد الف ثانی لکھا ہے اور صاحب جواہر الحقائق خود اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ امام ربّانی شیخ احمد سرہندی اکابر صوفیہ مین سے ہین اور جامع علوم ظاہری و باطنی اور صاحب مقامات علیہ اور کرامات جلیّہ ہین اکثر علماء اور عرفاء آپ کی بزرگی کے قائل ہین فاضل محقق مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی آپکی مجددیت کو مانے ہوئے ہین اور مجدد حادی عشر کہتے ہین اور مشاہیر ہند۔

اکابر علماء سے جنے پہلے آپکو مجدد الف ثانی کہا وہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی ہین:

آپکے مراتب و مقامات مجددیت پر دوسرے علماء و فضلاء کی شہادتیں

فضائل و محامد حضرت مجدد رح

سندھ۔ عرب۔ عجم۔ خصوصاً روم۔ شام۔ عراق۔ کردستان۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی آپ کے سلسلے میں داخل ہیں اور ان تمام ممالک میں اُسی زمانے میں آپ کامل طور پر شہرت پائے ہوئے ہیں۔ اور حضرت مجدد وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے انواع علوم اور اسرار کو پورے طور سے ظاہر فرمایا اور مقامات طریقہ کی اس طور پر شرح کی کہ سابقین سے بھی سبقت لے گئے اور حضرت مجدد وہ شخص ہیں جو تفہیم مقطعات قرآنیہ سے معزز ہوئے اور حصول اسرار متشابہات فرقانیہ سے ممتاز۔ اور حضرت مجدد وہ شخص ہیں کہ جن سے اسمار انبیار اور اُن کے مقامات و درجات ہندوستان اور اُنکے تابعین ظاہر ہوئے۔ اور حضرت مجدد وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے باعلام الٰہی جل شانہ مراتب ولایت و نبوت و رسالت اور کمالات اولی العزمی اور مقامات خلت و محبت بیان فرمائے اور مخصوصات سید الانبیار علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ظاہر کیں قدس اللہ تعالےٰ روحہم وافاض علینا فتوحہم انتھٰے۔ اور صاحب ہدیہ مجددیہ تحریر فرماتے ہیں۔

کہ ذات بابرکات حضرت شیخ مجدد از حلیہ جمیع کمالات ظاہری و باطنی و از سائر شرائط مجددیت محلی و مجلی و مزین بود و تجدید و تائید دین متین از حضرت ایشان بوجہے ظاہر شدہ کہ ظلمت کفر و بدعت بانوار ایمان و سنت منجلی گشت و عماد و سداد رشاد در ہمگی قریہ و بلاد بر پا شدہ بنار اسلام استحکام یافت و تمامی دیار عرب و عجم از شام و روم و حجاز و یمن و حبش و کرد و ہند و سندھ وغیرہ از خلفائے حضرت ایشان رح فیضیاب گردید تا آنکہ مشائخ وقت از مشیخت استعفا دادہ بملازمت صحبت بابرکت حضرت رح افتخار داد ین ورزیدند و اولیا ء عصر بانقیاد و فرمانبرداری بادرج بلندی و قرب صمدی رسیدند و سالکان طریقت بر مدارج ولایت و معارج ہدایت آناً فاناً ترقی مے نمودند و عجائب انوار و غرائب روزگار را مشاہدہ مے کردند کہ بہ صحبت دیگران سالہا یسر نبود۔ و بعض از کمالات و مقامات کہ بر کملین سابقین رضوان اللہ علیہم اجمعین منکشف نہ شدہ بود از زبان حضرت ایشان ظاہر شد چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی درین باب بتحریر میفرمایند ولایات در

زمانِ قربت از زمانِ سعادت نشان آنحضرت رائج و متداول شدند و صحابہ و تابعین
و تبع تابعین و ھلم جرا الی زمان الجنید و اقرانہ ثم ھلم جرا الی زمان سادات
القادریۃ والچشتیۃ و طریق تحصیل آن مدون و مبوب و مفصل گردید بخلاف
مقام خلت کہ درین عہود متطاولہ اصلاً کسے مذکور آن نکرد و نہ طریق تحصیل آن کسے
بیان نمود تا ہزار سال گذشت و طریق تحصیل آن مقام در پردۂ اختفا و احتجاب ماند
تاآنکہ حق سبحانہ تعالےٰ حضرت مجدد را بر روی کار آورد و ایشان را منشاء ظہور این مقام
کہ درجۂ ہر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مودع و مکنون بود گردانید و ہزاران طالبان
را بطفیل ایشان سلوک این طریقہ میسر شد الحمد للہ۔ انتہیٰ

بعض حالات و مقامات حضرت مجد

مختصر بعض حالات بلند و مقامات ارجمند حضرت مجدد رح

www.mujaddidway.com

اگرچہ حضرت شیخ رح کے حالات و مقامات اور خصائص علیا ہین کہ جنکے لئے ایک دفتر چاہیئے
مگر بیہان بطور انتخاب چند خصائص عظمیٰ و مکاشفات علیا اور وہ مبشرات کہ جو خواجۂ صفاکیشان
حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمہ نے فرمائی ہین درج کیجاتی ہین۔

(۱) آپکی استعداد قطبیت حضرت خواجہ کو آپکے آنیسے کئی سال پہلے ہی معلوم ہو چکی تھی۔

بشارات حضرت خواجہ باقی باللہ

(۲) ازانجملہ حضرت خواجہ نے آپکے نور عالم افروز کو اس ظہور و معاملہ سے پہلے کئی سال تک بصورت شمع عظیم منور دیکھا۔

(۳) ازانجملہ حضرت خواجہ کا اپنے کسی مخلص کو آپ کی نسبت یہ لکھنا "چراغی شود کہ عالمہا ازو منور گردد"

(۴) ازانجملہ حضرت خواجہ کا اپنے کسی مخلص کے التماس پر یہ فرمانا کہ ابکی مرتبہ جب شیخ احمد آئین گے تو ہم تمہارے لیئے سفارش کر دینگے تو وہ اپنی توجہات سے پانچ چھ ہی روز مین تین اعلیٰ مرتبہ پر پہونچا دین گے

(۵) ازانجملہ حضرت خواجہ کا بشارت دینا کہ تم کو مرتبۂ مرادیت و محبوبیت حاصل ہوا۔

(۶) ازانجملہ توجہات حضرت خواجہ سے ڈھائی مہینے مین آپکا کامل ہونا اور مراتب سلوک کا طے فرمانا۔

(۷) ازانجملہ حضرت خواجہ کا لکھنا مدتی ست کہ عرض نیازمندی بدرگاہ ولایت پناہ نکردہ ایم۔

(۸) ازانجملہ حضرت خواجہ مرشد عالی مقدار کا یہ تحریر فرمانا سخن درویشان بحضرت شما نوشتن بغایت

بے شرمی است۔

(۹) ازانجملہ حضرت خواجہ کا تحریر فرمانا۔ مارا حد خود باید نگاہداشت واز فضول احتراز نمودن۔

(۱۰) ازانجملہ حضرت خواجہ کا تحریر فرمانا وللارض من کاس الکرام نصیب۔

(۱۱) ازانجملہ۔ چہ شد کہ مشعل مجددی ازفتیلہ باقی باللہ جست۔

(۱۲) ازانجملہ حضرت خواجہ کا آپ کو تحریر فرمانا کہ شیخ الاسلام انصاری قدس سرہ نے فرمایا کہ مین خرقانی کا مرید ہون اگر اسوقت خرقانی حیات ہوتے تو باوجود پیری وہ بھی میرے ہی مرید ہوتے یعنی اسوقت ہمارا اور تمہارا حال ایسا ہے۔

(۱۳) ازانجملہ حضرت خواجہ عالیشان کا آپکے مکاشفہ سے اپنے حالات علیہ کا تحقیق کرنا۔

(۱۴) ازانجملہ غائبانہ اپنے یارون کے حالات آپ سے دریافت فرمانا۔

(۱۵) ازانجملہ اور سب سے زیادہ عجب بات یہ ہی کہ خود حضرت خواجہ عالیشان کا آپکے حلقے مین بیٹھنا اور استفاضہ کرنا۔

(۱۶) ازانجملہ حضرت خواجہ عالیشان کا فرمانا کہ ایشان آفتابی کہ مثل ما ہزاران ستارہ درضمن ایشان گم اند ان کے علاوہ اور بھی خصائص عالیہ ہین کہ جو انھون نے تقریرو تحریر مین صراحۃً اور کنایۃً اُن کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(۱۷) ازانجملہ حضرت خواجہ کا نسبتہائی عالیہ آپکو عنایت فرمانا اور مقامات عالیہ پر پہونچانا۔

(۱۸) ازانجملہ نسبتہائی ولایت اور اقتباس نبوت کہ جو بعض اولیاء رحمہم اللہ پر کم جلوہ گر ہوئی ہین حضرت خواجہ نے اُن سب نسبتون سے آپ کو نوازا ہے اور آپ ہر ایک کی معرفت سے سرفراز ہوئے ہین چنانچہ بارہا آپ زبان مبارک پر لائے ہین کہ ازکمال عنایات او سبحانہ درحق این بندۂ کمترین این ست کہ ہیچ کوچۂ ازین راہ نماندالا کہ این حقیر را بران عبور دادند واز نسبت علیہ سرہان ومعیت واحاطت وحدت وتشبیہ وتنزیہ واسرار این جہانی وآن جہانی ووجوبی وامکانی علیحدہ علیحدہ بمحض کرم بہرہ ورگردانیدہ اند۔

(۱۹) ازانجملہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے آپ کو علم سموات کی تعلیم دی چنانچہ خود آپ نے بھی اسکی طرف اشارہ فرمایا ہے اور سابقہ عرایض مین بھی لکھا ہے۔

(۲۰) ازانجملہ حضرت خضر والیاس علیہم السلام نے آپ سے ملاقات کرکے اپنی حیات وممات کی حقیقت سے

اطلاع دی ہے اور آپ نے ایک مکتوب مین اُسکی تصریح بھی فرمائی ہے۔

(۲۱) ازانجملہ مبادی سلوک مین روحانیت حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو علم لدنی سکھایا ہے چنانچہ خود حضرت نے مبدأ و معاد مین اس راز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(۲۲) ازانجملہ حضرت خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے مجتہد علم کلام کی آپ کو بشارت دی ہے چنانچہ خود آپ نے ایک مکتوب مین اس کا اظہار کیا ہے۔

(۲۳) ازانجملہ ایک دن آپ حلقہ مین مراقب تھے اور اپنے قصور اعمال کی طرف نہایت انکساری سے دیکھ رہے تھے کہ یکایک آپکو یہ ندا آئی غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِلَا وَاسِطَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ چنانچہ رسالہ مبدأ و معاد مین آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

(۲۴) ازانجملہ ایک دن آپ نے اپنے متوفی فرزند کی روح کو ثواب پہونچانے کے لیے کھانا تیار کرایا اُسی وقت آپ کے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (یعنے اللہ تعالیٰ تو متقیون سے قبول فرماتا ہے) مجھ مین اتقا کہان اور کیونکر قبولیت کی امید رکھی جائے آپ اس خیال مین ہی تھے کہ یہ ندا آئی اِنَّكَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (یعنے تو تو متقیون مین سے ہے)

(۲۵) ازانجملہ حضرت کبھی تہجد کو خود نہین اُٹھے البتہ باذن و اعلام و صدا تہائی رات گئے اُٹھائے گئے ہین چنانچہ خود فرماتے ہین کہ ہرگز من خود بہ تہجد برنخاستم بلکہ ہمیشہ مرا باذن و اعلام و صدا و امثال ہا در ثلث آخر شب بیدار کردہ اند۔ یکبار بی آنکہ صریحاً ندای رسد بیدار شدم گفتم من کیم کہ بخود برخیزم و بہ بندگی و طاعت او تعالیٰ آویزم باز سر انجواب نہادم لمحہ نرفتہ بود کہ از ہر طرف آواز اذان و اعلام برخاست

(۲۶) ازانجملہ آپ بشارت دیے گئے کہ جس جنازہ کی نماز پر تو حاضر ہوگا وہ میت مغفور ہے۔

(۲۷) ازانجملہ آپکو یہ بھی بشارت ہے کہ اے شیخ احمد جو علوم کہ تو نے بیان کیے اور لکھے ہین وہ سب ہماری طرف سے ہین۔

(۲۸) حضرت شیخ فرماتے ہین کہ شریعت را دیدم کہ در کوچۂ ما فرود آمدہ چنانچہ کاروانی در سرا فرود آید۔

(۲۹) حضرت شیخ خود فرماتے ہین کہ ماہ رمضان کے آخر دنون مین تراویح کے بعد مجھے کچھ کسل سا معلوم ہونے لگا تو مین اپنے بچھونے پر گیا اور لیٹتے وقت کسل کے غلبے سے یہ بھول ہوگئی کہ اول دایان پہلو زمین پر نہ ٹکایا کہ مسنون ہے بائین پہلو سے لیٹ گیا جب مین لیٹا تو مجھے یاد آیا کہ سنت ترک

www.mujaddidiway.com

ہو گئی نفس کو اس کاہلی سے بڑا معقول کیا کہ یہ کیوں بھول ہوئی آخر ترک سنت کے خوف نے مجھے نہ چھوڑا اور خوف لگا ہی رہا لاچار اُٹھ کر پھر دائین کروٹ سے لیٹا میرا لیٹنا تھا کہ اُسکے تعاقب مین کرم الٰہی سے فیوضات انوار نامتناہی ظہور مین آنے لگے ندا آئی کہ اے احمد تو سے یہ جو اسی رعایت برتی تو ہم کسی وجہ سے بھی آخرت مین تجھپر عذاب نہ کرین گے اور اسی رعایت کی وجہ سے ہم نے تیرے خادم کو بھی بخشدیا (جو اُس وقت آپکے پاؤن دبا رہا تھا)

(۲۰) از انجملہ رمضان شریف کے آخر دہے مین حضرت شیخ فرماتے ہین کہ آج عجیب معاملہ گذرا کہ مین اپنے بچھونے پر تکیہ لگائے آنکھین بند کیے بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک مجھے محسوس ہوا کہ میرے بچھونے پر کوئی شخص آکر بیٹھا مین نے جو دیکھا تو سید اولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرمانے لگے کہ مین اس لیے آیا ہون کہ تیرے لیے ایک اجازت نامہ لکھون کہ اب تک مین نے کسیکو لکھکر نہین دیا۔ مین نے دیکھا کہ اُس نامہ کے متن مین وہ الطاف عظیمہ ثبت تھے کہ جو اس جہان سے تعلق رکھتے تھے اور اُس کی پشت پر وہ عنایات کثیرہ مرقوم تھین کہ جو اُس جہان سے متعلق تھین چنانچہ اس مضمون کو آپنے مکتوبات شریف کے تیسرے دفتر مین کسی مکتوب مین تحریر فرمایا ہے۔

(۲۱) آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بشارت ہو چکی کہ بروز قیامت اتنے ہزار آدمی تمہاری شفاعت سے بخشے جائینگے چنانچہ مولانا محمد ہاشم تحریر فرماتے ہین کہ جس روز آپ کو یہ بشارت ہوئی تو آپ نے اُسکے شکریہ مین کھانا پکوایا اور احباب و مساکین کو کھلایا اور اس بشارت کا ذکر فرمایا

(۲۲) آپنے خود اپنے ایک رسالہ مین لکھا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَۃً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ وَ مُصْلِحًا بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ اور یہ عبارت آپ نے اُس جگہہ لکھی ہے کہ جہان آپنے صوفیہ کرام اور علماء عظام کے کلام مین تطبیق دی ہے اور جدال فریقین کو تفاوت لفظی کی طرف راجع فرمایا ہے اور معنے مین ایسی موافقت کی ہے کہ کسی طرح بھی کوئی شبہ باقی نہ رہا۔ مولانا ہاشم تحریر فرماتے ہین کہ مجھ مین اور ایک عالم مین اسی پر تکرار ہو پڑی وہ کہنے لگے کہ اس قسم کے معاملات عظمیٰ مین تمہارے پیر دعویٰ کرتے ہین کہ جو سرور کائنات کی طرف سے مہدی موعود کی شان مین وارد ہونا چاہئے اگر اس قسم کی کوئی حدیث وارد ہوتی تو انکی شان مین ہوتی مین نے کہا کہ حدیث نبوی کا احاطہ نہ مجکو ہے نہ تم کو پھر یہ کہان سے معلوم ہو کہ اس قسم کی کوئی حدیث بھی ہے اُنھون نے کہا میرے

پاس جمع الجوامع سیوطی کی ہے کہ ایسا ہے کہ کوئی حدیث اُس سے رہی ہو آؤ ہم تم اس امت کے باب فضائل مین دیکھیں کہ کونسی حدیث آپ کی ادعا کے موافق ہے جب ہم نے کتاب کھولی اور باب فضائل امت مین تلاش کیا تو یہ حدیث حسب مدعا برآمد ہوئی یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا مین نے اُس فاضل سے کہا کہ یہ حدیث ہمارے حضرت کی حال کی طرف پوری طور سے اشارہ کر رہی ہے اور آپ نے خود لفظ صلہ فرمایا ہے عبارۃ مذکورہ اور بشارت سرور دین و دنیا پوری آپ پر صادق آتی ہے وہ فاضل یہ کہکر خاموش ہو رہے کہ احتمال ہے ۔ جب ہم نے اس مقدمہ کو آپکی خدمت مین پہونچایا آپ نے تبسم کیا اور شکر الٰہی ادا کیا اور اس بندہ کے حق مین بہت التفات فرمائی ۔

(۴۳) حق تعالیٰ نے آپ کو سات درجے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے عطا فرمائے ہین اور اُنکے انوار و برکات سے مشرف کیا ہے چنانچہ ان ساتون درجون کی تحقیق دفتر ثانی کے پچاسوین مکتوب مین مندرج ہے شائقین وہان سے دیکھ سکتے ہین ۔

(۴۴) حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے آپکے سینے بے کینے سے خناس اور وسواس کو بالکل جڑ سے اُکھاڑ پھینکا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ مین چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا کہ یکایک مین نے دیکھا کہ میرے سینے سے ایک بلائے عظیم نکلکر باہر گری اور پھر یہ بھی دکھایا گیا کہ اُس کا آشیانہ بھی نکال کر پھینکدیا گیا اور جو بہت سی ظلمتین اُسکے ادھر اُدھر تھین وہ بھی صاف کردی گئین کہ اُس کا کچھ اثر باقی نہ رہے اُسکے نکلتے ہی ایک عجیب انشراح سینے مین نمودار ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ یہ خناس تھا جو تیرے صدر سے نکال کر باہر پھینکا گیا اور اسی کے لئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم استعاذہ کے لئے مامور تھے اور یہ بھی دکھلایا گیا کہ جو خطرات حصول دین میں پیدا ہوتے ہین وہ سب خناس کی منشا سے ہوتے ہین کہ جو صدر مین آشیانہ رکھتا ہے اور ہر وقت نیش زنی کرتا رہتا ہے ۔

(۴۵) از انجملہ ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عنایت سے آپ کی عبادت سے شرک خفی کو اُٹھا لیا چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ چند روز تک اپنے قصور اعمال پر اس طرح توجہ ہوئی اور اتنا غلبہ ہوا کہ جب نماز مین سورۂ فاتحہ پڑھتا اور لفظ ایاک نعبد وایاک نستعین پر پہونچتا حیران رہجاتا کہ اگر اس لفظ کو پڑھتا ہون تو اسکے مفہوم کا مصداق نہین ہون اثنائے قراءۃ مین آیہ

کریمہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق بنتا ہوں اور جو نہیں پڑھتا تو بے اسکے نماز درست نہیں یہاں تک کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے محض اپنے کرم سے اس شرک کو میری عبادت سے اٹھا لیا اور نعمۃ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ظہور میں آئی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

(۶۴) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ آپ کو غایت اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور رسوخ علم وعمل کے سبب با امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ وامام بکرم شافعی مع تلامذہ کبار ہر ایک رضی اللہ تعالیٰ عنہم فنا و بقا ظہور میں آئی چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ صبح کے حلقۂ ذکر میں مشغول تھا کہ یکایک ایک طرح کی فنا مخصوص ظاہر ہوئی اور یقین جاتا رہا اور اس نے یہاں تک طول کھینچا کہ عصر کی نماز کے بعد میں نے یہ دیکھا امام الائمہ سراج الامۃ ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے کل شاگردوں اور اپنے کل علماء مجتہد مذہب کے ساتھ میرے گرد جمع ہیں اور مجھے احاطہ کیے ہوئے ہیں اور امام صاحب کے اساتذہ میں سے شکل ابراہیم نخعی رح بھی دکھائی دیئے اس وقت میں نے دیکھا کہ امام صاحب کا نور اور ان ائمہ کرام میں سے ہر ایک کا نور مجھ میں آگیا اور میں نے ان سب کے انوار سے تعین وبقا پائی اور بتمامہ اس انوار سے مجسم ہوگیا اور ہر ایک کا نور اپنے اجزاء میں دیکھنے لگا۔ پھر دو تین دن کے بعد اس طرح کی فنا و بقا حضرت امام شافعی رح اور ان کے شاگردوں اور ان کے علماء مذہب کے ساتھ ظہور میں آئی تو میں نے دیکھا کہ علماء حنفیہ مجھ سے باہر آگئے اور امام شافعی رح مع اپنے شاگردوں اور مجتہدان مذہب کے مجھ میں سما گئے اور پہلی طرح ہر ایک کے نور سے میرا ایک جزء بن گیا تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ باہر ہوگئے اور جو مجھ سے باہر ہوگئے تھے وہ پھر آگئے مگر میں انکے انوار سے اپنے آپکو متحقق پاتا ہوں پھر حضرت مجدد رح فرماتے ہیں کہ مجھے اس وقت یہ بات ظاہر ہوگئی کہ حق ان دونوں بزرگ اماموں میں سے باہر نہیں ہے دو حصے تو امام ابو حنیفہ کے ساتھ مسلم ہیں اور ثلث امام شافعی رحمہما اللہ سبحانہ کے ساتھ ہے۔

(۶۵) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ جب آپ کو شاہ کمال کیتھلی رح کا خرقہ شاہ سکندر صاحب نے پہونچایا تو اس وقت مشائخ نقشبندیہ اور مشائخ قادریہ قدس اللہ اسرارہم میں آپ کے معاملے میں ایک مشاجرت واقع ہوئی تو مشائخ کبرویہ اور بعض مشائخ چشتیہ رح نے صلح کرا دی چنانچہ اس کا بیان پہلے گذر چکا ہے۔

(۳۸) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حضرت نے خود فرمایا ہے کہ جو ہمارے طریقہ مین داخل ہوا یا آیندہ تا قیامت داخل ہوگا بواسطہ یا بے واسطہ عورتون اور مردون مین سے سب کے سب مجھے دکھائے گئے ہین اور اُن کے نام اور حسب و نسب اور مولد و مسکن سب مجھے بتائے گئے ہین اگر مین چاہون تو ہرایک کا نام و پتہ بتا سکتا ہون۔

(۳۹) حق سبحانہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے آپ پر یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ہند مین کون کون نبی گذرے ہین اور کتنے لوگ اُنپر ایمان لائے ہین چنانچہ بعض نبی پر تو ایک ہی شخص ایمان لایا ہی بعض پر دو شخص بعض پر تین شخص غرضکہ تین شخصون سے زیادہ کوئی ایمان نہین لایا۔ اور بعض انبیاء علیہم السلام کی قبور متبرکہ منورہ کا بھی مشاہدہ کیا ہے کہ جو اس ولایت ہند مین آسودہ ہین اور اُنکے انوار بھی مشاہدہ کیے ہین۔

(۴۰) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ احوال مآل شاہق جبل و مردگان فترۃ رسل (کہ ماتریدیہ کے نزدیک یہ جماعت دوزخ مین جائےگی اور اشعریہ کے نزدیک اُن کے برخلاف) آپ کو اس طرح کا مکشوف ہوا کہ بعد بعثت و احیاء اُخروی اُنھین مقام حساب مین کھڑا کرکے باندازہ جرم اُن پر عذاب کیا جاویگا اور بعد استیفائے حقوق برنگ حیوانات غیر مکلف اُنھین معدوم مطلق اور محض لاشے کر دیا جاویگا۔ ان دونون امر کی تحقیق مکتوب دوصد و پنجاہ و نہم دفتر اوّل مین صراحۃً مسطور ہے چنانچہ اس مکشوف کی تحریر کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ یہ مسئلہ غریب جب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے حضور مین عرض کیا گیا تو سب نے اسکی تصدیق فرمائی ہے اور مقبول رکھا ہے۔

(۴۱) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو علمائے راسخین سے کیا۔ اور اسرار متشابہات قرآنی اور رموز مقطعات کلام ربانی کا ماہر بنایا چنانچہ آپ خود تحریر فرماتے ہین کہ این فقیر تامدت ہا سر متشابہات را مفوض بعلم حضرت حق سبحانہ مے ساخت و علمای راسخین را غیر از ایمان بمتشابہات نصیبے نیافت و تاویلاتے کہ بعض علما و صوفیہ بیان کردہ اند آنہا را لایق شان آن متشابہات نمید انست وآن تاویلات را از اسرارے کہ قابل اشتہار باشد تصور نمے کرد چنانچہ عین القضاۃ ازالف لام میم۔ الم خواستہ کہ یعنی مدد ست کہ لازم عشق ست و امثال آن آخر کار چون حضرت حق سبحانہ بہ محض فضل شمۂ از تاویلات متشابہات را برین فقیر ظاہر ساخت وجدولی ازان دریاے

محیط بزمین است، ادا این مسکین کشاده گردانید و دانست که علمای راسخین را از تاویل متشابهات و مقطعات نصیب وافر است و همچنین آنکه بعض علما را از وجہ ذات مراد داشته اند و از ید قدرت آنہم نیست بلکہ تاویل آنہا از اسرار غامضہ است کہ باخص الخواص آنرا نمودہ اند تا از حروف مقطعات چہ گویم کہ حرفے از حروف بحریست مواج از اسرار خفیہ عاشق و معشوق و رمزیست غامض از رموز دقیقہ محب و محبوب و محکمات ہرچند امہات کتاب اند اما نتائج و ثمرات آن متشابہات اند۔

(۴۲) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ آپ کو حق تعالےٰ نے مراتب قطبیت ارشاد اور قطبیت افراد کا جامع بنایا تھا اور یہ مراتب عالیہ نادرات مین سے ہین چنانچہ مبدأ و معاد مین بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

(۴۳) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ پر کمالات ولایات انبیاء علیہم الصلوات و التحیات مکشوف فرمائے تھے اور اسطرح جو طالب جس پیغمبر کے قدم پر تھا وہ بھی ظاہر کر دیا تھا چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ فلان ولایت موسوی مین ہے اور نقطہ مرکز کے قریب ہے اور فلان دائرہ کے قریب ہے اس طرح بہت سے مقامات آپ بیان فرمایا کرتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص کو آپ نے فرمایا کہ تم ولایت ابراہیمی پر ہو تو وہ بزرگ اپنے جی مین خیال کرنے لگے کہ اگرچہ حضرت کو یہ مقام معلوم ہے مگر عنایت فرماکر مجھے دکھلا بھی دین تو بڑی عنایت و بندہ نوازی ہو چنانچہ اُس بزرگ نے اُسی شب اپنے معاملے مین دیکھا کہ حضرت خلیل الرحمٰن علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کمال بزرگی و نورانیت کے ساتھ تشریف رکھتے ہین اور حضرت شیخ قدس سرہ الاقدس آپ کے پاس بادب تمام کھڑے ہوئے ہین مین اور دوسرے شخص جو پہلے سے ولایت ابراہیمی پر تھے حاضر ہوئے آپ نے ہمارے ہاتھ پکڑکر حضرت خلیل علیہ السّلام کے قدمون پر لا ڈالا ہم لوگ قدم محترم چوم کر پیچھے کو ہٹ گئے اِس واقعہ کا راوی کہتا ہے کہ جب مین صبح کو حضرت شیخ کی ملازمت مین گیا تو آپ نے تبسم کرکے فرمایا کہ جو ہم نے تم سے کہا تھا اُس مین تردد کی گنجایش نہین ہے کیا تجھے معلوم نہین کہ طالبون کو جب حق تعالیٰ کوئی علم عطا فرمایا کرتا ہے تو اُسکے دقائق احوال اور مشرب کی استعداد بھی دیا کرتا ہے اور ایک مدت کے بعد خاص لوگون کو ایسے علوم سے نوازا کرتا ہے کیا تجھے معلوم نہین کہ شیخ نجم الدین کبرے قدس سرہ جو مکمل اولیای زمانہ سے تھے انھین یہ معلوم نہوا کہ مین انبیاء علیہم السّلام مین سے کون سے نبی کے قدمون پر ہون آخر اُنھون نے

www.mujaddidway.com

اس امر کی تحقیق کے لیئے اپنے ایک طالب کو ایک بزرگ کی خدمت مین بھیجا کہ اُنھین اس راز سے حق تعالیٰ نے آگاہی بخشی تھی جب وہ اُن کے پاس گیا اور تفتیش احوال شیخ کی تو وہ بزرگ بولے کہ ہمارا یہودی کس طرح ہے وہ یہ کلمہ سُن کر بہت آزردہ ہوا اور حیران دل تنگ ہو کر اپنے شیخ کی خدمت مین آیا اور جو سُنا تھا عرض کر دیا شیخ یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور وجد مین آ گئے اور فرمایا ہمارا مقصد حاصل ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ مین حضرت موسے کلیم اللہ علیہ السلام کے قدم پر ہون اور یہ اشارہ اُن بزرگ کا میری نسبت باتباع ولایت کلیم اللہ ہے۔

(۴۳) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو وہ قدرت و تصرف عطا فرمایا تھا کہ آپ مخلصین مین سے جس کو لایق پاتے ایک ولایت و مشرب سے دوسری ولایت پر جو اُس سے فوق ہوتی پہونچا دیتے چنانچہ مخدوم زادہ بزرگ قدس سرہ کو آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ہم کو ولایت موسوی سے ولایت محمدی پر لے آئے ہذا من اعجب العجوبات و من اعظم التصرفات۔

(۴۴) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو اسرار معاملات قلوب خمسہ سے مشرف فرمایا ہے خاص کر اُس مرتبہ عظمیٰ سے جو قلب خاص سے متعلق ہے اور ایک نادر مقامات سے ہے چنانچہ اسکا ذکر مبدأ و معاد مین ہے۔

(۴۵) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو حقیقت قرآنی اور حقیقت کعبہ ربانی اور بیت المقدس کے انوار و اسرار سے ایک بہت بڑا حصہ مرحمت فرمایا ہے چنانچہ آپکے بہت سے مکتوبات سے ظاہر ہے۔

(۴۶) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ آپ کو حق سبحانہ و تعالےٰ نے حق الیقین سے مشرف فرمایا ہے کہ اورنکا حق الیقین آپ کے نزدیک علم الیقین تھا چنانچہ آپنے اس مضمون کو مکتوب چہارم جلد دوم مین صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

(۴۷) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ آپکو بسبب متابعت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء حق سبحانہ و تعالےٰ نے وہ مرتبہ عنایت فرمایا ہے کہ جو مقام رضا سے فوق ہے اور اُس کو محبت ذاتی کہتے ہین۔

(۴۸) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ ولایت ثلثہ صغرے۔ کبرے۔ علیا اور ولایت اولیاء اور ولایت انبیاء اور ولایت ملائکہ یہ سب آپ پر منکشف کی گئی ہین اور ہر ایک ولایت کے کمالات سے آپ

مستفیض کیئے گئے ہین ۔ چنانچہ ان درجات کی تفصیل مکتوبات عالیات سے ظاہر ہے ۔

(۴۹) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے آپکو محض اپنے لطف و مہربانی سے خزینہ رحمت بنایا ہے چنانچہ خود آپنے دفتر اول مکتوب سی صد و یازدہم مین تحریر فرمایا ہے ۔

(۵۰) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالی کی طرف سے یہ بات بھی آپ کو معلوم کرائی گئی ہے کہ آپ کے بعد سے تا ظہور مہدی آخر الزمان آپ جیسا صاحب معاملات اور صاحب کمالات باطنیہ پیدا نہوگا

(۵۱) جب آپ کو طواف خانہ کعبہ کا زیادہ غلبہ ہوا تو آپنے دیکھا کہ کعبہ شریف سامنے موجود ہے آپ اُسکے طواف سے مشرف ہوے ۔ چنانچہ خود آپ نے تحریر فرمایا ہے ۔

(۵۲) ازانجملہ آپکے خصائص عظمی سے ایک یہ ہے کہ آپنے ایام وصال کے قریب فرمادیا تھا کہ جو کمال نوع بشر کے لیئے ممکن ہین وہ سب حق سبحانہ تعالی نے بوراثت و تبعیت سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے عطا فرمادیئے ہین اگر مین چاہون توان سب کو معقول طور پر بیان کرسکتا ہون ع قلم اینجا رسید و سر بشکست ۔ آپکے مکاشفات و خصائص عظمی اور مراتب علیا اس قدر ہین کہ بیان مین نہین آسکتے یہان بطور اختصار لکھدیئے گئے ہین ۔ طالبان صادق حضرات القدس زبدۃ المقامات ۔ عمدۃ المقامات ۔ مکتوبات شریف ۔ مبدا و معاد ملاحظہ فرماوین ۔

دوسری قسم کے بعض خوارق عادات و کرامات حضرت مجدد

نقل ہے کہ ایک درویش حضرت کی خانقاہ شریف مین رہا کرتا تھا ۔ اُسپر واردات کثیرہ وارد ہوتی رہتی تھین اور اکثر ایسا بھی ہوتا کہ جب وہ سجدہ مین جاتا تو زمین و آسمان کے حالات اُسپر منکشف ہوجایا کرتے تھے اس اثنا مین ایک شخص کثیر الخدشہ اُس کا ہم صحبت ہوگیا اُسکے باعث ایک دن اُسکے دلمین یہ خطرہ گذرا کہ ہمارے حضرت سے باوجود اسقدر علم و عرفان کے خرق عادت نہین ہوتا یہ خطرہ اُسکے دلپر اتنا چھایا کہ اُسے اپنے معاملہ مین تنگی پائی گئی لاچار ہوکر حضرت کے قدمون مین آپڑا مگر خطرہ کا اظہار نہ کیا آپنے فرمایا کہ یہ شخص طالب کرامات ہے اسپر فلان شخص کی صحبت کا اثر ہے پھر آپنے سب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ جو شخص طالب کرامات ہو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنا دوسرا شیخ تلاش کرے اور جو متابعت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اقتباس انوار فنا و بقا اور

دیگر کمالات معرفت ذات وصفات کا طالب ہو وہ یہان رہے۔

کرامت نقل ہے کہ ایک روز حضرت قضاء حاجت کو تشریف لے گئے تو آپنے دیکھا کہ ایک مٹی کا پیالہ نجاست مین پڑا ہوا ہے اور اُسپر اللہ پاک کا نام لکھا ہوا ہے آپنے اُس پیالہ کو اُٹھا لیا اور اُسی وقت پانی منگا کر اپنے ہاتھ سے دھویا اور کسی خادم کو ہاتھ لگانے نہ دیا پھر اپنے ہاتھ سے اُسے ایک پاکیزہ کپڑے مین لپیٹ کے اونچی جگہہ رکھدیا اور ضرورت کے وقت اُسی مین پانی پیا۔ جناب باری سے ندا ہوئی کہ اے احمد جس طرح تو نے ہمارا نام بزرگ کیا اسی طرح ہم نے تیرا نام دنیا و آخرت مین بزرگ کیا سو حضرت فرمانے لگے کہ اگر مین سو برس ریاضت ومجاہدہ بھی کرتا جب بھی اتنے فیوض و برکات مجھپر نازل نہوتے جتنے کہ اس عمل سے ہوئے۔

کرامت نقل ہے کہ سادات کرام مین سے ایک شخص آپ سے ارادت طریقہ رکھتا تھا اور جناب محبوب سبحانی غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کا بھی بڑا معتقد تھا ایکدن آپنے اُسے ایک خدمت پر مامور کیا چنانچہ وہ اُس خدمت پر قائم رہا پھر نماز شام کے بعد مسجد کے صحن مین حضرت تشریف فرما تھے اور وہ سید بھی حاضر تھا کہ آپنے اُس سے کہا کہ تجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے نیازمندی اور اخلاص زیادہ ہے کیا تو انھین دیکھنا چاہتا ہے اُس نے عرض کیا کہ حضرت مین تو مدت سے اسی آرزو مین ہون آپنے فرمایا کہ تو قطب تارے کو بھی پہچانتا ہے اُس نے کہا حضرت مین تو نہین جانتا آپ نے اپنی انگشت مبارک سے اُسکی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس تارے کی طرف دیکھ تو سید دیکھنے لگا اُس نے دیکھا کہ یکایک وہ ستارہ قطب شق ہوا اور اُس مین سے ایک نورانی شخص سیاہ لباس سے ظاہر ہوا اور وہان سے آ کر مسجد کے صحن مین آیا اور اُس سید کے پاس آ کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا کہ آپ جناب محبوب سُبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی ہین ان سے نیاز حاصل کر اُس سید نے آپکی ملازمت کی اور قدمبوس ہوا پھر وہ وہان سے پرواز کر کے اُسی قطب تارے مین چھپ گئے۔

کرامت نقل ہے کہ ایک شخص نے آپکے مریدون مین سے ایک سے یہ کہدیا کہ مجھے تو تمہارے شیخ سے نہایت ہی رنج پہونچا ہے کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ وہ یہ کہتے ہین اس زمانے مین اگر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی زندہ ہوتے تو وہ بھی ہماری غاشیہ برداری ہی کرتے وہ

مرید یہ بات سن کر سخت متفکر ہوا کہ آیا یہ بات کس حد تک صحیح ہے غرض کہ وہ اسی فکر و اندیشہ مین رہتا اور اس امر کی تحقیقات چاہتا تھا مگر اتنی جرأت نہ رکھتا تھا کہ آپ سے عرض کرے اور اس غم کو دور کرے آخر وہ اسی غم مین دن بدن گھلنے لگا اور بیمار پڑ گیا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ قریب المرگ ہو گیا اور حالت نزع نمودار ہو گئی اور قابض الارواح بھی آموجود ہوا کہ اتنے مین اُس نے دیکھا کہ ہوا پر سے ایک تخت پُر تکلف نمودار ہوا اُس پر ایک بزرگ بیٹھے ہوئے ہین اور آس پاس ایک کثیر جماعت بیٹھی ہوئی ہے اُنھون نے آتے ہی قابض ارواح کو روک دیا کہ ابھی اسکی جان نہ نکال ہم نے اسے خلاص کر دیا ہے اُس نے کہا مجھے تو یہی حکم تھا کہ اس کی جان قبض کیجائے اس کی نجات و خلاصی کا سبب کیا ہوا اُنھون نے فرمایا کہ اس وقت اسکے مرنے مین تین آدمی کافر مرتے سچ ہے مولانا روم فرماتے ہین ؎

اولیا را ہست قدرت از اِلٰہ ❊ تیر جستہ باز گرداند ز راہ

یہ کہہ کر وہ تو تخت ہوا پر اڑ گیا اور مریض سخت متعجب ہوا کہ یہ کون بزرگ تھے جنھون نے اس وقت مجھے موت کے پنجہ سے رہائی دلوائی۔ اگر مین انھین جانتا اور پہچانتا تو بہت ہی اچھا ہوتا فی الحال وہ تخت ہوا پر سے پھر نیچے آ گیا اور اُس بزرگ نے فرمایا کہ خواجہ بہاؤالدین نقشبند مجھے ہی کہتے ہین اور وہ جو تو نے سُنا وہ غلط ہے اور تیرے شیخ کے حق مین افترا و بہتان ہے اُس نے ایسا نہین کہا۔ ہان وہ مرتبہ ایسا رکھتا ہے کہ مین اُس کی غاشیہ برداری کرون۔ غرضکہ وہ مریض اچھا ہو گیا اور آپکا حد سے زیادہ مخلص ہوا۔ وہ تین آدمی جو اُنھون نے فرمائے کہ حالت کفر مین مرجاتے اُن مین سے ایک تو یہ مریض ہے اور دوسرا اس سے کہنے والا اور تیسرا وہ کہ جس سے اُس نے سُنا۔

کرامت نقل ہے ایک بزرگ زادہ نے سُنا کہ حضرت اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر سے افضل جانتے ہین وہ اس ارادہ سے آپکی خدمت مین آیا کہ آیا یہ کلمہ حضرت نے فرمایا ہے یا نہین دوسرے اگر صاحب حال و قال ہین تو میرے آبا و اجداد سے اطلاع دین اور ہر ایک کے نام و نشان بتائین ہو دُن کی بزرگی کے کچھ حالات بھی بیان کرین۔ تیسرے شیر برنج کھلوائین حضرت اندر محل مین جاتے تھے کہ ذرا سی دور چل کر لوٹ آئے اور دہلیز مین کھڑے ہو گئے اور بزرگ زادہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ مجھے اُس شخص کی مسلمانی مین تردد ہے کہ جو اپنے آپ کو کافر فرنگی سے بہتر جانے

اور حضرت صدیق سے بہتر جانتا تو کجا۔ پھر فرمایا کہ تمہارے باپ دادا کا یہ نام تھا اور پھر اُن میں سے ہر ایک کے کمالات بیان کرنے شروع کیے اور خادم سے فرمایا کہ وہ شیر برنج جو ہم نے علیحدہ رکھ چھوڑا تھا وہ لاؤ اور اس جوان کو دیدو کہ وہ اسی کے حصہ کا تھا بزرگ زادہ یہ باتیں سن کر آپ کے قدموں میں گر پڑا اور اپنے خطرات کا اظہار کیا اور آپ کا مرید اور پکا معتقد ہوا۔

کرامت آپ کے ثقہ اصحاب سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے اور دانہ مویز کھانے کے لیے آپ نے مانگے خادم نے دس گیارہ دانے مویز کے حاضر کیے آپ مراقب ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ آج ایک عجیب ظہور میں آیا جب یہ دانے مویز کے میرے سامنے رکھے گئے تو مجھے یہ دکھائی دیا کہ یہ سب مناجات کر رہے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے انکی مناجات قبول فرمائی اور انکے کھانے میں یہ ودیعت رکھی کہ جو کھائے اُس کو صحت کلی ہو آپ نے ان میں سے چند دانے کھائے اور صحت پائی اور باقی کو رکھ چھوڑا ایک مدت کے بعد جب مخدوم زادہ خرد بیمار ہوا اور انکی بیماری کی وجہ سے یاس کلی ہوئی وہ مویز دانے کھلائے گئے بفضل خدا اچھا ہو گیا اس طرح کئی شخصوں کو ایک ایک مویز دیا گیا جسے دیا وہی بھلا چنگا ہو گیا۔ آپ فرمانے لگے کاش یہ بہت سے دانے ہوتے تو اچھا تھا کہ بہت سے بیمار شفا پاتے۔

کرامت منقول ہے کہ حضرت مولانا محمد صدیق کشمی جو آپ کے خلفا کبار میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک درویش نمد پوش کہ جس میں آثار جذب و وجد و آزادگی و تفرید نمایاں تھے مجھ سے ملاقی ہوا اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ تیری ارادت کون سے شیخ سے ہے میں نے حضرت مجدد قدس سرہٗ کا نام لیا۔ کہا کچھ خرق عادات میں سے دیکھا ہو تو بیان کر میں نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا اُس نے کہا تمہارے شیخ سے میں نے ایک عجیب خرق عادت دیکھی ہے لو میں تمہیں سے کہتا ہوں اب تک میں نے کسی سے بیان نہیں کیا۔ میں تمہارے شیخ کے اوصاف سن کر بقصد زیارت سرہند پہونچا۔ کوئی پہر رات گذری ہو گی کہ شہر میں داخل ہوا میں نے خیال کیا کہ اس وقت خدام والا کو تکلیف دینی تو ٹھیک ہے نہیں کسی مسجد میں ٹھہروں چنانچہ میں ایک مسجد میں ٹھیر گیا ہمسایہ مسجد میرے حال سے اطلاع پا کر اپنے گھر لے گیا اور مہمان رکھا ادھر اُدھر کا ذکر آپس میں ہونے لگا پھر میں نے حضرت کا حال پوچھا تو اُسنے بہت طعن و تشنیع کی میں سمجھ گیا کہ یہ منکروں میں سے ہے میری طبیعت بھی مکدر

www.mujaddidiway.com

ہوگئی مین آپکے باطن کی طرف متوجہ ہوا کہ یکایک مین نے دیکھا کہ شیخ شمشیر بکف دروازہ سے آئے اور آتے ہی اُس منکر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور باہر چلے گئے مین بھی اُنکے پیچھے پیچھے ہولیا کہ یکایک آپ غائب ہوگئے مین پھر اُس گھر مین جا نہ سکا کسی اور جگہہ شب بسر کی صبح کو آپکا مکان تلاش کر کے آپکی خدمت مین پہونچا مگر مین رات کا سہما ہوا تھا مجھے دیکھتے ہی آپ نے بغل مین لیا اور تبسم کیا اور فرمایا مَا مَضٰی بِاللَّیْلِ لَا یُذْکَرُ بِالنَّھَارِ غرض کہ مین اُس دن سے اور بھی زیادہ معتقد ہو گیا۔

کرامت منقول ہے کہ سید رحمۃ اللہ لاہوری کہنے لگے کہ جب حضرت لاہور مین تشریف رکھتے تھے تو مین بھی آپکی خدمت کثیر البرکت مین حاضر ہوا کرتا تھا کہ ایک دن کسی تقریب سے آپ یہ فرما رہے تھے کہ مسلمان کے ہاتھ سے جسقدر کفار اور اُن کے بتون کی توہین اور بت شکنی ہوسکے کرے اور کسر رکھے ایک مرتبہ یہ فقیر بارادۂ الٰہی دو تین درویشون کے ساتھ ملک دکن کی سیر کر رہا تھا کہ چلتے چلتے جنگل مین ایک بت خانہ نظر آیا دیکھا تو وہان نہ کوئی آدم نہ آدم زاد صرف بت ہی بت ہین چونکہ آپکا فرمانا میرے گوش زد تھا مین نے اپنے یارون سے کہا کہ آؤ یہان تو کوئی ان کا حامی ہی نہین جسقدر ہوسکے بت شکنی کیجائے اور بت خانہ کو ویران کیا جائے پس ہم نے اُن بتون کو توڑنا اور دیوارون کو گرانا شروع کر دیا ایک ہندو کیفیت والا یہ حال دیکھکر گاؤن مین دوڑ گیا اور گاؤن والون کو اکٹھا کر کے ہمپر چڑھا لایا جون ہی ہماری نگاہ اُس طرف کو پڑی تو ہزار آدمی کے قریب دکھائی دیئے کہ ہر ایک کے ہاتھون مین لاٹھیان و پتھر ہین اور ہماری طرف بھاگے چلے آتے ہین یہ دیکھکر ہمارے ہاتھ پاؤن پھول گئے اور دہشت نمودار ہوگئی اور بھاگنے کی بھی کوئی راہ نہ دیکھی لاچار ہوکر حضرت مجدد الف ثانی کے باطن مبارک کی طرف ملتجی ہوئے کہ یا شیخ ہم نے تو آپ کی نصیحت پر اتنی مبادرت کی تھی اب ہم اس بلا مین عنقریب پھنسے جاتے ہین کہ پھر رہائی کی امید نہین پاتے اس لیئے اب ہم طالب امداد باطنی ہین ابھی مین اسی التجا و تضرع ہی مین تھا کہ میرے کان مین یہ آواز آئی کہ خاطر جمع رکھو تیری حمایت کے لیئے لشکر اسلام بھیجتا ہون یہ آواز سُن کر مین نے اپنے یارون سے کہا کہ اس طرحکی آواز میرے کان مین آئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رہائی کی امید ہے یارون نے کہا کفار تو آپہونچے اب کوئی دم جاتا ہے کہ ہمارے ٹکڑے اڑا دیئے دیتے ہین ابھی کفار ایک تیر کے ٹپے پر تھے کہ یکایک مین نے دیکھا کہ سواران اسلام قریب تیس چالیس سوارون کے گھوڑے دوڑائے ہوئے

کفارون پر بڑھے چلے آرہے ہین آتے ہی اُنھون نے کفارون کو پسپا کر دیا اور ہمین وہان سے نکالکر اُن کی جگہہ تک پہونچا دیا۔

کرامت منقول ہے کہ سید جمال ایک شخص اصحاب ذوق وحال سے تھے کہنے لگے کہ ایک دن جنگل مین ایک شیر مجھپر بھبک کر آیا مین اُسکی وحشت وتنہائی سے سخت پریشان ہوا اور حضرت کے باطن کی طرف ملتجی ہوا بجرد تضرع مین نے دیکھا کہ حضرت عصا لیئے ہوئے تشریف لائے اور آتے ہی اُسکے منھ پر عصا مارا اور وہ شیر فرار ہوا جب مین نے حضرت کو دیکھنا چاہا تو نہ شیر نظر آیا اور نہ حضرت دکھائی دیئے۔

کرامت منقول ہے کہ آپکے ثقہ یارون مین سے ایک صاحب کہنے لگے کہ حضرت ایک مرتبہ مع اصحاب ومخدوم زادگان کہین تشریف لے جارہے تھے مین ہمراہ خدمت والا تھا کہ آفتاب کی تیزی اور پیاس کی شدت نے مخدوم زادہ اور یاران پیادہ پر بہت ہی غلبہ کیا مگر غایت ادب کی وجہ سے کسی کو عرض کرنے کی جراءت نہوئی اسی اثنا رمین آپ نے اپنے دوستون مین سے ایک کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آفتاب کی حرارت اور غبار کی کثرت ہمارے یارون کے لیئے باعث آزار ہے مولانا محمد یوسف سمرقندی نے عرض کیا کہ حضرت پر خود روشن ہے مخلصون کے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ نے تبسم فرمایا اور گوشۂ چشم مین آسمان کی طرف اُٹھاکر ہونٹون ہی ہونٹون مین کچھ فرمایا۔ ابھی دو چار ہی قدم چلے تھے کہ ایک ٹکڑا ابر کا نمودار ہوا اور سب پر سایہ فگن ہوا اور اس طرح تقاطر کرنا شروع کیا کہ جس سے گرد بیٹھ جائے اور کیچڑ نہو اور ادھر بھینی بھینی ہوا چلنی شروع ہوئی کہ جس سے گرمی کی ساری کوفت جاتی رہے چونکہ وہ دن مینھ برسنے کے نہ تھے اس لیئے یارون کو اور بھی عقیدت بڑھ گئی۔

کرامت مولانا ہاشم جو آپکے خلفاء کبار مین سے ہین تحریر فرماتے ہین کہ ایک جوان سادات کرام مین سے طالب علمی کیا کرتا تھا اور میرا آشنا تھا وہ ایکدن آکر عجیب واقعہ بیان کرنے لگا کہ میان مین ایک شب مکتوبات شریف کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اُس مین تمہارے شیخ کا یہ لکھا ہوا دیکھا کہ امام مالک کے نزدیک شتم معاویہ مثل شتم ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالے عنہم ہے اور حد شتم ویسی ہے جیسی کہ اُن کے لیئے چونکہ میرے دلمین امیر معاویہ کی طرف سے کینہ تھا مجھے ازحد برا معلوم ہوا اور کتاب کو

پٹک دیا اور پڑ کر سو گیا کیا دیکھتا ہون کہ حضرت مجدد الف ثانی نہایت غصے مین بھرے ہوئے میرے پاس آئے اور میرے دونون کان پکڑ کر فرمایا کہ او نادان لڑکے تو بھی ہمارے لکھے پر اعتراض کرتا ہی اور ہماری کتاب کو زمین پر پٹکتا ہے آ۔ اگر تجھے یقین نہین ہے تو مین اُنکے پاس لے چلتا ہون کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہین پھر آپ اسی طرح کھینچے ہوئے ایک باغ مین لے گئے اور اُسکے ایک گوشہ مین مجھے بٹھا دیا اور اِس باغ مین ایک محل بنا ہوا تھا آپ اُس مین تشریف لے گئے مین نے دیکھا کہ ایک بڑے بزرگ وہان بیٹھے ہوئے ہین۔ آپنے نہایت ادب و تواضع سے سلام کیا اُنھون نے نہایت بشاشت کے ساتھ جواب دیا اور ملاقات کی پھر آپ دوزانو ہو بیٹھے اور میری طرف نگاہ اور اشارہ کر کے کچھ اُن سے فرمانے لگے جس سے مجھے معلوم ہوا کہ کچھ میری جانب سے آپ فرما رہے ہین تھوڑی دیر کے بعد آپنے مجھے بُلایا اور فرمایا کہ یہ حضرت امیر ہین کرم اللہ وجہہ تو غور سے سُن کہ حضرت امیر کیا فرماتے ہین۔ مین نے آپ کو سلام کیا آپنے زبان گوہر فشان سے یہ فرمایا کہ خبردار اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کینہ نہ رکھنا اور ان بزرگون کی ملامت مین ایک حرف بھی زبان پر نہ لانا ہم ہی جانتے ہین کہ ہم مین اور ہمارے بھائیون مین کن نیک نیتیون کی وجہ سے منازعات واقع ہوئے ہین اور حضرت مجدد رح کا نام لیکر فرمایا کہ ان کے کہنے سے سرتابی نہ کرنا باوجود ان نصیحتون کے مین نے اپنے دلکی طرف جو دیکھا تو اُس جماعت کی طرف سے وہ ہی کینہ پایا گیا تو حضرت امیر پر غضب ہوئے اور تمہارے شیخ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ابھی اس کا دل صاف نہین ہوا ہے آپ اُسکے ایک دھپ زور سے لگائیں حضرت نے بڑے زور سے میری گدّی پر ایک دَھپ لگایا مین نے اپنے دلمین کہا کہ اُنکی عداوت آپ ہی کی محبت و رضا کے لیئے تھی جب آپ ہی اس عداوت سے خوشنود نہین تو مین بھی اس کینہ کو اپنے دل سے نکالے ڈالتا ہون پھر جب مین نے اپنے دل کو دیکھا تو خوب صاف و مصفا نظر آیا پھر جو مین خواب سے اُٹھا تو اپنے سینہ کو کینہ سے صاف پایا۔ اب مین تمہارے شیخ کا پورا معتقد ہو گیا

کرامت منقول ہے کہ سلاطین زادون مین سے ایک کے لیئے بادشاہ کی طرف سے قتل کا حکم ہوا وہ بیچارہ ہر طرف ہاتھ پاؤن مارنے لگا اور فقرا سے طالب امداد ہوا اس اثنا مین اسکے نصیبے سے حضرت آگرہ ہی تشریف لائے تھے اُس محبوس نے اپنے ایک آشنا کی

زبانی جو حضرت ہی کے مخلصون مین سے تھا کہلا کر بھیجا کہ للہ امداد فرمایئے اُس نے آکر آپ سے عرض کیا آپ اُسکی خلاصی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے کہدو کہ تو قتل سے بچ گیا وہ اُس مژدہ سے مطمئن نہ ہو کر بسبب اضطراب ایک معتبر مجذوب کی طرف رجوع ہوا اُس نے کہا کہ اکابر نقشبندیہ مین سے ایک شخص نے اگر اُس کی کشتی بھنور سے نکال دی ہے۔ اُسے اطمینان ہو گیا چند ہی روز نہ گذرے تھے کہ اُس حبس سے خلاصی ملی اور منصب پر بھیجا گیا۔

کرامت منقول ہے کہ ایک فاضل ایک مریض کی نسبت طلب دعا کے لیئے آپکے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت بہت سے فقراسے دعا کے لیئے ملتجی ہوا ہون اس لیئے آپکی خدمت مین بھی حاضر ہوا ہون آپ دعا کے لیئے متوجہ ہوئے اور ایک لحہ کے بعد فرمایا کہ آؤ اُسکی مغفرت کے لیئے بھی دعا مانگین وہ فاضل حیرت زدہ اپنے کالون مین آیا دیکھا تو لوگ اُسکے دفن سے فارغ ہو آئے ہین وہ فاضل اس خرق عادت کو دیکھکر آپ کا مخلص ہو کر مرید ہو گیا۔

کرامت مولانا محمد ہاشم برکات احمدیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ مین ایک دن قرآن مجید کی تلاوت مین تھا کہ پڑھتے پڑھتے اس آیت پر وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا تو میرے دلمین یہ خطرہ گذرا کہ کیا تہجد پڑھنے والے کو بھی مقام شفاعت مین دخل ہے دل سے کہا کہ چل حضرت سے پوچھ چنانچہ مین اسی نیت سے آپکی خدمت مین آیا آپ وضو کر رہے تھے مجھے دیکھکر فرمانے لگے کہ تہجد پڑھا کر مین نے کہا کہ اکثر تو پڑھتا ہون فرمایا جو شخص مقام محمود سے کہ جس کو مقام شفاعت کہتے ہین پورا حصہ لینا چاہتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ لزوماً تہجد پڑھے پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی مین نے عرض کیا کہ خدمت عالی مین اسی مدعا کے لیئے حاضر ہوا تھا سو الحمد للہ بغیر میرے عرض کیئے آپکی کرامت سے میرا مدعا بر آیا۔

کرامت صاحب عمدۃ المقامات حاجی میان محمد فضل اللہ تحریر فرماتے ہین کہ مین نے بعض اکابر سے سُنا ہے کہ لکھنؤ کا ایک حاکم رافضی تھا اُس کے اقربا مین سے ایک شخص جو لکھنؤ کے مضافات مین رہتا تھا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کو بُرا کہنے لگا اُسی نواح کا ایک سردار اہل سنت مین سے تھا اُسے یہ امر سخت ناگوار گذرا فوراً اُسے قتل کر دیا جب یہ خبر حاکم لکھنؤ کو پہونچی بڑا پیچ و تاب کھایا اور قسم کھائی کہ مین اُسے بہت سے عذابون مین پھنسا کر مارون گا اور آدمی دوڑا دیئے

کہ فوراً اُسے پکڑ کر ہمارے سامنے لاؤ چنانچہ آدمی آئے اور اُسے پکڑ کر لے چلے راستہ مین اُس نے دیکھا کہ ایک جماعت ختم واوراد مین مشغول ہے اُس نے اُن لوگون سے التماس کی کہ حضرات میری یہ کیفیت ہے اور گرفتار پنجۂ بلا ہون للہ میرے لیئے دعا فرمایئے اُس جماعت کے لوگون نے طریقۂ ختم لاحول کو جو حضرت مجدد رح سے منسوب ہے اُسے سکھایا وہ شخص رستہ مین پڑھتا چلا گیا چونکہ وہ راہ لب دریا واقع تھی اُس نے دیکھا کہ ایک نورانی شخص کشتی مین بیٹھا ہوا ہے اور وہ کشتی بے ملاح چلی آرہی ہے جب قریب آئی تو اُس بزرگ نے فرمایا کہ صاحب ختم مین ہی ہون تیری رہائی کے لیئے آیا ہون توہر طرح خاطر جمع رکھ اور کسی طرح نہ گھبرا جاتے ہی رہائی پائے گا غرضکہ کشتی تو روانہ ہو گئی اور وہ شخص منزل بمنزل پہنچکر حاکم کے روبرو پیش ہوا حاکم اُسے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا اور بڑی خوشی سے ملا اور معذرت کی اور بہت سے روپیہ اور خلعت فاخرہ اُسے عنایت کر کے رخصت کر دیا جب اُس نے اس ہلاکت سے نجات پائی اور ایسکے علاوہ اور بھی فتوح دیکھین تو غایبانہ آپ کا مرید مخلص ہوا اور ایک قصیدہ آپکی شان مین لکھا اور اویسی تخلص رکھا اور آپکی اولاد کی بھی بہت سی تعریف لکھی چنانچہ اُس مین سے چند اشعار جو خاص آپ کی شان مین ہین اور اس تذکرہ کے مناسب بھی ہین درج کیئے جاتے ہین شائقین ملاحظہ فرمائین۔

آنکہ نامش چو برآمد بزبان مے گردد	قوت ناطقہ را علم لدنی از بر
شیخ احمد رح کہ مجدد لقبش کرد خدائے	الف ثانی شدہ زو تازہ بدین مستظہر
الفش ہست ز احدیت و ح حکمت حق	میم از معرفت و دال بدانش رہبر
در ولایت بکمالات نبوت مخصوص	بہر ایصال خلایق بمبانی زصور
ہر کہ در حلقۂ خاصش نفسے زد آورد	حلقہ زو بر درِ لاہوت ز مفتاح اثر
آسمان جاہ شہنشاہ سریر تکمیل	کہ شود قطب زمان حاجبش از فیض نظر
بست بر صفحہ ہر سادہ دلے نقش کمال	نقشبندی عجبے ہست بدین تازہ ہنر
ہر کس احرام حرم مے کند از بہر طواف	کعبہ از مسجدش آمد بہ صفائے منظر
گفت گوش بحقایق ز رہ صدق و صفا	نطق حق دان کہ بود زبدۂ اولاد عمر
جوشش علمش ہمہ پیدا کہ بود آل علی	کان پئے دار علوم نبوی آمد در

نسبت فیض طریقش بطرق هست چنان ‏ که بصدیق بود رتبهٔ اصحاب دگر

رفت از دائرهٔ ظل بسوی مرکز اصل ‏ یعنی از ذات احد گشت بجان مستبشر

مشرب احمدی و خلت ابراهیمی ‏ کرد این مجمع بحرین دلش را اظهر

نقشبندی بدن و قادری و چشتی بال ‏ طائر معرفتش را که بود عالی پر

نسبت فیض طریقش نه باحیاست فقط ‏ مستفیض ست ازو جمع اہل مقتبر

اوست قیوم که عالم بفیوضش قائم ‏ تا قیامت بود از مهلکهٔ خوف و خطر

هر کرا شد بسوی مبدء فیاض عروج ‏ همتش هست عموماً بتوسط مضمر

یک نگاهش در ششم کانه لطائف واکرد ‏ سالکی را که در افتاد بفکر ششدر

گشت در دهر جهان از سه حقائق آگاه ‏ که بهر چار طرف داد به تفضیل خبر

صورتش در دل سالک ز رخ شاهد غیب ‏ پرده برداشت با نوار شهادت خوشتر

انقطاعش ز جهان سر حروف مقطوع ‏ منکشف کرد بعنوان صد و صد دفتر

شبه اش در متشابه نبود از آیات ‏ که به مدلول یقینیش بود دانش در

در کلامش چو کسی خورده بگیرد از خبث ‏ بخرد باشد و در هر دو جهان خوار چو خر

در معادات وی آنکس که نصب کرد علم ‏ کسر شانش بود آخر سوی ایمان منجر

حجله آرای کرامت شود از پردهٔ غیب ‏ هر کرا طبع عروسی شده حسنش زیور

خاطرش گر پی تغییر حقائق برود ‏ زهر تریاق شود دود دهن مار دو سر

آب حیوان اثر زهر هلاهل بخشد ‏ گر کند قطرهٔ او قطع گلو تا به جگر

زیر کوه آنده گر سازد از استمداد ‏ باشدش با همه اثقال چو برگ گل تر

کور را معنی نادیده ز فیضش مرئی ‏ صوت نابرده بلب جا کند اندر دل کر

هر که در کام نهنگ افتد و نامش گیرد ‏ از زبانش شودش زورقه سوی معبر

آنکه دارد مذاهب ره باطل پنهان ‏ در حضورش چو در آئینه بقول منکر

فلسفی دم ز هیولی نزند و از صورت ‏ جوهر اصل شود در نظرش مستظهر

فی الحقیقه به یقین دیده بشوید ز خطا ‏ ثابت الاصل به بیند همه را در پیکر

www.mujaddidway.com

گر بیک گوشۂ چشمش برسد معتزلی	رویۃ اللہ شود حاصل و نقش ببصر
رافضی خارجی چون برسر کویش گذرند	این ز شیخین شود بندہ و آن از حیدر

کرامت صاحب حضرات القدس تحریر فرماتے ہین کہ ایک سید صحیح النسب کہ جو آپکے قدیمی یارون مین سے تھا مجھسے کہنے لگا کہ آپ کے حقیقی بھائی شہر سرونج مین تھے دو کلمے اُنکی طلب کے آپ نے لکھکر مجھے دیدیئے اور فرمایا کہ تو خود جا اور اُن کو لے آ مین نے حسب الحکم عزم مصمم کرلیا اور فاتحہ کے لیئے حاضر ہوا آپ نے فاتحہ پڑھکر رخصت کیا اور چلتے وقت فرمایا کہ راستہ پُرخطر ہے راہ مین سورۂ لایلاف زیادہ پڑھنا خدا چاہے کوئی حاجت تیری اٹکی نہ رہے گی اور جب کوئی تجھے مشکل پیش آئے تو مجھے یاد کرلیجیو مین آپکے قدمون کو ہاتھ لگا کر چل کھڑا ہوا اتفاقاً راہ مین ایک جماعت بھی میری رفاقت مین ساتھ ہولی جب سرونج کوئی دو تین منزل رہ گیا تو وہ جنگل بہت ہی پُرخطر نظر آیا کہ گھانس وہان کی آدمی کے قد سے دو دو گز اونچی تھی مین قضائے حاجت کے لیئے اُس مین چلا گیا اور میرے ساتھی وہین کھڑے رہے مین نے بعد فراغ طہارت کرکے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھی کہ اتنے مین ایک شیر نے چنگھاڑ ماری اور میرے منھ کے سامنے آکھڑا ہوا مین مارے دہشت کے کانپ اُٹھا اور بےاختیار حضرت کو یاد کیا اور کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مشکل آئے تو مجھے یاد کرنا حضرت اب امداد کا وقت ہے کہ مجھے اس موذی سے بچائین ابھی مین نے یہ کلمات کہے بھی نہ تھے کہ یکایک آپ نمودار ہوئے اور اُس شیر کی طرف اشارہ کیا کہ دور ہوجا وہ فوراً پرے کو منھ کرکے چلدیا مین نے چاہا کہ مین حضرت کو دیکھون جون ہی نگاہ اُٹھائی تو آپ میری نظر سے غائب ہوگئے میرے ساتھیون نے بھی اس معاملے کو خوب دیکھا وہ کہنے لگے کہ یہ کون بزرگ تھے کہ جو تیری ایسے وقت مین امداد کی مین نے آپ کا نام مبارک لیا وہ سب کے سب آپ کے بڑے معتقد ہوگئے۔

کرامت امیرزادون مین سے ایک شخص پر سلطانی غضب نازل ہوا اور اُسے لاہور سے بلوایا گیا اور یہ حکم اُس کے لیئے نافذ ہوچکا تھا کہ آتے ہی ہاتھی کے پاؤن مین ڈلواکر کچلہ کرادو وہ امیرزادہ جب لاہور سے چلا تو چونکہ سرہند رستہ مین تھا آپکی خدمت مین آیا اور نہایت عجز و نیاز کے ساتھ جان بخشی کے لیئے التماس کی آپ نے ذراسی دیر مراقبہ کے لیئے سر نیچا کیا اور پھر

فرمایا کہ تو خاطر جمع رکھ سلطان کی طرف سے کوئی آفت تجھ پر نہ آئیگی بلکہ وہ بانواع الطاف شاہانہ تجھ سے پیش آئیگا اُس نے بحالت اضطراری پھر عرض کیا کہ حضرت مجھے آپ لکھدین کہ میرے دل کو تسلی ہو تو آپنے اُسکے اطمینان خاطر کے لئے یہ لکھدیا کہ "چون فلانے از خوف غضب سلطان بفقرا رباب اللہ رجوع آورد فقیر او را در ضمن خود گرفتہ ازین ہلکہ رہانید" یعنے جب کہ فلان شخص نے سلطان کے خوف سے ہماری طرف رجوع کی تو ہم نے اُسے اپنی ضمان مین لے لیا اور اُس ہلاکت سے بچالیا وہ تو رخصت ہوا چند روز کے بعد بعض آدمیون نے یہ خبر دی کہ بادشاہ اُسپر بہت غصہ ہوا اور اُسپر ایسی ایسی گذری آپنے فرمایا کہ ہم کو تو اُس کا معاملہ روز روشن کی طرح دکھایا گیا ہے کہ بادشاہ اُس پر ضرور مہربان ہوگا یہ خبر سچی نہین ہے پھر دو تین دن کے بعد متواتر معلوم ہوا کہ جس طرح حضرت نے فرمایا تھا اُسی طرح ہوا کہ جب وہ بادشاہ کے روبرو پہونچا تو شاہ نے تبسم کیا اور چند کلمے نصیحت کے اُسے فرمائے پھر از راہ لطف خلعت خاص عطا کیا اور اُسی خدمت پر مامور رکھا۔

کرامت ایک درویش جو آپ کے مخلصین مین سے تھا ملتان سے آیا اور آکر عرض کیا کہ حضور میری اہلیہ جو آپ کی مخلصات مین سے ہے کئی سال سے از حد بیمار ہے اور کئی مرضون مین گرفتار۔ اطبا اُسکے علاج سے عاجز۔ مین خود نہایت پریشان آپکی توجہ کا امیدوار ہون کہ فاتحہ شفا پڑھئے اور اپنی ضمن مین لیجئے۔ پھر اُسنے بہت سی التجا اور تضرع وزاری کی آپ نے فرمایا کہ "او را در ضمن خود گرفتیم" وہ درویش رخصت ہوا اور اپنے وطن پہونچا اور وہان سے عرضی لکھی کہ جس روز آپنے فرمایا تھا اُسی روز میری اہلیہ تندرست ہوگئی آپ نے اُس عرضی پڑھنے کے بعد فرمایا کہ الحمد للہ علے ذالک۔

کرامت ایک دولتمند کو (کہ جو اس خاندان عالیشان کے بزرگ زادون مین سے تھا۔ اور اُسکی والدہ بادشاہ زادی تھی) قولنج کا مرض عارض ہوا اور مرض مین امتداد ہوگیا یہان تک کہ اطبائے حاذق اُسکے علاج سے عاجز ہوگئے اور یاس کلی ہوگئی اُسنے حضرت کے مخلصون مین سے ایک مخلص کے توسط سے عرضی بھیجی آپنے صبح کے وقت اُسکے حال پر توجہ فرمائی اور اُس مخلص سے فرمادیا کہ تم جاؤ اور اُس عزیز کو بشارت دو کہ تو اچھا ہوگیا وہ حسب الحکم اُسکے گھر گیا دیکھا تو وہ ابھی چارپائی پر پڑا ہوا ہے آتے ہی کہا کہ میان تم تو اچھے ہوگئے خدا تعالی نے تمہیں صحت بخشی اب تم کیون پڑے ہوئے ہو مریض بولا بات تو کچھ کیا ہوا۔ کہا ہمارے پیر و مرشد نے

تجھیں صحت کی بشارت دی ہے۔ اُٹھو کھڑے ہو جاؤ وہ شخص فوراً کھڑا ہو گیا اور کوئی بیماری کا اثر نہ پایا۔

کرامت مولانا محمد امین ایسے بیمار ہوئے کہ کسی دوا اور دعا نے اثر نہ کیا۔ لاچار ہو کر حضرت مجددؒ کے پاس بصد عجز و نیاز عرضی بھیجی کہ میرے حال پر توجہ فرمایئے اور جامۂ مبارک تبرکاً مرحمت ہو۔ آپ کو اُسکے حال پر رحم آیا اور اُسکے عریضہ کے جواب میں تحریر فرمایا کہ کچھ اندیشہ نہ کرو انشاءاللہ تعالےٰ اچھے ہو جاؤ گے تمہاری طرف سے ہم کو دلجمعی ہے حسب الطلب پیراہن ہمیں بھیجا جاتا ہے اس کو پہنو کہ کثیر البرکت ہے اور اسکے ثمرات کے امیدوار رہو۔ اُس نے وہ پیراہن پہنا خدا تعالےٰ نے اُسے صحت بخشی پھر وہ شرف ملازمت سے مشرف ہو کر مریدان صادق العقیدت سے ہوا اور آخر عمر تک جمعیت و استقامت کے ساتھ حضرت کی خدمت میں رہا اور آپ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور رہا۔

کرامت منقول ہے کہ نواب خانخاناں کی طرف سے بادشاہ کو یہ شبہ ہو گیا تھا کہ یہ غنیم سے خفیہ تعلق رکھتا ہے اس لیئے اُسے معزول کر دیا اور نہایت پر غضب ہوا اور قریب تھا کہ اُسے قتل کرا دے خان موصوف میر محمد نعمان کی طرف جو برہان پور میں آپ کے خلیفہ تھے متوسل ہوا میر صاحب نے وہ عریضہ حضرت مجدد کی خدمت میں بھیجا آپ نے میر صاحب کی عرضی ملاحظہ کر کے قلمدان طلب کیا اور لکھدیا کہ در وقت مطالعہ کتابت شما و خانخاناں در نظر رفیع القدر آمد خاطر شریف از معاملہ او جمع باشد بعد وہ تحریر حضرت میر صاحب کے پاس پہونچی انھوں نے بجنسہ نواب خانخاناں کو بھیجدی اُس نے کہا بزرگوں کی توجہ سے کچھ عجب نہیں مگر بظاہر معاملہ مشکل نظر آتا ہے کہ سلطان بہت بدگمان ہو گیا ہے اور دشمن میرے درپے ہیں حضرت کے مکتوب کو دس بارہ ہی روز گذرے تھے کہ بادشاہ کے جی میں اُس کی طرف سے صفائی ہو گئی اور پھر اُسے صوبہ داری دکن پر قائم رکھا اور خلعت خاصہ اُسے عنایت فرمایا۔

کرامت ایک درویش آپ کی خدمت میں آیا کہ اُس کا دل ایسا ذاکر تھا کہ پاس کے لوگوں کو بھی اُسکی حرکت معلوم ہوتی تھی حضرت کے پاس بھی طلب فیض ہی کے لیے حاضر ہوا۔ آپنے فرمایا یہ شخص تو صاحب استعداد ہے مگر استیلاء ذکر اور خلافت مشائخ نے اسے عجب و پندار میں

ڈال رکھا ہے اس لیئے راہ ترقی مسدود ہے اس حالت کے بے سلب کیئے بغیر اس کا معالجہ نہو گا چنانچہ دو روز بھی نہ گذرے تھے کہ آپ نے اُس کی حالت سلب کر لی۔ وہ بہت حیران ہوا اور زار قطار رونا شروع کیا کئی روز تک آپ نے توجہ بھی نہ کی تاکہ عجب و پندار جو اُس کے دماغ مین گھسا ہوا ہے نکلجائے جب روتے روتے اُسکی بُری حالت ہوگئی۔ ایک روز خلوت مین طلب کر کے ایسے مقامات عالیہ پر پہونچا دیا کہ وہ پہلی حالت اسکی پہلی سیڑھی کی برابر بھی نہ تھی۔ اور وہ خود ہی اپنی پہلی حالت کے نقص کا معترف ہوا۔

کرامت۔ خواجہ جمال الدین حسین پسر خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کہ جو بحکم پدر بزرگوار ارادت کے لیئے دہلی سے حضرت کی خدمت مین سرہند پہونچے تو وہ کہتے ہین کہ جب مین حاضر ہوا اور میرے حال پر توجہ فرمائی تو تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے مین دیکھتا ہون کہ تیرے دل پر ایک عورت کا پاؤن جما ہوا ہے جب تک وہ پاؤن تیرے دل سے نہ ہٹے گا مستفید نہوگا مین نے عرض کیا کہ مین اپنی پھوپی کی لڑکی پر فریفتہ ہون پھر آپ نے توجہ فرمائی اور وہ تعلق میرے دل سے ایسا نکال دیا کہ بالکل اُسکی طرف سے میرا دل سرد ہوگیا گویا کبھی میرا دل اُسکی طرف آیا ہی نہ تھا۔

کرامت۔ ایک شخص آستان عالیشان پر حاضر ہوا اور نذر لایا اور عرض کیا کہ میرا لڑکا بیمار ہے دعا و فاتحہ کے لیئے حاضر ہوا ہون ہر چند اُس نے الحاح و زاری کی مگر آپ نے اُسکی نذر نہ لی ہم لوگ سمجھ گئے کہ حضرت تو کبھی رد نہ کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا لڑکا بچے گا نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شام تک اُس کا لڑکا مر گیا۔

کرامت۔ ایک صوفی نقل کرتے ہین کہ ایک مرتبہ مین نے حج کا مصمم ارادہ کیا اذن اور فاتحہ کے لیئے حضرت کی خدمت مین آیا آپ نے سر مراقبہ مین کر کے فرمایا کہ مین تو تمھین عرفات پر دیکھتا نہین تم حج کا ارادہ کیسا کر رہے ہو۔ غرضکہ آج تیس برس ہونے آئے جب حج کا ارادہ کرتا ہون جبھی یا تو ارادہ فسخ ہو جاتا ہے یا سامان بہم نہین پہونچتا۔

کرامت صاحب حضرات القدس تحریر فرماتے ہین کہ میرے چچا شیخ محمد نقل کرتے ہین کہ جب مین اصفہان سے چلا تو گھوڑے کی خرجی مین سے میرا زاد راہ گر گیا جب مجھے معلوم ہوا تو مین اُسکے تلاش کرنے مین لگ گیا اس جستجو اور تگ و دو مین وقت بہت گذر گیا اور قافلہ میری نظر سے

غائب ہوگیا اور قافلہ سے جدا ہوگیا حیران و پریشان گریان و بریان ہر طرف اٹرا مگر قافلہ کا نشان کہین نہ پایا جدھر نظر اٹھاکر دیکھا پہاڑ اور جنگل کے سوا کچھ نظر نہ آیا جب تو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے لاچار ہوکر ایک جگہہ لب آب بیٹھ گیا اور وضو کرکے بتضرع و نیاز حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی طرف متوجہ ہوا اور آپ سے امداد چاہی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ حضرت ایک عراقی گھوڑے پر سوار نمودار ہوئے اور میرے پاس آکر فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے مین نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ مین دیا آپ نے اپنے پیچھے مجھے بٹھالیا اور گھوڑے کے ایک چابک لگایا کہ اُس نے دم بھر مین قافلہ تک پہونچا دیا جب قافلہ دکھائی دینے لگا مجھے گھوڑے پر سے اُتار دیا اور فرمایا جا قافلہ مین مل جا پھر جو مین نے پیچھا پھر کے دیکھا تو آپ دکھائی نہ دیئے یکایک نظرون سے غائب ہوگئے

کرامت۔ ایک صوفی نقل کرتے ہین کہ ایک مرتبہ مجھے ایسی بیقراری طاری ہوئی کہ کسی طرح مجھے چین نہ پڑتا اگر جنگل مین جاتا تو جنون کو اور ترقی ہوتی اور جو حجرہ مین بیٹھتا تو وہان بھی سکون نہوتا ایک دن آپکی خانقاہ ملائک پناہ کی طرف رجوع کی تو حضرت دروازہ کے اندر تشریف رکھتے تھے اور اصحاب دروازہ کے باہر حلقہ کئے ہوئے دست بستہ باادب تمام اس طرح کھڑے تھے کہ گویا اُن کے بدن مین جان ہی نہین جب مین نزدیک پہونچا تو حضرت میرے حال سے مطلع ہوگئے اور جھٹ دروازہ کھول کر میری طرف اشارہ کیا کہ فلان جلد آ مین سرعت کے ساتھ دوڑا اور حضرت کے نزدیک پہونچا آپنے کمال بندہ نوازی و سرفرازی فرمائی اور میری گردن مین ہاتھ ڈالا اور میرے سر کو اپنی بغل مین لیا اور دبا کر فرمایا کہ اے فلان جو نعمت تجھے پہونچی ہے تیرے ہمعصرون مین سے کسیکو بھی نہین پہونچی یہ فرمانا حضرت کا مثل آب زلال تھا کہ میرے دل کی لگی کو بجھا دیا۔ اور وہ بے قراری و بے آرامی اور جوش و خروش سب جاتا رہا اور سکون و آرام آگیا۔

کرامت ایک تاجر آپ کے مخلصون مین سے تھا آپکی خدمت مین آکر عرض کرنے لگا کہ حضرت اب مین بوڑھا ہونے کو ہوا مگر ایک اولاد بھی نہ ہوئی لللہ میرے حال پر توجہ فرمایئے آپ نے ایک لمحہ کے لئے سر نیچے کیا پھر فرمایا کہ اس بیوی سے تو لوح محفوظ مین تیرے لیئے اولاد پائی نہین جاتی اگر دوسرا نکاح کرے تو بیشک اُس سے اولاد ہوگی اور وہ تیرے بعد تیری

یادگار بھی رہیگی۔ اتفاقاً وہ بیوی اُس کی مرگئی اس نے پھر اور نکاح کیا اُس سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔

کرامت۔ مولانا مرتضے سے منقول ہے کہ میرے والد نے مرتے وقت مجھے وصیت کی کہ میری نعش کو آپ کے روبرو لے جانا اور عرض کرنا کہ حضرت للہ مجھے بھی اپنے طریقہ مین داخل فرمالیئے تو آپ کا یہ طریقہ تھا کہ اموات کو بھی اپنی نسبت عطا فرمایا کرتے تھے چنانچہ مین نے اپنے والد کی وصیت کے بموجب ایسا ہی کیا کہ جنازہ لارکھا اور والد صاحب کی التماس کو عرض کیا۔ فرمایا اچھا کل حلقے مین بیٹھکر معلوم کرلیجیو دوسرے دن جب مین حلقہ مین بیٹھا تو ایک شخص کے فاصلے سے مین نے اپنے والد کو بیٹھے ہوئے دیکھا کہ شغل مین سرگرم ہین۔ مین خدا کا شکر بجالایا۔

کرامت۔ مریدین مین سے دس آدمیون نے علحدہ علحدہ آپ کی دعوت کی کہ روزہ کھول کر آپ کھانا وہین کھائین آپ نے قبول فرمالیا اور وقت معین پر اسی آن واحد مین سب کے گھر تشریف لے گئے اور روزہ افطار فرمایا۔

کرامت ایک دن صبح کے حلقے مین آپ نے فرمایا کہ اپنے یارون مین سے ایک کی پیشانی پر ھوالکافر لکھا ہوا پاتا ہون تھوڑے ہی دن نہ گذرے تھے کہ مولانا محمد طاہر لاہوری کافر ہوگئے آپ اس بلا کے رفع کے لیئے متوجہ ہوئے دیکھا تو لوح محفوظ مین ہوالکافر لکھا ہوا ہے آخر آپ گریہ وزاری کے ساتھ جناب باری مین مشغول ہوئے اور عرض کیا کہ خداوندا حضرت غوث اعظم رح نے فرمایا ہے کہ میرے واسطے سے قضا رد ہوجاتی ہے اگر محض اپنی عنایت عامہ سے یہ قضا بھی محو ہوجائے تو تیری وسعت رحمت سے کچھ دور نہین ہے۔ آپ کی دعا جناب الٰہی مین قبول ہوئی اور مولانا محمد طاہر پھر اسلام سے مشرف ہوئے اور مقامات عالیہ پر پہونچے اور آخر مین خلافت اور منصب قطبیت سے سرفراز ہوئے

مختصر بیان عبادات و عادات و عقائد شریعۂ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب زبدۃ المقامات تحریر فرماتے ہین کہ مین نے آپکی زبانِ مبارک سے بارہا سنا کہ ہمارا کام

اور عمل ہی کیا ہے جو کچھ ہمین عطا کیا گیا ہے وہ محض فضل وکرم خداوندی ہے اور اگر مثلاً کوئی امر بہانہ کرم ہو تو وہ متابعت سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوگی کہ مین اپنے کام کا دارو مدار اسی پر جانتا ہون۔ جو کچھ جزواً و کلاً عطا ہوا ہے وہ اس اتباع ہی کی وجہ سے عطا ہوا ہے اور جو نہین دیا گیا تو ہم سے جو بحکم بشریت اتباع مین کچھ کمی ہوئی ہے اسی کی وجہ سے نہین دیا گیا اس تقریب مین آپ ایکدن زبان مبارک سے فرمانے لگے کہ ایک دن مین نے بھولے سے پاخانے مین دایان پاؤن پہلے رکھدیا اس روز بہت سے حال مجھپر بستہ ہوگئے۔ مولانا محمد ہاشم رح لکھتے ہین کہ مین آپکی خدمت مین بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت تحریر معارف مین مصروف تھے کہ یکایک پیشاب کے سخت تقاضہ سے بیت الخلا گئے اور پھر جیسے جلد گئے تھے ویسے ہی جلد واپس آئے اور آتے ہی پانی کا لوٹا مانگا اور بائین انگوٹھے کے ناخن کو دھوکر پھر آپ بیت الخلا چلے گئے پھر جب آپ فارغ ہوکر آئے تو فرمایا کہ پیشاب کے تقاضے سے مین جلد اُٹھ کر گیا تھا اور پاخانہ مین بیٹھا ہی تھا کہ میری نظر ناخن کی پشت پر پڑی کہ وہ سیاہی کا نقطہ جو قلم کے امتحان کے لیے لگایا گیا تھا چونکہ وہ بھی اسباب کتابت حروف قرآنی سے تھا وہان بیٹھنا رعایت ادب کے مطابق نہ تھا اگرچہ پیشاب کا غلبہ اور تقاضا سخت تھا مگر وہ محنت اس ترک ادب کی محنت سے ہلکی تھی فوراً باہر آیا اور اس سیاہی کے نقطے کو دھوکر پھر گیا۔ اور یہ بھی آپ ہی سے روایت ہے کہ یہ بندہ خدمت عالی مین حاضر تھا کہ مولانا صالح ختلانی کو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تھیلی مین سے چند لونگین نکال کر لاؤ وہ چھ لونگین نکال کر لے گئے آپ نے غصے مین ہوکر فرمایا کہ یہ صوفی ہین جنھون نے یہ بھی نہین سُنا کہ اَللّٰہُ وِترٌ یُحِبُّ الوِترَ ہے۔ وتر کی رعایت مستحبات مین سے ہے معلوم نہین لوگون نے مستحب کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ اجی یہ مستحب اللہ تعالےٰ کا پسند کیا ہوا ہے۔

اور فرمایا کہ مین استحباب کی رعایۃ اس درجہ رکھتا ہون کہ منہ دھونے وقت بھی یہ ارادہ رکھتا ہون کہ پہلے دائین رخسارے پر پانی پہونچے کہ تیامُن بھی مستحبات سے ہے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا کہ چند روز روزہ رکھنے پر آپ نے توجہ تمام فرمائی حالانکہ بسبب ضعف و نقاہت اُن دنون مین آپ پر روزہ رکھنا بہت ہی دشوار تھا جب آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے روزے ہین تو فرمایا اس رمضان کے روزون کی قضا کے احتیاطی روزے ہین کہ اُن دنون مین استنجا کیا گیا تھا پھر اسی تقریب پر

اتباع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مستحب اللہ تعالیٰ کا پسند کیا ہوا ہے

www.mujaddidiway.com

اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کا ذکر فرمانے لگے کہ وہ حتی الامکان رمضان مین استنجا ہی نہ کرتے تھے اور اگر ضرورت واقع ہوتی تو اُس کی قضا کرتے

منقول ہے کہ ایک دن آپ اپنے بچھونے پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ یکایک گھبرا کر آپ نیچے اُتر آئے اور فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے ہر چند یہ معلوم نہ تھا کہ آیا اُسپر کیا لکھا ہوا ہے اور کس نے رکھدیا ہے مگر آپ نے اتنے بیٹھنے کو ترک ادب کا خیال فرمایا ایسا ہی ایک اور وقت دیکھا گیا کہ ایک حافظ قرآن مجید پڑھ رہا تھا آپ نے خیال کیا کہ میرے نیچے تو فرش وغیرہ زیادہ ہے اور اس کلام مجید پڑھنے والے کے نیچے کم ہے بس جھٹ پٹ اپنے نیچے سے اُس فرش کو لپیٹ دیا۔

منقول ہے کہ اُس درویش کو جو خدمت آب وضو اور مصلے اور امور عبادیہ پر مامور تھا سوائے قیلولہ اور دوسری تہائی رات کے کبھی فرصت نہ ملتی تھی اور اسی طرح آپ اور لوگون کو بھی کثرۃ دوام ذکر اور حضور اور مراقبہ پر رغبت دلایا کرتے اور فرماتے کہ یہ دار۔ دار عمل ہے اور مزرع کشت و کار اور فرمایا کرتے کہ یہ جو لوگون نے بعض رسائل حضرت خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ عنہم سے قلت عمل سمجھ رکھا ہے سو یہ بات نہین ہے بلکہ ان بزرگون کے طریقے مین اتباع نبوی صلعم بہت ہی مضبوط اور بلند طریقہ ہے دیکھو باوجود محبوبیت و علو مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک کثرت عبادت سے ورم کر آتے تھے غایۃ مافی الباب جب کہ ہمارے خواجگان کا طریقہ شروع مین بلکہ ابتدائی توسط مین بھی جذبات پر متعلق ہے تو بالضرور ان کا حال کثرت سکر اور استغراق سے مقتضی کثرۃ اعمال جوارح کا نہین رہتا بلکہ دوام توجہ اور حضور کو ادائے فرائض اور واجبات اور سنن مؤکدہ کے ساتھ جمع کرکے اُسپر اختصار کرتے ہین اور اُسکے ساتھ رعایت عزیمت امور کو لازم شمار کرتے ہین۔ کہ وہ بڑی ریاضتون مین سے ہے خاصکر جذبات و غلبات کے ساتھ اور جب بہ عنایت آلہی احوال تلوین سے تمکین پر پہونچتے ہین تو اس وقت کثرۃ طاعت پر اُتر آتے ہین اور جتنی زیادہ طاعت کرتے ہین ترقیات بیشتر دیکھتے ہین اور حضرت کو باوجودیکہ مسائل فقہیہ پر پورا استحضار تھا اور اصول فقہ پر بڑی کامل مہارت تھی مگر آپ غایۃ احتیاط کی وجہ سے اکثر مسائل کتب معتبر فقہ مین دیکھا کرتے تھے اور سفر و حضر مین بعض کتب

معتبرہ فقہ کی اپنے پاس رکھتے تھے اور ساری ہمت آپکی اس طرف تھی کہ مفتی بہ اور مختار فقہائے کبار پر عمل کرتے تھے اور جس عمل پر کہ بعضے فقہا جواز پر اور بعض کراہت پر ہوتے تو آپ کراہت کی جانب کو ترجیح دے کر اس پر عمل نہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر تعارض جواز اور عدم جواز یا حرمت میں واقع ہو تو جانب عدم کو ترجیح دینی چاہئیے۔
اور حتے الامکان آپ مذاہب کو جمع کیا کرتے تھے۔ اور بعض روایت پر جب کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک جانب پر ہوں اور فتوے صاحبین کے قول پر ہو تو بسبب احترام امام ہمام۔ امام صاحب کے بھی بعض قول پر عمل فرماتے اور زیارت قبور کے وقت اکثر قرآن مجید پڑھتے کہ مذہب صاحبین اسکے جواز پر ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے اور کبھی ترک بھی کر دیتے تھے اور دعا ہی پر اکتفا کرتے تھے کہ امام صاحب کے نزدیک قبور پر قرآن خوانی مکروہ ہے۔ اور خواجہ محمد ہاشمی فرماتے ہیں کہ حضرت ہمیشہ بہ نفس نفیس ہی امامت کرتے ایک دن میرے دلمیں یہ خیال گذرا کہ حضرت کے ہمیشہ امام بننے کی وجہ کیا اس خطرہ سے جب حضرت کی خدمت میں پہونچا تو حضرت نے کچھ مذاہب کا ذکر فرما کر فرمایا کہ شافعیہ و مالکیہ رحمہم اللہ اسپر ہیں کہ بغیر فاتحہ پڑھے نماز درست ہی نہیں ہے اس لیئے وہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتے ہیں اور احادیث صحیحہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں مگر ہمارے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ امام کی فاتحہ ماموم ہی کی فاتحہ فرماتے ہیں اس واسطے وہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی تجویز نہیں بتاتے چونکہ میں حتی الامکان ایسی کوشش کرتا ہوں کہ جس میں جمیع مذاہب کی موافقت ہو تو وہ صورت اس میں نظر آتی ہے کہ میں ہی امامت کروں غرضکہ حضرت کے اعمال خواہ جاڑے ہوں یا گرمی سفر ہو یا حضر اس طرح پر تھے کہ پچھلی آدھی رات کو اکثر اور کبھی پچھلی تہائی رات میں اٹھکر اس وقت کی مسنونہ دعائیں پڑھکر کمال احتیاط کے ساتھ وضو کرتے اور خود وضو کرتے دوسرے سے پانی نہ ڈلواتے اور وضو کے پانی میں اتنی احتیاط کرتے تھے کہ اس سے بڑھکر کسی طرح متصور نہیں ہوسکتی۔ استقبال قبلہ کی پوری رعایت رکھتے اور دونوں پاؤں دھوتے وقت شمال یا جنوب کو پھر جاتے اور مسواک ہر وضو کے ساتھ اور وضو ہر نماز کے ساتھ لازم رکھتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک وضو سے کئی کئی نمازیں پڑھتے اور ہر عضو کو تین بار دھوتے اور ہر بار اس عضو سے پانی سونت کر ٹپکاتے کہ اسمیں قطرہ ٹپکنے کا

احتمال نہ تو عضو مغسول مین رہتا ہے نہ بدغاسلہ مین

اور اس کا سر یہ ظاہر فرمایا کرتے کہ چونکہ غسالہ وضو کی طہارت و نجاست مین اختلاف ہے اور ہر چند طہارت پر فتویٰ ہے مگر آپ ہمیشہ زیادہ احتیاط پر عمل کرتے اور ہر عضو کے دھوتے وقت کلمہ شہادت اور درود اور ادعیہ ماثورہ کہ جو کتب حدیث مین مثل تکملہ مشکوٰۃ شریف اور فقہ مین اور عوارف مین آئی ہین قراءۃ کرتے اور وضو کے بعد ذرا آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر جو دعائے ماثورہ اُس وقت کی ہے پڑھتے اور پھر تہجد پڑھنے پر متوجہ ہوتے اور نہایت اطمینان اور حضور و جمعیت کے ساتھ اس طرح طول دیکر پڑھتے کہ طاقت بشری بغیر تائید آلہی اسکی ادار مین عاجز و قاصر ہے اول اول آپ اکثر تہجد مین اور چاشت اور فے زوال مین سورہ یٰسین پڑھتے چنانچہ کبھی ایسا ہوتا کہ ان نمازون مین اتنی مرتبہ سورہ یٰسین کی نوبت آجاتی اور کبھی کم اور کبھی زیادہ۔ آخر مین اکثر نمازون مین ختم قرآن مجید کا شغل رکھتے تھے پھر ادائے تہجد کے بعد خشوع اور استغراق تمام مین خاموش اور مراقب بیٹھتے تھے اور صبح ہونے سے ذرا پہلے ایک ساعت کے لیے موافق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذرا غنودگی کر لیتے تھے تاکہ تہجد مین التوہین انجام پائے اور پھر صبح ہونے سے پہلے بیدار ہوکر وضو کر کے فجر کی نماز مین مشغول ہوجاتے اور فجر کی سنتین گھر مین پڑھکر سنت اور فرض کے درمیان کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ خفیہ طور پر پڑھتے اور فرضون کے وقت مسجد مین آکر اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے اشراق تک اپنے اصحاب کے ساتھ حلقے مین مراقب بیٹھتے پھر اشراق کی نماز پڑھتے اور کبھی بطول قراءۃ چار رکعتین دو سلام سے ادا کر کے تسبیحات اور ادعیہ ماثورہ مین کہ جو اُس وقت کی وارد ہین مشغول ہوتے اسکے بعد گھر مین جاکر ایک لحظہ عورتون اور بچون کی خبر گیری فرماتے اور پھر امور معاش سے تعلق رکھتے اسکے بعد خلوۃ مین جاکر قرآن مجید کی تلاوت کرتے پھر طالبون کو بُلا کر اُنکے حالات کی کیفیت دریافت فرماتے یا خاص اصحاب کو بُلا کر اسرار خاصہ سے مطلع فرماتے اور ایفائے نسبت اور اعطائے نعمت فرماتے اور اُن کو علو ہمت اور اتباع سنت اور دوام ذکر اور حضور و مراقبت اور اخفائے حال کی تاکید کرتے اور فرماتے کہ اگر ساری دنیا اور مافیہا مین ایک فعل حق سبحانہ تعالےٰ کے فیض کا معلوم ہو اور اُس کی مرضی کے

موافق عمل میسر ہوا اسے غنیمت عظیم تصور کریں اور سمجھیں کہ گویا چند ٹھیکریوں کی عوض کئی جواہر نفیس لیئے اور کلمۂ مقدس لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ترغیب دیتے اور فرماتے "ہمہ عالم در جنب این کلام معظم کاش حکم قطرۂ مے داشت نسبت بدریای محیط" این کلمۂ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت ست و مردم تعجب دارند کہ بیک گفتن این کلمہ چگونہ دخول جنت میسر شود۔ وحصول برکت وظہور عظمت این کلمہ باعتبار درجات قائلان ست ہر چند گوئندہ عظیم تر برکت و عظمت آن بیشتر۔ آپکی صحبت ہمیشہ خاموشی سے گذرتی تھی یاروں کو غایت ہیبت سے بات چیت کرنے کی مجال نہ تھی۔ اور تمکین آپ کی اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ باوجود ورود احوالات عظیمہ کسی طرح تلون کے آثار آپ پر ظاہر نہ ہوتے تھے پھر چاشت کی نماز خلوت میں پڑھکر حرم سرا میں تشریف لیجاتے اور وہاں کھانا تناول فرماتے اور جو کچھ پکا ہوتا خود بنفس نفیس توجہ فرما کر سب فرزندوں اور درویشوں کو پہونچاتے اور جو متعلقین میں سے کوئی حاضر نہوتا تو اس کے حصے کا آپ رہنے دیتے۔ اور کھانا کھانے کے بعد ادعیہ ماثورہ پڑھتے۔

آخر زمانے میں آپنے عزلت اختیار کرلی تھی اور اکثر روزہ دار رہتے اور کھانا بھی خلوۃ ہی میں کھاتے اور جس دن روزہ نہوتا تو دوپہر سے پہلے بہت ذراسی چیز تناول فرماتے اور فرماتے کہ کیا کیا جائے گرسنگی میں کمال اتباع سرور دین و دنیا صلے اللہ علیہ وسلم میسر نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی فرماتے کہ جو شئے عارف کو ملکیت سے بشریت کی طرف لاتی ہے وہ سوائے کھانے کے اور کوئی شئے نہیں ہے۔ اور کھانے کو نہایت خشوع وخضوع سے تناول فرماتے اور کھاتے وقت کبھی تو آپ بائیں زانو کو لٹا کر دایاں زانو اسپر رکھ لیتے اور مجالس کے علاوہ جب دیکھا گیا تو دوزانو بیٹھکر کھانا کھاتے اور کھانے کے بعد چند لحظہ کے لیئے بحکم سنت قیلولہ کرتے۔ آپ کا مؤذن اول وقت ظہر کی اذان دیتا آپ فوراً وضو کی طرف متوجہ ہوجاتے اور ذرا بھی کسل نکرتے اور سنت زوال بھی ادا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمان بعثت سے لیکر زمان رحلت تک یہ سنت زوال کبھی ترک ہی نہیں کیں۔ قراءۃ آپکی کبھی طوال مفصل اور کبھی قصار۔ پھر آپ چار رکعت نماز اور پڑہتے پھر چار رکعت نماز فرض اور دو رکعت نماز سنت پڑھتے پھر ظہر کی نماز کے بعد حافظ سے ایک پارہ یا کم وبیش قرآن مجید کا سنتے اور جو حافظ نہوتا تو

خود خلوة مین جا کر تلاوت کرتے۔ اور عصر کی نماز اول وقت دو مثل کے بعد ادا فرماتے پھر غروب کے قریب یارون کے ساتھ سکوت اور مراقبہ مین گزارتے اور فجر اور عصر کے حلقون مین باطناً مسترشدین کی طرف متوجہ ہوتے اور اگر ابر وغیرہ نہوتا تو مغرب کی نماز بھی اول وقت پڑھتے اور ادائے فرض کے بعد اُسی جلسہ مین دس بار پکار کر کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھتے اور آخر مین سنت اور فرضون کے درمیان اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام سے زیادہ فصل نہ کرتے اور پھر دو رکعت سنت کے بعد کبھی چار رکعت اوابین اور کبھی چھ رکعت اوابین کی پڑھتے اور پھر جو دعائین ماثورہ اُس وقت کی آئی ہین اُنکی قراءۃ مین مشغول ہوتے اور ان رکعتون مین غالباً سورۂ واقعہ پڑھتے اور عشا کی نماز بیاض اُفق زائل ہونے کے بعد (کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے یہی مراد ہے) ادا فرماتے فرضون سے پہلے بھی چار سنتین پڑھتے اور چار فرضون کے بعد دو سنتین پڑھکر پھر چار سنتین اکثر پڑھتے اور آخر کی چار سنتون مین الم سجدہ۔ سورۂ تبارک۔ قل یا ایھا الکافرون قل ہو اللہ احد پڑھتے اور کبھی اُن مین چارون قل ہی پڑھتے اور جب آپ اُن چارون رکعتون مین الم سجدہ۔ سورۂ ملک نہ پڑھتے تو وتر کے بعد یہ دونون سورتین مع سورۂ دخان پڑھتے اور یارون کو بھی ان سورتون کے پڑھنے کی ترغیب دیتے اور وتر کی پہلی رکعت مین اکثر سبح اسم دوسری مین قل یا ایھا الکافرون تیسری مین سورۂ اخلاص پڑھتے اور قنوت حنفی کے ساتھ مین قنوت شافعی بھی ملاتے۔ وترون کے بعد کبھی آپ دو رکعتین بیٹھکر بھی پڑھتے تھے پہلی رکعت مین اذا زلزلت دوسری مین قل یا پڑھتے اور آخر زمانے مین کبھی کبھی یہ دو رکعتین پڑھتے اور فرماتے کہ فقہا کو اس مین قیل وقال بہت ہے۔ اور وتر کبھی اول شب پڑھتے اور کبھی تہجد کے بعد۔ جب آپ اول پڑھتے تو پھر تہجد کو نہ پڑھتے اور فرماتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک رات مین دو وتر نہین ہوتے۔ اور فرماتے کہ مجھے ایک شب یہ بات دکھلائی گئی کہ بصورت تاخیر ادائے وتر جب نمازی سوجائے اور دلمین یہ نیت رکھے کہ مین آخر شب اٹھکر پڑھونگا تو اعمال لکھنے والے فرشتے ساری رات اُس کی نیکیان لکھے جائینگے جب تک کہ وہ وتر پڑھے پس وتر کو جسقدر تاخیر سے پڑھے بہتر ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی وتر

www.mujaddidiway.com

اول شب پڑھنے اور کبھی آخر شب پس طالب اس متابعت مین اپنی سعادت سمجھے کہ اس متابعت سے کوئی شے فضیلت نہین رکھتی۔ جہان تک ہو سکے سب کامون مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تشابہ اختیار کرے اگرچہ وہ تشابہ ظاہری ہی صورت پر ہو۔ لوگ بعض سنتون مین مثل نیت احیائے لیل وغیرہ کی دخل دیتے ہین مجھے اُنکی کوتہ اندیشی سے تعجب آتا ہے مین ہزار احیائے لیل کو آدھی متابعت سے بھی خریدنا نہین چاہتا چنانچہ آپ ایک جگہہ تحریر فرماتے ہین کہ در تعجیل و تاخیر وتر غیر از متابعت سید البشر علیہ وآلہ الصلوۃ والتسلیمات ہیچ چیز منظور نیست و ہیچ فضیلت را بہ متابعت عدیل نمی انداز د حضرت رسالت وتر را گاہی اول شب ادا فرمودہ اند و گاہے آخر شب سعادت خود دران می داند کہ در امرے از امور تشبہ بآن سرور نماید علیہ وآلہ الصلوت والتسلیمات اگرچہ آن تشبہ بحسب صورت باشد مردم در بعض سنن نیت احیائے لیل ومثل آن را دخل می دہند عجب می آید از کوتہ اندیشی ہزار احیائے لیل بہ نیم متابعت نخریم۔ عشرہ آخر رمضان را اعتکاف نشستم یاران را جمع کردہ گفتیم کہ غیر از متابعت نیت نہ کنند تبتّل وانقطاع ما چہ خواہد بود صد گرفتاری بحصول یک متابعت قبول داریم اما ہزار تبتّل وانقطاع بے توسل قبول نداریم ؎

آن را کہ در سرائے نگار یست فارغست　　از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

رزقنا اللہ سبحانہ کمال متابعتہ علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات اتمہا واکملہا"۔ اور اسی تقریب مین ایک جگہہ آپ نے یہ لکھا ہے کہ "وقتے از اوقات جمعی از درویشان نشستہ بودند این فقیر از محبت خود کہ نسبت بغلامان آن سرور ست علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات اتمہا واکملہا چنین گفت کہ محبت آن سرور بر نہجے مستولی شدہ کہ حق سبحانہ تعالے را بواسطہ آن دوست می دارم کہ رب محمد ست۔ حاضران ازین سخن در تحیر ماندند اما مجال مخالفت نداشتند این سخن نقیض سخن رابعہ بصری است کہ گفت آن سرور را در جواب کہ محبت حق سبحانہ تعالے بر نہجے استیلا یافتہ است کہ محبت شما را جا نماندہ است این ہر دو سخن ہر چند از سکر خبر مے دہد اما سخن من اصالت دارد۔ او در عین سکر گفتہ است ومن در ابتدائے صحو سخن او در مرتبہ صفات ست و سخن من بعد از رجوع از مرتبہ ذات زیرا کہ در مرتبہ ذات تعالی این قسم محبت را گنجایش نیست جمیع نسب را از ان مرتبہ کوتہی ست باجہل بلکہ بذوق نفی محبت دران مرتبہ کنند غیر ہیچ وجہ خود را شایان محبت او نمی دانند محبت

ومعرفت درصفات ست وبس۔ محبت ذاتی کہ گفتہ اند مراد ازاں ذات احدیت نیست بلکہ ذات بالبعض ازاعتبارات ذات ست پس محبت رابعہ در مرتبہ صفات ست واللہ سبحانہ اعلم۔ انتہیٰ۔

آپ عشا اور وتر سے فارغ ہوکر جلد اپنی خواب گاہ پر تشریف لیجاتے اور لیٹنے سے پہلے ادعیہ ماثورہ پڑھتے اور سوجاتے اور فرماتے کہ اس وقت کی بیداری آخر شب کی بیداری میں فتور پیدا کرتی ہے۔ دوسری یہ بات بھی ہے کہ اگر آدمی کہیں بیٹھ گیا تو خواہ مخواہ رسمی باتوں میں لگجائیگا اور اس وقت باتیں کرنی بے کراہت نہیں ہیں۔ منقول ہے کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ وقت عشا کی نماز کے بعد پوشیدہ طور پر رعایا کے احوال کی جستجو کے لیئے تنہا خفیہ طور پر پھرا کرتے تھے ایک دن پہرے کے چوکیداروں نے نہ پہچانا پکڑ کر قید خانے لے گئے جب صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ خلیفہ ہیں کوتوال اور سب چوکیدار معذرت کرنے لگے اور عرض کیا کہ حضور نے یہ کیوں نہ فرمادیا کہ میں خلیفہ ہوں۔ کہا میں عشا کی نماز پڑھ چکا تھا چونکہ اُسکے بعد دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اسلیئے میں نہ بولا۔

آپ اکثر درود بھی پڑھا کرتے تھے خاص کر شب جمعہ اور روز جمعہ اور شب دوشنبہ اور روز دوشنبکو اور آخر زمانہ میں شب جمعہ کو سب یاروں کو جمع کرکے ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے۔ اور اُسکے بعد تھوڑی دیر نہایت انکساری کے ساتھ آپ مراقب ہوتے۔ لوگوں کو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ اس کام پر مامور ہوئے ہیں۔ اور رسالہ صلوۃ ماثورہ کہ جو ایک جز سے زیادہ تھا۔ یا رسالہ ورد کہ جو حضرت شیخ الجن والانس سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ترتیب دیا ہوا ہے پڑھتے اور نماز جمعہ آپ مسجد جامع میں پڑھتے اور عیدین اپنے مصلے پر۔ اور ادائے جمعہ کے بعد احتیاطی ظہر بھی پڑھتے اور فرائض جمعہ کے بعد یہ چار سورتیں یعنی سورہ فاتحہ اور اخلاص اور معوذتین ہر ایک سات سات بار پڑھتے اور عیدالضحیٰ کے روز راہ میں بلند آواز سے تکبیریں کہتے اور کبھی کبھی جب فتوائے مضمرات پست آواز سے کہتے۔ اور عشرہ ذی الحجہ میں بال اور ناخن نہ ترشواتے کہ مستحب ہے اور حاجیوں کا تشبہ ہے مگر عرفہ والے روز جیسا کہ لوگ اہل عرفات کا تشبہ کرتے ہیں آپ نہ کرتے تھے اور اس عشرہ میں ہر روز سورۂ والفجر ولیال عشر کی قراءۃ کرتے اور ایسے ہی اس مہینے کے باقی دنوں میں بھی۔ اور صلوۃ کسوف وخسوف بھی پڑھتے۔ اور نماز تراویح

www.mujaddidway.com

خواہ سفر ہو یا حضر نہایت جمعیت کے ساتھ ادا کرتے اور مکرر قرآن مجید ختم کرتے۔ اور ہر ترویحہ میں کبھی سکوت اور کبھی درود اور کبھی اُن دعاؤں میں جو پڑھی جاتی ہیں مشغول ہوتے اور آہستہ پڑھتے اور رمضان کے علاوہ بھی ہر ماہ میں دو دفعہ ختم کرتے اور ختم احزاب کی نسبت یہ فرماتے کہ اسکے مسنون ہونے میں کلام ہے۔

جب آپ قرآن مجید پڑھتے تو آپ کی مبارک پیشانی سے ایسا معلوم ہوتا کہ اسرار حقائق قرآنی اور برکات آیات فرقانی آپ پر فائض ہو رہے ہیں۔ اور ختم احزاب کی نسبت یہ فرمایا کہ ایک عزیز نے مجھے لکھا تھا کہ مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ کے خاص ہاتھ کا لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ ختم احزاب اس طرح پر ہے ۵

فاتحہ۔ انعام و یونس اور طٰہٰ اے ہمام عنکبوت آنگہ زمر س واقعہ دان والسلام

سفر میں آپکی یہ حالت تھی کہ آپ سواری میں بیٹھے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے جب سجدہ کی آیت آتی تو آپ اُتر کر سجدہ کرتے اور اکثر کپڑا منہ پر اس طرح کر لیتے کہ راہ میں مردوں اور عورتوں پر نظر نہ پڑے۔ اور حالت تنہائی میں جب آپ نماز پڑھتے تو اکثر رکوع و سجود میں سات سات بار یا نو نو بار یا گیارہ گیارہ بار تسبیح کہتے اور فرماتے کہ شرم کی بات ہے کہ جو کوئی حالت انفراد میں باوجود قوت و استطاعت تھوڑی تسبیحوں پر اکتفا کرے۔ اور فرماتے کہ نماز میں سنن مندوبات و آداب کی رعایت رکھنی حضور قلب کی باعث ہے یہ رعایتیں سب کی سب ذکر میں آور یہ بھی فرماتے کہ لوگ ریاضتوں اور مجاہدوں کی ہوس کیا کرتے ہیں کوئی ریاضت اور مجاہدہ آداب نماز کی رعایت رکھنے کی برابر نہیں۔ نماز میں فرض۔ واجب سنتوں کا ہی اچھی طرح ادا کرنا تو ہے جیسا کہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ بہت سے متقی اور پرہیزگار لوگوں کو دیکھا گیا کہ یوں تو بہت سی احتیاطیں رکھتے ہیں مگر نماز کے آداب میں بہت سستی کرتے ہیں (اس قسم کے کلمات نصائح متعلق بمحافظت نماز و اسرار نماز مکتوبات شریف میں آپ نے بہت جگہ لکھے ہیں) اور آپ نے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کو کبھی ترک نہیں کیا۔

سفر و حضر میں اعمال ماثورہ کے مطابق کام کرتے۔ کبھی اُس میں کمی و زیادتی نہ کرتے۔ بلکہ اُسکی بجا آوری میں بڑی احتیاط کرتے اور تراویح کے سوا کوئی نفل نماز جماعت سے نہ پڑھتے کیونکہ

جماعت سے پڑھنے کو مکروہ جانتے تھے اور جو جماعت کہ عاشورا اور شب قدر کی نفلین جماعت سے پڑھتی تو آپ اُسے منع فرماتے اور اس باب مین ایک مکتوب بھی بروایات معتبرہ فقہیا آپ نے لکھا ہے۔ اور چونکہ بعض متاخرین بھی اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تہجد کو جماعت سے پڑھتے تو آپ بہت تعجب کرتے کہ اس سلسلہ کے لوگون سے کہ جن کی بنا اتباع سنت نبوی پر ہے اُن سے کیون یہ عمل وقوع مین آتا ہے اور ہر کام شروع نماز و استخارہ سے کرتے اور کبھی استفتائے قلب اور دعائے مسنون ہی پر اکتفا کرتے مگر ہر مہم کے لیئے کلی و جزئی استخارہ ہی لازم جانتے اور کبھی چند مہم کو ایک ہی استخارہ مین جمع کرتے۔ اور جو اول مہم مین اتفاقاً استخارہ نہ کرتے تو درمیان یا آخر مین ضرور اُس کا تدارک کرتے۔ اور تشہد مین سبابہ کا اشارہ نہ کرتے اور فرماتے کہ اگرچہ ظاہر مین بعض حدیثین اس فعل پر دلالت کرتی ہین اور نیز بعض روایات حنفیہ بھی اس کے جواز پر ہین مگر جب اچھی طرح غور کی گئی تو احوط اور مفتی بہ اس کا ترک ہی معلوم ہوا کہ بہت سے علما نے حرام اور مکروہ بھی کہا ہے کہ جب کوئی فعل حل و حرمت کے درمیان واقع ہو تو اُس کا ترک ہی اولی ہے اور نیز حنفیہ کا عمل روایات اصل اور ظاہر الروایۃ پر ہے اور امام محمد رح نے اس کے ادا کا ذکر اصل مین نہین کیا بلکہ نوادر مین کیا ہے (جلد اول مین ایک مکتوب بھی آپنے لکھا ہے جو رفع سبابہ کے متعلق ہے) ہان آپ نے بعض نوافل مین بنظر احتیاط و احتمال سنت رفع سبابہ بھی کیا ہے اور ادائے فرائض کے بعد فاتحہ خوانی بارواح گذشتگان و برائے مہمات دین و دنیا جیسا کہ مشہور ہے آپ کبھی نہ کرتے تھے بلکہ فرماتے کہ فقہائے نے اسے مکروہ کہا ہے۔ اور آپ فجر و عصر کی نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے مگر اور تین نمازون مین ہاتھ نہ اُٹھاتے۔ اور امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھتے۔

اور ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنی جائز رکھتے تھے اور ہر نیک و بد کے جنازہ کی نماز پڑھتے اور مریض کی عیادت کرتے اور مریض پر دعائے ماثورہ پڑھتے اور بعض بیمارون کے رفع مرض کے لیئے باطنی توجہ بھی فرماتے۔ اور زیارت قبور کرتے اور اہل قبور کی استغفار اور دعائے ماثورہ سے اعانت کرتے اور توجہ خاص فرماتے۔ اول اول جب آپ پیر عالیمقدار اور پدر بزرگوار کے روضہ مبارک پر جاتے تو قبر کو ہاتھ لگاتے مگر آخر زمانے مین آپنے اسے ترک کر دیا کہ گو بعضے فقہا

www.mujaddidiway.com

اس کا جواز ہے مگر اس بات میں فقہا سے نفی بھی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تقبیل قبور کو مستحسن نہیں سمجھتے تھے مگر استعانت موتے جائز سمجھتے تھے اور جو آپکی دعوت کرتا اُسے آپ قبول فرمالیتے مگر جس مجلس میں منکرات اور سماع اور رقص و سرود ہوتا تو وہاں آپ نہ جاتے۔ اور ذکر جہر بھی سوائے مواضع محدودہ متشرع مثل تکبیرات تشریق کے اور جگہہ جائز نہ رکھتے اور جو حال کہ سر مو بھی مخالفت شریعت اور سوادِ اہل سنت والجماعۃ سے رکھتا آپ اُسے قبول نہ رکھتے اور فرماتے کہ احوال تابع شریعت ہے نہ شریعت تابع احوال کہ شریعت قطعی ہے جو وحی سے ثابت ہوئی ہے اور احوال ظنی ہے جو کشف والہام سے ثابت ہوا ہے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ عجیب ہے اُن درویشان خام ناتمام سے جو اپنے کشف پر اعتبار کر کے اس شریعت باہرہ کے انکار و مخالفت میں اقدام کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود اس مراتب علیا کے اگر ہمارے پیغمبر صاحب کے بعد زندہ رہتے تو اسی شریعت کا اتباع کرتے تو پھر اُن تہی دستانِ بے سر و برگ کا کیا رتبہ جو شریعت کے خلاف کرتے ہیں۔

آپ علمائے اشعریہ کی رائے کو علمائے ماتریدیہ کی رائے پر مقدم رکھتے تھے اور فرماتے کہ یہ بزرگوار مداخلات فلسفیہ سے دور ہیں اور نور نبوت کے اقتباس سے بہت پاس۔ اور آپ خواص بشر کو خواص ملک سے اور نبوت کو ولایت سے افضل کہتے اگرچہ ولایت اُسی نبی کی ہو۔ اور صحو کو سکر پر ترجیح دیتے۔ اور ولی عشرت کو ولی عزلت سے بہتر سمجھتے۔ اور سب چھوٹے بڑے اصحاب کو کل اولیائے امت پر ترجیح دیتے۔ اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منازعات و مشاجرات کو نیک محل پر بیان کرتے اور فرماتے کہ یہ اُن کی رائے اور اجتہاد ہے نہ راہ ہوا و ہوس کہ یہ اُنکی شان کے مناسب نہیں اس باب میں آپنے متعدد مکاتیب بھی رقم فرمائے ہیں اور سب مشائخ کے طریقوں سے مشائخ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کے طریقے کو افضل جانتے تھے اور فرماتے کہ یہ طریقہ بعلاقہ اندراج النہایۃ فی البدایۃ طریقۂ اصحاب کرام ہے کہ متابعت سنت اور عزیمت اس میں بڑھکر ہے اور جو رسمیں کہ اس طریقہ کے بعض متاخرین نے (مثل خواجہ بزرگ اور خواجہ علاءالدین عطار و خواجہ محمد پارسا و خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ اسرارہم نے) بخلاف طریقہ حقہ احداث کی ہیں اُنھیں آپ پسند نہ کرتے تھے اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ کو بہت

بزرگ جانتے تھے اور اچھے لفظوں مین اُنھین یاد فرماتے اور فرماتے کہ باوجود اس محبت کے کہ جو مجکو شیخ محی الدین ابن عربی سے ہے مین اُنکے بعض علوم کشفی کو پسند نہین کرتا اور حق اُنکے برخلاف معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ یہ خطا خطار کشفی ہے اس لیئے مواخذہ سے دور ہے اور ایک کا کشف دوسرے پر حجت نہین ہوتا۔ اور بعض دینی کتب کا درس بھی فرمایا کرتے مثل بیضاوی۔ بخاری مشکوۃ عوارف۔ بزدوی۔ ہدایہ۔ مواقف۔ اور طلبہ کو علوم دینی کی تحصیل پر زیادہ رغبت دلاتے اور تحصیل علوم پر سلوک طریقۂ صوفیہ کو مقدم رکھتے اور جب آپ کہین سفر کو جاتے تو ایام مسنونہ مین سفر کرتے۔ اور ساعات نجومیہ کے مقید نہوتے اور فرماتے کہ نحوست سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کی ولادت کے بعد سے اُٹھ گئی کہ حدیث مین آیا ہے اَلْاَیَّامُ اَیَّامُ اللّٰہِ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰہِ اور ابتدائے سفر مین آپ استخارہ کی نماز پڑھتے اور دوسری ماثورہ دعائین بھی کہ جو اس بارہ مین آئی ہین پڑھتے ایسے ہی اُترتے چڑھتے اور قیام کی جگہہ پر جو مسنونہ دعائین آئی ہین کبھی ترک نہ کرتے اور اسطرح پانی پیتے۔ کھانا کھاتے۔ چاند اور آئینہ دیکھنے مین جو دعائین ماثورہ وارد ہین اُنکی قراءۃ فرماتے۔ اور آپ کثیر الحمد والاستغفار تھے۔ ذراسی نعمت پر بھی بہت سا شکر کیا کرتے تھے اور ذرا سے ترک ادب پر بہت سا استغفار پڑھتے۔ اور جو کوئی بلا آتی تو یہ فرماتے کہ یہ ہمارے اطوار کی شامت ہے اور اُس کو گناہوں سے صاف ہونے کے لیے صابون سمجھتے اور بہت سے عروج کا زینہ فرماتے۔ ایک دن کسی نے آپ سے پوچھا کہ سلطان وقت نے جو آپ کو آزار دیا اسکی کیا وجہ فرمایا ہماری شامت افعال بد اور یہ آیۃ پڑھی مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ اور اپنے قصور اعمال کی طرف بہت ہی غور کرتے اور ہر وقت دھیان رکھتے اور یاروں سے فرماتے کہ عجب صالح اعمال کو ایسا نیست و نابود کر دیتا ہے جیسا کہ آگ لکڑیوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے تمکو چاہیئے کہ خفیہ اپنی حالت پر نظر رکھا کرو اور حسنات کو متہم رکھا کرو بلکہ کار حسنہ کے صدور سے اپنے جی کو شرمندہ رکھا کرو۔ ایک جماعت کے وہ لوگ ہین کہ اس قدر اپنے قصور اعمال کی دید اُنپر چھائی ہوئی ہے کہ اپنے کاتب یمین کو بالکل معطل و بیکار جانتے ہین (یعنے ہم سے کوئی نیکی ہی نہین ہوتی جو وہ لکھین) اور کاتب یسار کو ہمیشہ کام مین جانتے ہین (یعنے ہم سے ہر وقت قصور ہوتا رہتا ہے کہ فرشتے کو ہمارے قصور و خطا لکھنے سے بالکل فرصت نہین) جس زمانے مین کہ آپکو

جہانگیر نے گوالیار کے قلعہ مین حبس کیا تو آپکے یارون مین سے ایک نے دربارۂ شکایت قبض حال وملامت خلق ایک عریضہ آپکے پاس بھیجا آپنے اُسکے جواب مین یہ لکھا "الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفۂ شریفہ کہ ارسال داشتہ بودند رسید از جفا وملامت خلق نوشتہ بودند آن خود جمال این طائفہ است وصیقل زنگار ایشان باعث قبض وکدورت چرا باشد اوائل حال کہ فقیر باین قلعہ رسید محسوس میشد کہ انوار ملامتِ خلق از بلاد وقری در رنگ سحابہائی نورانی پے درپے میرسند کار از حضیض باوج مے بردند سالہا بتربیت جمالی قطع مراحل مے نمودند الحال بترتیب جلالی قطع مسافت می نمایند در مقام صبر بلکہ در مقام رضا باشند وجمال وجلال را مساوی دانند۔ نوشتہ بودند کہ از وقت ظہور فتنہ نہ ذوق ماندہ است ونہ حال باید کہ ذوق وحال مضاعف باشد کہ جفای محبوب از وفائے او بیشتر لذت بخش ست چہ بلا است در رنگ عوام سخن کردہ اید ودور از محبت ذاتیہ رفتہ اید برخلاف گزشتہ جلال را پیش جمال انگارند ایلام را زیادہ از انعام تصور نمایند زیرا کہ در جمال وانعام مراد محبوب مشوب بمراد خود ست ودر جلال وایلام خالص مراد محبوب ست وخلاف مراد خود اینجا وقت وحال ورائے وقت وحال سابق ست شتان ما بینہما"

اور ایک مکتوب آپنے اُسی زمانہ مین میر محمد نعمان قدس سرہ کو بھی لکھا ہے جسے ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہین۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ مخفی نماند کہ تا زمانے کہ بعنایت اللہ سبحانہ کہ آن عنایت بصورت جلال وغضب او تعالیٰ تجلی فرمودہ بود محبوس قفس زندان نہ گشتم از تنگنائے ایمان شہودی بالکلیہ نرستم واز پس کوچہای زلال وخیال وتمثال تمام نہ برآمدم ودر شاہراہ ایمان بغیب مطلق العنان تبختر ننمودم واز حضور بغیب واز عین بعلم واز شہود باستدلال بر وجہ کمال نہ پیوستم وہنر دیگران عیب وعیب دیگران ہنر بذوق کامل ووجدان بالغ نیافتم شربت ہائے خوش گوار بے ننگی وبے ناموسی ومرباہای مزہ دار خواری ورسوائی را نچشیدم واز جمال طعن وملامت خلق حظ نہ گرفتم واز حسن بلا وجفای مردم محظوظ نہ شدم وکالمیت بین یدی الغسال گشتہ بالکلیہ ترک ارادہ واختیار نہ کردم واشتہای تعلق آفاق وانفس را بتمام وکمال نہ گسستم وحقیقت تضرع والتجا وانابت

www.mujaddidway.com

واستغفار وذل وانکسار رادست نیاوردم وقسطاس رفیع المنزلة استغنای حضرت حق سبحانہ راکہ محفوف بسرادقات عظمت وکبریائی ست مشاہدہ نہ نمودم وخود را بندہ خوار وذلیل وبے ہنر وبے اقتدار وبکمال احتیاج وافتقار معلوم نہ ساختم وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اگر محض فضل وتواتر فیوض وارادت الٰہی جل سلطانہ وتوالی عطیات وانعامات نامتناہی او سبحانہ درین محنت کدہ شامل حال این شکستہ بال نمیشد نزدیک بود کہ معاملہ بیاس رسد ورشتہ امید گسستہ گردد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ عَیْنِ الْبَلَآءِ وَکَرَّمَنِیْ فِیْ نَفْسِ الْجَفَآءِ وَاَحْسَنَ بِیْ فِیْ حَالَۃِ الْعَنَآءِ وَوَفَّقَنِیْ عَلَی الشُّکْرِ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَجَعَلَنِیْ مِنْ مُتَابِعِی الْاَنْبِیَآءِ وَمِنْ مُقْتَفِیْ اٰثَارِ الْاَوْلِیَآءِ وَمِنْ مُحِبِّی الْعُلَمَآءِ وَالصُّلَحَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَسْلِیْمَاتُہٗ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ اَوَّلًا وَعَلٰی مُصَدِّقِیْھِمْ ثَانِیًا

مختصر بیان سلوک

واضح ہو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور آپ کے تابعین نے خوب تحقیق فرمایا ہے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے اور وہ لطیفے پانچ تو عالم امر سے ہیں اور پانچ عالم خلق سے۔ عالم امر کے پانچ لطیفے یہ ہیں قلب روح سر خفی اخفی اور عالم خلق کے پانچ لطائف یہ ہیں لطیفہ نفس اور عناصر اربع۔ عالم امر اسے اس لیے کہتے ہیں کہ بمجرد امر کن ظہور میں آیا ہے اور عالم خلق بتدریج مخلوق ہوا ہے۔ امر دائرہ امکان ان دونوں عالم کو شامل ہے نصف دائرہ تو عرش سے ثریٰ تک ہے اور آدھا عرش سے اوپر ہے۔ پس وہ عالم امر تو اس آدھے دائرہ میں ہے جو عرش سے اوپر ہے اور عالم خلق زیر عرش ہے چنانچہ اسکی صورت اسطرح پر ہے

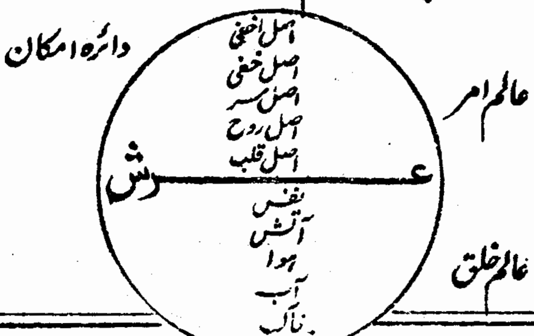

چونکہ اللہ تعالےٰ نے ہیکل جسمانی انسانی کو پیدا کر کے عالم امر کے لطائف اُس مین چند جگہہ عنایت فرمائے ہین اور جسم انسان سے اُنھین ایک تعلق اور ایک تعشق بخشا ہے چنانچہ **قلب** کو زیر پستانِ چپ بفاصلۂ دو انگشت مائل بہ پہلو **روح** کو زیر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت **سر** کو برابر پستانِ چپ بفاصلۂ دو انگشت بطرف سینہ ۔ اور **خفی** کو برابر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت بطرف سینہ اور **اخفیٰ** کو وسط سینہ مین تعلق بخشا ہے مگر انسان ان لطائف اور اپنی اصل کو کہ انوار مجردہ سے ہی بھولکر اس پیکر جسمانی و ظلمانی مین مشغول ہوگیا ہے اس لیئے اُسے مرشد کامل کی ضرورت ہی اگر عنایات بےغایات حق سبحانہ تعالےٰ شانہ اُس بندہ کے شامل حال ہوتی ہے تو وہ اُسے اپنے دوستون مین سے کسی دوست کے پاس پہونچا دیتا ہے اور وہ بزرگ بریاضات و مجاہدات حکم فرماکر اُسکے باطن کا تزکیہ و تصفیہ فرما دیتا ہے اور کثرت اذکار و افکار سے اُس کے لطائف اپنی اصل پر متوجہ ہوجاتے ہین ۔

واضح ہو کہ ہر لطیفہ کا نور جُدا جُدا ہے چنانچہ قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سُرخ ۔ اور سِر کا نور سفید مانند بیضہ ۔ اور خفی کا نور سیاہ اور اخفا کا نور سبز مثل زمرد کے ہے ۔ اور نفس کا نور روشن سفید مثل آفتاب کے ہے اور یہ شکل عالم لطائف امر کی ہے ۔

شکل لطائف عالم امر

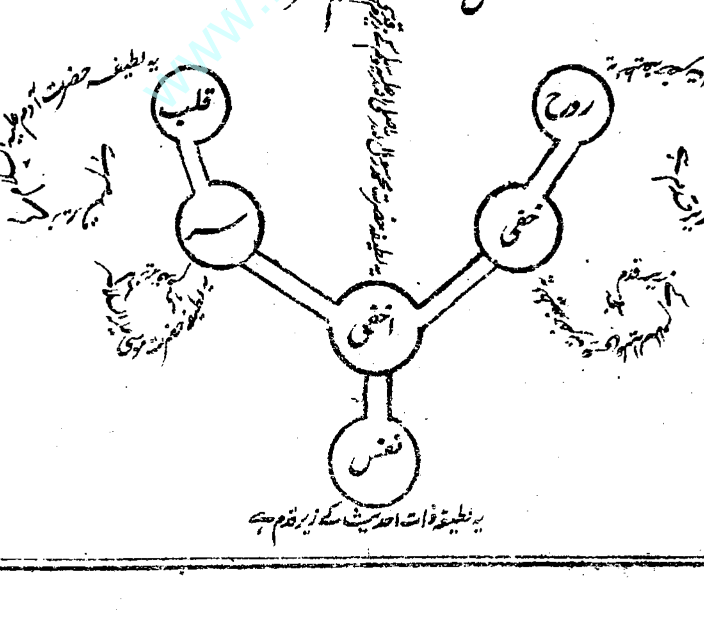

چونکہ اس زمانے مین طالبون کی ہمتین بہت ہی قاصر ہین اس لیئے پیران نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اولاً طالب کو بطریق ذکر ارشاد فرماتے ہین اور بجاے ریاضات اور مجاہدات شاقہ کے عبادات واعمال مین توسط کا حکم فرماتے ہین اور حد اعتدال کی ہر حال مین رعایت رکھتے ہین اور اپنی توجہات باطنی کو کہ کوئی چلہ بھی اُس کی برابری نہین کر سکتے ہر روز بطریق سبق طالب کے حق مین فرماتے رہتے ہین ؎

آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر شمس دین ۔ سخرہ کند بر دہمہ طعنہ زند بر چلہ

طالبون کو بدعت سے اجتناب اور اتباع سنت کا حکم فرماتے ہین حتے الوسع رخصتی عمل اُسکے حق مین تجویز فرماتے ہین اسیوجہ سے ذکر خفی کو اپنے طریقہ مین اختیار فرمایا ہے کہ حدیث شریف مین ذکر خفی کی ستر درجہ ذکر جلی سے افضلیت ثابت ہے اسی لیئے محبوب سبحانی قطب ربانی قیوم زمانی امام ربانی مجدد الفثانی قدس اللہ سرہ السامی فرماتے ہین کہ طریقہ نقشبندیہ اَقرَبُ وَاَسبَقُ وَاَوفَقُ وَاَحکَمُ وَاَسلَمُ وَاَصدَقُ وَاَولیٰ وَاَعلیٰ وَاَجَلُّ وَاَرفَعُ وَاَکمَلُ وَاَجمَلُ ہے قدس اللہ اسرار اہالیھا اور اس طریقے مین تین شغلون کا معمول ہے (۱) **شغل ذکر** (۲) **شغل مراقبہ** (۳) **شغل ذکر رابطہ** **شغل اول** ذکر اسم ذات بانفی واثبات مگر پہلے طالب کو اسم ذات ہی کے لیئے ارشاد فرمایا جاتا ہے اور اس کا طریق یہ ہے کہ اول طالب کو چاہیئے کہ اپنے قلب کو جمیع خطرات اور حدیث النفس سے خالی کر کے گذشتہ اور آیندہ کی اپنے دل سے نفی کرے اور رفع خطرات کے لیے جناب آلہی مین تضرع وزاری کرے اور تصور اُس بزرگ کی صورت کا کہ جس سے ذکر کی تلقین پائے دل کے مقابل یا دل کے اندر جمائے اور اس تصور صورت شیخ کو ذکر رابطہ کہتے ہین اس کے بعد پھر ذکر مین مشغول ہو مگر وقوف قلبی کی رعایت ضرور کرتا رہے کیونکہ ذکر تنہائی خطرات کی نگہداشت کے لیئے ہے اور وہ بے وقوف قلبی فائدہ نہین دیتی امام الطریقہ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالےٰ عنہ وقوف عددی کو اتنا لازم نہین سمجھتے تھے جتنا کہ وقوف قلبی کو شرائط و واجبات سے فرماتے تھے اور وقوف قلبی سے مراد یہ ہے کہ طالب ہر وقت اپنی توجہ دل کی طرف رکھے اور دل کی توجہ ذات آلہی کی طرف ہو یعنے ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے چلتے پھرتے اسم مبارک اللہ ہی کا ذکر بغیر واسطہ زبان دل

سے جاری رکھے اور اسی کی نگہداشت مین مشغول ہو اور اُسی کی طرف دھیان لگائے رکھے تاکہ ذکر کی حرکت دل سے نکلکر سماعت تک آئے۔ پھر لطیفۂ روح سے اسی طرح ذکر کرے پھر لطیفۂ سر سے پھر لطیفۂ خفی سے پھر لطیفۂ اخفیٰ سے پھر لطیفۂ نفس سے کہ اُس کی جگہ وسط پیشانی مین ہے ذکر کرے پھر سارے بدن سے کہ اُسے لطیفۂ قالبیہ کہتے ہین اتنا ذکر کرے کہ ہر رگ و پے اور ہر بُن مو سے ذکر ہی کی آواز سُنائی دے اس ذکر کو اس طریقے مین سلطان الاذکار کہتے ہین پھر ذکر نفی و اثبات طالب کو تلقین فرماتے ہین۔ چنانچہ اُس کا طریق یہ ہے کہ نفس کو زیر ناف حبس کرکے لفظ لا کو ناف سے اُٹھا کر پیشانی تک پہونچائے اور اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر لاکر اِلَّا اللّٰہ کی ضرب اس طور سے دل پر لگائے کہ اُس کا گذر سب لطائف پر ہو جائے اور اس ذکر کا اثر سارے اعضا پر پہونچ جائے اور اس طریقہ مین یہ ذکر بے حرکت اعضا و جوارح کیا جاتا ہے اگر حبس نفس سے کچھ ضرر پہونچے تو بے حبس کرے حبس نفس کچھ شرط نہین ہے اور کلمے کے معنے کا لحاظ رکھے کہ اے معبود کوئی مقصود میرا تیری ذات پاک کے سوا نہین ہے چند بار سب ذکر کر چکے تو یہ الفاظ اپنے دل مین لائے کہ خداوندا میرا مقصود تو ہے اور تیری رضا اپنی محبت و معرفت مجھے عطا فرما اسے باز گشت کہتے ہین اور جو حصر نفس کرے تو سانس کو طاق عدد پر چھوڑے کہ اسے **وقوف عددی** کہتے ہین اور جب سانس چھوڑے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ملائے اور چاہیے کہ ہر حال مین بیٹھے۔ کھڑے کھاتے۔ پیتے۔ ہر وقت ہر آن ذکر نگاہداشت خواطر و وقوف قلبی مین مشغول رہے تاکہ باطن کی صفائی حاصل ہو اور دل کو ایک توجہ اور حضوری حق سبحانہ تعالے کی طرف پیدا ہو اور اس تصفیہ کی علامت یہ ہے کہ ہر لطیفے کے انوار ظاہر ہونے لگتے ہین اور ہر لطائف کے انوار اوپر بیان ہو چکے ہین۔

پس یہ انوار اول تو اپنے باطن کے باہر مشاہدہ کرتا ہے جسے **سیر آفاقی** کہتے ہین پھر وہی انوار اپنے باطن مین پاتا ہے اسے **سیر انفسی** فرماتے ہین اور سیر آفاقی زیر عرش ہے اور سیر انفسی بالائے عرش یعنی جب تک قالب سے نکلکر اپنے اصول کی طرف عروج کرتے ہین یہان تک کہ عرش تک پہونچتے ہین سیر آفاقی ہے اور جب عرش کے اوپر پہونچتے ہین تو اُنھین ایک جذب اور عروج پیدا ہونے لگتا ہے اور سیر انفسی شروع ہو جاتی ہے

جو شخص صاحب کشف ہوتا ہے وہ انوار اور اپنے سیر کو دریافت کر سکتا ہے اور صاحب کشف عیانی اس زمانہ مین بسبب مفقود ہونے اکل حلال کے کم ہین اس وقت مین جو اکثر طلاب ہین وہ صاحب کشف وجدانی ہوتے ہین یہ وجدان بھی ایک کشف ہی کی قسم سے ہے۔ کشف عیانی اور کشف وجدانی مین فرق یہ ہے کہ صاحب کشف عیانی عیاناً دیکھتا ہے کہ یہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی سیر کرتا ہے اور صاحب وجدان اگرچہ عیاناً نہین دیکھتا مگر تبدل احوال اور تغیر واردات کو اپنی ادراک سے معلوم کر لیتا ہے چنانچہ ہوا اگرچہ نظر مین نہین آتی مگر ادراک سے محسوس ہوتی ہے جو شخص ادراک وجدانی سے بھی اپنے حالات کو نہین دریافت کر سکتا اُسے مقامات کی بشارت دینی گویا طریقہ کا بدنام کرنا ہے۔

شغل مراقبہ جس سے مراد مبداء فیاض سے فیض کا انتظار کرنا ہے اور اپنی مورد پر اس فیض کے وارد ہونے کا لحاظ رکھنا یعنے جو فیض کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے لطائف سالک پر وارد ہوتا ہے اُسے مورد فیض کہتے ہین لہذا دائرہ امکان مین ہر مقام پر مراقبے معین فرمائے گئے ہین۔ **شغل ذکر رابطہ** اس سے یہ مراد ہے کہ شیخ کی صورت کو اپنے ادراک یا دل مین نگاہ رکھے یا اپنی صورت کو شیخ کی صورت تصور کرے اور جب رابطہ بڑھ جاتا ہے تو ہر ایک چیز شیخ ہی کی صورت مین نظر آتی ہے اور اسی کو فنا فی الشیخ کہتے ہین۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ طریقۂ رابطہ بہت ہی قرب کا راستہ ہے اور اس کا منشا ظاہر ہونے عجائب وغرائب کا ہے چونکہ یہ کتاب ایسے مضامین عالیہ کی حامل نہین ہے لہذا طالبان صادق مفصل ذکر سیر و سلوک کہ جو دائرہ ولایت صغریٰ مین کیا جاتا ہے اور بیان ولایت کبریٰ کہ جو فنا انا اور لطیفہ نفس ہے اور بیان ولایت علیا و سیر عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک اور ان کی فنا و بقا اور بیان کمالات ثلثہ یعنے کمالات نبوت۔ رسالت۔ اولوالعزمی اور بیان حقائق الٰہیہ کہ جس سے مراد حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ ہے و بیان حقیقت ابراہیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت احمد صلے اللہ علیہ وسلم مکتوبات شریف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ اور دیگر کتب اذکار و اشغال مثل ہدایۃ الطالبین جو قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین حضرت شیخ ابو سعید مجددی رح کی تصنیف سے ہے اور مراتب الوصول جو حضرت

شاہ رؤف احمد صاحب مجددی رح نے لکھی ہے اور اربع انہار جو حضرت قبلہ وکعبہ شیخ احمد سعید مجددی رح دہلوی کی تصنیف سے ہے مطالعہ فرمائیں اور بذریعہ مرشد کامل ان مراتب سے فیضیاب ہوں مگر یہاں تیمناً و تبرکاً ایک مختصر سا رسالہ قطب الواصلین زبدۃ الکاملین حضرت شاہ غلام علی صاحب قبلہ قدس سرہٗ کا جو سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا حاوی ہے بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا ان مراتب کی آگاہی سے بھی محروم نہ رہے اور کلام بلاغت نظام حضرت شاہ صاحب قبلہ اور بیان طریقہ مجددیہ رح سے فیضیاب ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد این رسالہ ایست عجیبہ وغریبہ کہ مشتمل بر معارف بلند وعلوم ارجمند کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی بتعلیم والہام الٰہی سبحانہ بہ بیان این علوم منفرد اند مرقوم نیست از ہیچ یکے از عرفا و آن علوم در مکاتیب شریفۂ ایشان مندرج ست متعنا اللہ سبحانہ بہا آنجناب فیضمآب در نسبت ذی رسند بامیر المومنین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر فاروق و آبائے کرام ایشان علماء و اہل کمال بودند۔ جد ایشان امام رفیع الدین امام بنا از حضرت مخدوم جہانیان بودند۔ ایشان علوم دینی وعلوم منطق و حکمت تحصیل کردہ اذکار طریقہ چشتیہ وقادریہ وسہروردیہ از والد ماجد خود تلقین یافتہ اشتغال بہ آن داشتند وطریقہ کبرویہ از حضرت خواجہ یعقوب چرخی کہ از کمل اولیا بود گرفتہ اند پس بخدمت شیخ المشایخ حضرت **خواجہ محمد باقی** نقشبندی احراری رسیدہ بحسن تربیت آنجناب بمقامات عالیہ ودرجات سامیہ در قرب حضرت حق رسیدند وبیمن تربیت وفیض صحبت حضرت خواجہ از جناب فیاض مطلق بطریقہ جدیدہ امتیاز یافتہ از ائمہ مہتدی وعرفان شدہ اند ورع وتقوی وعمل بعزیمت وکمال اتباع سنن مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم وکثرت عبادات طریقہ آنجناب بود از نیم شب نماز تہجد و التزام تلاوت پانزدہ سیپارہ مقرر داشتند۔ ودوگانہ نماز تا صبح می گزرانیدند وجود مسعود ایشان آیتے از آیات الٰہیہ است این علوم ومعارف جدیدہ از معطای وہاب مطلق عم نوالہ بر ایشان فائض شدہ وتصرفات کرامات وخوارق عادات

ایشان در مقامات شریفہ مذکورست۔ می فرمایند انسان مرکب از دہ لطیفہ است پنج از عالم امر و پنج از عالم خلق و ہفت ولایت کہ آنجا سیر تجلیات صفات و اسما ست وچار کمالات و سہ حقائق انبیاء و ورائے آن ارشاد نمودہ درین سیر حالات و کیفیات و علوم و معارف و اسرار جدا جدا حاصل میشود۔ علوم و اسرار بعض را دست می دہد و از مقامات و درجات قرب تعبیر بدائرہ کردہ اند دائرہ بے جہت ست و قرب بیچون و بے جہت و الا جائیکہ خداست دائرہ کجا است۔ آیۂ شریفہ رفیع الدرجات و حدیث صحیح لایزال العبد یتقرب الی درجہ بدرجہ قریب میرسد بحضرت ذات تعالت و تقدست مشعر از مقامات قرب و بے ست سبحانہ۔ در دائرہ امکان سیر آفاقی کہ آن دیدن انوار و الوان در بیرون باطن ست مشہود گردد و انوار و کیفیات کہ در درون باطنی مے شود آن را سیر انفسی فرمودہ اند و اندراج نہایت در بدایت درین دائرہ دست مے دہد و ولایت صغرے کہ ولایت اولیاست سیر لطیفہ قلبیہ است کہ ناشی ست از تجلیات افعالیہ و استغراق و بیخودی و کثرت ورود و حالات و جذبات۔ و اگر حق سبحانہ خواہد توحید وجودی دست دہد و غیر از ان نقد وقت گردد۔ و سیر لطیفہ روحی کہ ناشی ست از تجلیات صفات ثبوتیہ و سلب نسبت صفات از او و اثبات آن بحضرت حق سبحانہ۔ و سیر لطیفہ سر کہ ناشی ست از شیونات ذاتیہ و استغراق ذات در ذات حق سبحانہ و سیر لطیفہ خفی کہ ناشی ست از صفات سلبیہ حضرت حق سبحانہ و تجرید حضرت ذات از جمیع مظاہر۔ و سیر لطیفہ اخفی کہ ناشی ست از شان جامع و تخلق باخلاق حضرت حق سبحانہ مرحمت گردد۔ باین سیر لطائف خمسہ و مقتضیات آن ہا دائرہ ولایت صغریٰ نام گردد۔ و چون توجہ شش جہت نماید و انتظار نماید شروع سیر در ولایت کبرے مے شود۔ این ولایت عبارت از سیر در اصول تجلیات خمسہ است و این دائرہ ثالثہ است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس ست در دائرۂ اولی مراقبۂ اقربیت حضرت ذات است موافق این آیۂ شریفہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ و ذکر تہلیل بزبان کہ این جا موجب ترقی مے شود۔ بخیال نیز۔ مورد فیض درین جا

لطائف خمسہ اند بشرکت لطیفۂ نفس نصف سافل دائرۂ اولی مشتمل بر تجلیات اسماء و صفات زائدہ است. و نصف عالی آن متضمن اعتبارات و شیون ذاتیہ دائرۂ اولےست و دائرۂ ثالثہ اصل دائرۂ ثانیہ و قوس کہ نصف دائرہ است اصل دائرۂ ثالثہ است درین مراقبۂ محبت یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ مے نمایند. مورد فیض درین جا لطیفۂ نفس ست ہرگاہ دائرہ اولے تمام گردد و مراقبہ فذکر در دائرۂ ثانیہ باز در دائرۂ ثالث باز در قوس معمول است درین ولایت کبری کہ ولایت انبیاء ست علیہم السلام و توحید شہودی و فنائے اَکمل. و زوال عین. و اثر و استہلاک و اضمحلال و نسبت باطن و اسلام حقیقی و شرح صدر. و تسلیم و رضا کہ چون و چرا بر مجاری قضا نماند وجود ممکن را پرتو وجود حضرت حق یافتن و توابع وجود را پرتو توابع وجود او سبحانہ دیدن و فنائے صفات ردّیہ و تخلق باخلاق نیک دست می دہد و بحصول این ہمہ تجلیات ظلال اسماء و صفات و اصول آن سیر اسم الظاہر تمام مے شود بعد سیر تجلیات مسمی الباطن و حالات آن پیش مے آید و این دائرۂ رابعہ از مقامات ست و این سیر را ولایت علیا مقرر کردہ اند درین جا نماز نافلہ با طول قنوت و مراقبہ مسمی الباطن موجب ترقی میشود بعد از ان سیر تجلی ذاتی دائمی مے شود و این تجلی ذاتی دائمی را تعبیر بکمالات نبوت کردہ اند و این دائرہ خامسہ است و تجلیات ذاتیہ درجات دارد اول کمالات نبوت ست درینجا مراقبۂ ذات بحت از اعتبارات می نماید و لطیفہ عنصر خاک درینجا مورد فیض است تلاوت قرآن مجید درینجا ترقی مے بخشد و نکات در حالات باطن و بیرنگی و بے کیفیتی نقد وقت می شود درین جا یقین قوی در عقائد حقہ پیدا می شود و استدلالی بدیہی می گردد. و کیفیت و اسرار حروف مقطعہ قرآنی اگر خدا دہد حاصل میشود و درجۂ دوم تجلی ذاتی دائرۂ کمالات رسالت است و درجۂ سوم دائرہ کمالات اولوالعزم درین ہر دو دائرہ مورد فیض ہیئت وحدانی است کہ سالک را بعد تصفیہ و حصول فنا لطائف خمسہ عالم امر. و تہذیب لطائف خمسہ عالم امر و تہذیب لطائف عالم خلق دست دادہ دائرہ سادسہ کمالات رسالت دائرہ سابعہ کمالات اولوالعزم است مراقبہ و توجہ بحضرت ذات بحت

که منشار کمالات نبوت است ودر کمالات رسالت توجه بحضرت ذات باین حیثیت
که منشار کمالات رسالت است ودر کمالات رسالت اولوالعزم توجه بحضرت ذات بحیث
باین حیثیت که منشار کمالات اولوالعزم است می نمایند وحقائق سبعه هفت دائره
است درین جا سیر مورد فیض هیئت وحدانی است ودرین دوائر تلاوت قرآن مجید
خصوصًا در نماز ترقی می بخشد بعضے اکابر بعد حصول کمالات ثلاثه سیر حقائق انبیاء
علیهم السلام مقرر نموده اند دائره خلت حقیقت ابراهیمی است علیه السلام درینجا مراقبه
حضرت ذات بلحاظ آنکه حقیقت ابراهیمی از النس حضرت ذات وجود ناشی است مینمایند
وصلوٰة ابراهیمی درین جا می خوانند باز دائره محبت ذاتیه خود است ودرین جا مراقبه حضرت
ذات که منشار حقیقت موسویت می کنند ودرود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ خُصُوْصًا عَلٰى مُوْسٰى كَلِيْمِكَ وَسَلِّمْ وردمی کنند باز دائره محبت ذاتیه
ممتزجه با محبوبیت ذاتیه حقیقت محمدیت صلی الله علیه وآله وسلم درینجا مراقبه حضرت ذات
او سبحانه بلحاظ آنکه منشار حقیقت محمدیست صلے الله علیه وآله وسلم مے نمایند وباز دائره
حقیقت احمدی محبوبیت صرفه ذاتیه است درین جا مراقبه حضرت ذات او سبحانه بلحاظ آنکه
منشار حقیقت احمدیست صلی الله علیه وآله وسلم باید نمود ودر دائره حب صرفه ذاتیه مراقبه
حضرت ذات بلحاظ آنکه منشار حب ذاتیه است مینمایند وکثرت صلوٰة اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ درین مقامات ترقی مے بخشد بعد ازین مرتبه دائره لاتعین واطلاق
حضرت ذات است باز بعد حصول حقائق الٰهیه دائره حقیقت کعبه حسنی ست وآن عبارت
از ظهور عظمت وکبریای حضرت ذات ست درینجا مراقبه حضرت ذات باعتبار مسجودیت
آن ممکنات را می کنند باز دائره حقیقت قرآن وآن عبارت از مبداء وسعت حضرت ذات
ست درین جا مراقبه مبداء وسعت حضرت ذات که منشار حقیقت قرآن ست می کنند
باز دائره حقیقت صلوٰة وآن عبارت از کمال وسعت حضرت ذات ست درینجا مراقبه
بهمین لحاظ باید من بعد دائره معبودیت صرفه واین جا سیر نظری میتوانند شد نه سیر قدمی

کہ آن در مقامات عابدیت مے شود۔ اینست اسامے مقامات ومراقبات طریقۂ احمدیہ علیہ الرحمۃ کہ تفصیل آن در مکتوبات شریفہ مندرج ست ہر کہ مراقبہ در ہر مقام نماید حظے ازان خواہد یافت و بتوجہ مرشد ترقیات خواہد نمود **بیت**

بے عنایات حق وخاصان حق گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

رحمہم اللہ سبحانہ۔ بدانکہ در ولایت ثلثہ ظہور کیفیات مے شود از بیخودی واستغراق وتوحید وجودی واستہلاک واضمحلال وتوحید شہودی وفنا ء آنا در کمالات ثلثہ۔ وحقائق سبعہ۔ ولطائف بساطت۔ ووسعۃ وبے رنگی ہا در نسبت باطن وقوت در ایمانیات وعقائد حقہ بھم می رسد وکسیکہ کثرت مراقبات درین مقامات عالیہ مے نماید در بساطت وبیرنگی در مقام فرق مے تواند کرد واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

بدانکہ ہمہ کس ازین طریقہ باین مقامات نہ رسیدہ اند ہر جاکہ خدا خواست بآن درجۂ قرب امتیاز یافت پس در اصول اصحاب این طریقہ اختلاف بسیار است بمجرد اخذ طریقہ کسے مجدد نمے شود علوم ومعارف وحالات آن مے باید دید۔ بدانکہ ہر دائرہ ازین مقامات قرب نے نہایت ست تمام شدن دائرہ باعتبار است کہ آنچہ حظ وحصۂ سالک درین وقت مقدر بود بصورت تمام شدن ظاہر شدہ والا تمام شدن دائرۂ مقامات قرب کہ بے نہایت ست معنے ندارد کم کسے باشد کہ سیر خود عیان بیند والا ہمہ کس بوجدان خود تغیرات در احوال خود مے بیند واین وجدان را نظر بکشف جہل گفتہ اند۔ بدانند کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تہذیب وتسلیک لطائف خمسۂ عالم امر جدا جدا مے فرمودند بعد حصول فنا و بقا واحوال واسرار ہر لطیفہ بہ تربیت وبہ تہذیب لطائف عالم خلق مے پرداختند اما فرزندان گرامی آنحضرت با بزرگان دیگر سیر لطیفۂ روح وسیر خفی واخفی موقوف داشتہ تزکیہ لطیفہ نفس اہم دانستہ کہ در ضمن سیر لطیفہ قلب آن لطائف را تہذیب حاصل مے شود۔ فقط

ذکر رحلت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب **عمدۃ المقامات** لکھتے ہیں کہ آپ نے اپنی رحلت سے پہلے کہ اُس وقت آپ کی عمر بموجب اعداد احمدؐ ۵۳ سال کی تھی اپنے اصحاب واقف الاسرار سے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ بمقتضائے مُبرم میری عمر میں ۶۳ سال تک ہے تو آپ اس سے بہت خوش تھے کہ اس عمر میں سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت حاصل ہوتی ہے اور حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین کی عمر کے ساتھ بھی موافقت میسر ہوتی ہے۔ ۱۰۳۲ہجری میں آپ اجمیر شریف میں تھے کہ آپ نے فرمایا کہ رحلت کے آثار قریب معلوم ہوتے ہیں اور یہ عبارت سرہند میں صاحبزادوں کو لکھکر بھیجدی کہ "ایام الفراق عمر نزدیک و فرزندان دور" اس مکتوب کے پہونچتے ہی دونوں صاحبزادے آپ کی خدمت میں آگئے آپ نے اُن کو خلوت میں بلایا اور فرمایا کہ میرے لیئے اب کوئی توجہ نظری اور کسی طرح کی بستگی اس جہان میں نہیں رہی میں اُس جہان میں جانا چاہتا ہوں۔ مگر جب آپ نے صاحبزادوں کو بہت مغموم پایا اور نیز انھیں یہ بات معلوم ہوگئی کہ ایام وصال میں صرف ایک سال باقی ہے تو پھر آپ نے انھیں خلوت میں بلایا اور فرمایا کہ تھوڑی مدت کے لیئے ایک دوسرے کام کے اتمام کے واسطے مجھے نگاہ رکھ لیا گیا ہے۔ اس مژدہ سے دونوں صاحبزادے بہت خوش ہوئے اور یہ مژدہ تسلی خاطر کا باعث ہوا۔ لکھا ہے کہ آپ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ کے روضۂ مبارک کی زیارت کے لیئے گئے ہوئے تھے کہ وہاں کے مجاوروں نے آپ کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور غلاف روضۂ مبارک کا آپ کو نذر دیا آپ نے نہایت ادب کے ساتھ اُسے قبول فرمایا اور دل سے ایک آہ کھینچکر یہ کلمہ زبان مبارک سے فرمایا کہ "لبلہ ازین نزدیک تر بحضرت خواجہ نبود ناچار آن را بما لطف نمودند برائے تکفین ما نگہدارید" جب آپ اس سفر سے سرہند میں تشریف لائے تو آپ نے عزلت اختیار کرلی جمعہ کی نماز کے سوائے کبھی باہر نہ آتے اور پانچوں وقت کی نماز خلوت خانہ میں ادا کرتے اور سوائے صاحبزادوں اور معدودے چند یاروں کے کوئی اندر نہ جانے پاتا۔ لکھا ہو کہ اول اول

جب آپ عزلت گزین ہوئے تو یہ کلام شیخ الاسلام کا زبان مبارک پر لائے کہ جب **بو علی دقاق** کا مشرب عالی ہوگیا تو اُن کی مجلس بھی خلق سے خالی ہوگئی تھی۔ لکھا ہے کہ آخر عمر شریف مین آپکا اس قدر عالی مشرب ہوگیا تھا کہ بڑے بڑے کامل لوگ باوجود کثرت قوۃ علمیہ و آشنائے مذاق حضرت کے کلام مبارک کی دقتِ معانی سے ایسے ہوگئے تھے جیسے مکتب مین بچے ہجے کرتے ہین اور مجون مین سے جسے کوئی مکتوب لکھتے اُس مین آپ بصراحت لکھدیتے کہ اب وقت نزدیک آگیا ہے دیکھئے کیا پیش آتا ہے **مولانا ہاشم** لکھتے ہین کہ مین نے حضرت سے رخصت ہوتے وقت عرض کیا کہ حضور دعا فرمایئے کہ بندہ جلد اس آستان ملجائے خدا پرستان پر حاضر ہو۔ آپنے ایک آہ کھینچکر فرمایا کہ مین دعا کرتا ہون کہ ہم تم دونون آخرت مین ایک جگہہ جمع ہون۔ اور **مولانا بدرالدین** سرہندی رح تحریر فرماتے ہین کہ میرے مخدوم زادے عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی **شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم** سلمہا اللہ عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے نقل فرماتے ہین کہ والدہ صاحب فرماتی تھین کہ شب براۃ کو آپ خلوتخانہ مین شب بیدار تھے اور کوئی آدھی رات گئی ہوگی کہ یکایک آپ مکان کے اندر تشریف لائے اور مین مصلی پر بیٹھی تسبیح پڑہ رہی تھی اُن کو دیکھکر مین نے پوچھا کہ کیا آپ تہجد پڑہ چکے؟ فرمایا ابھی نہین۔ چونکہ اس وقت مجھے تکان سی معلوم ہوتی ہے اس لئے میرا دل چاہتا ہے کہ مین ذرا لیٹ کر پھر تہجد کے لیئے اُٹھون اسکے بعد آپنے ایک لحظہ کے لیئے استراحت فرمائی اور پھر اُٹھ بیٹھے اور پانی طلب کرکے وضو کیا۔ میرے منھ سے یہ نکلا کہ خدا جانے آج کس کس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹایا جاوے گا اور کس کس کا قائم رکھا جائیگا۔ فرمایا تم تو شک اور تردد سے کہتی ہو یہ کہو اُس کا کیا حال ہوگا جو جانتا اور دیکھتا ہے کہ اُس کا نام مٹا دیا گیا اور اپنی طرف اشارہ فرمایا اور یہ بھی دونون مخدوم زادے اپنی والدہ ماجدہ سے نقل کرتے ہین کہ مین نے آپسے پوچھا کہ آپ نے اپنی اہل و عیال اور خلق سے اتنی بے رغبتی کیون اختیار کر رکھی ہے فرمایا میرے انتقال کا زمانہ بہت قریب ہے اور بہت ہی قریب ہے سو جسے یہ معلوم ہوا سے یہ بھی زیبا و لائق ہے کہ اپنے آپ کو بزور خدا کی عبادت مین مشغول کرے اور تسبیح۔ استغفار۔ درود۔ قرآن مجید کی تلاوت۔ الذکر وغیرہ سے ایک دم غافل نہو اور غیر حق سے بالکل قطع کرلے نہ یہ کہ غفلت مین

پڑھجائے۔ تم بھی مجھے خدا پر چھوڑ دو۔

اور یہ بھی دونون مخدوم زادے اپنی والدہ سے نقل کرتے ہین کہ مین نے بیماری سے پہلے آپ سے پوچھا کہ آپ مین ناامیدی اور کوچ کے آثار ہویدا اور شوق رفیق اعلےٰ ظاہر پھر یہ تصدیق وخیرات جو دافع بلیات ہے کیون؟ تو اُس کے جواب مین آپ نے یہ ہندی مصرع پڑھا ع

آج ملاوا کنتھ سیون سکھی سب جگ دیون وا

غرضکہ آپ سِرًّا وعلانیۃً لیلاً و نہارًا برابر خیرات کرتے۔

اور یہ بھی دونون مخدوم زادے عصمت پناہ سے نقل کرتے ہین کہ ایک دن آپ مکان مسکونہ مین تکیہ لگائے تشریف رکھتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مین اب کے جاڑون مین اس مکان مین نہون گا۔ گھروالون نے عرض کیا کہ اُس مکان مین ہونگے جو آپ نے خلوت کے لیئے درست فرمایا ہے۔ کہا وہان بھی نہین تو کہا پھر آپ کہان ہونگے فرمایا ان مکانون مین سے کسی مین بھی نہونگا۔ دیکھو خود بخود کیا ظاہر ہوتا ہے اتفاقًا ایسا ہی ہوا کہ آپ موسم سرما کے آنے تک اس عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کو رحلت فرما ہوئے۔

مولانا بدرالدین سرہندی تحریر فرماتے ہین کہ جب آپ کے زمانہ تنہائی کو چھ سات مہینے گذر گئے تو آپ کو ضیق النفس کا عارضہ جو ہر سال ہوتا تھا ہوا اور اُس کے ساتھ مین بخار بھی ہوگیا میرے خیال مین وہ سترھوین ذیحجہ کا دن تھا اور امراض کی سختی بہ نسبت گذشتہ سالون کے زیادہ تھی مخلصون کو صحت سے یاس ہوگئی تھی۔ ایک دن مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ سے آپ نے فرمایا کہ آج مین نے اپنے واقعہ مین حضرت غوث الثقلین کو دیکھا میرے باب مین بہت سی طرح طرح کی شفقتین فرمائین اور اپنی زبان مبارک میرے منھ مین دیکر فرمایا کہ لوگ اس شعر اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا۔ اَبَدًا عَلَےٰ اُفُقِ الْعُلٰے لَا تَغْرُبُ اور اس قول قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰے رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ مین بہت حیران ہین تم اس کا حل لکھو اور تم کو اس بیماری سے صحت ہے آپ کو اُس بیماری مین لقائے حق کا بہت ہی غلبہ تھا اور کمال شوق سے گریہ آپ پر ستولے تھا اور دمبدم کلمہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰے جاری۔ اور فرماتے کہ اگر کوئی طبیب یہ کہدے کہ تمھاری بیماری کا علاج نہین ہے تو سو روپیہ شکرانہ اللہ تعالےٰ

خرچ کروں۔ اسکے بعد عارف ربانی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید رح نے عرض کیا کہ حضرت اتنی نامہربانی اور بے شفقتی ہمپر کیوں ہے فرمایا اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ تردوست ہے انشاء اللہ تعالیٰ رحلت کے بعد حیات سے زیادہ مہربانی اور اعانت کی جائے گی کیونکہ بشری تعلق بعض وقتوں مین اعانت اور توجہ سے مانع ہے۔ بعد انتقال چونکہ فراغ اور تجرد ہے کوئی مانع نہین۔

اور یہ بھی مخدوم زادے سے منقول ہے کہ حضرت کو رات مین زیادہ سختی اور تکلیف ہوتی تھی یہان تک کہ مرض اکثر بے آرام و بیقرار کر دیتا تھا اور جب دن ہوتا تو گونہ تخفیف ہوجاتی تو آپ کو اُس سختی و تکلیف کے کم ہوجانے سے بڑا افسوس ہوتا کیونکہ وہ تکلیف و بے آرامی آپ کے لیئے عین راحت و لذت تھی اور فرماتے کہ جو حلاوت سختی کی حالت مین حاصل ہوتی ہے وہ راحت و عافیت مین کہان ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ بموجب بشارت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ آپ کو صحت ہوگئی اور طبیبون اور دوستون نے صحت کی نوید سُنائی آپ نے فرمایا سبحان اللہ بین جو معاملات حالت یاس اور ناامیدی مین مشاہدہ کرتا تھا وہ سب اس صحت کی وجہ سے پوشیدہ ہوگئے چونکہ آنحضرت کو ہمیشہ بموجب آیہ کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ آناً فاناً معاملات جدا اور نسبت ہائے تازہ دکھائی دیتی تھین اس لیئے کسی چیز کا جانا آپکے حق مین مضرنہ تھا کہ خلیل کو خلیل کے ساتھ آگ اور باغ یکسان ہے اور مخدوم زادہ فرماتے ہین کہ بارھوین محرم ۱۰۳۴ھ مین حضور اقدس نے مجھسے فرمایا کہ چالیس اور پچاس کے درمیان مقبرہ ہوگیا اور سننے والون کو یہ گمان ہوا کہ اسی بیماری مین آپ کا وصال ہوگا جب وہ بیماری جاتی رہی تو آپ نماز کے لیئے مسجد مین آنے لگے اور جماعت سے نماز پڑھنے لگے اسی طرح ایک ہفتہ گذر گیا۔ لوگون کو وہ چالیس پچاس کا خیال بھی جاتا رہا۔ اور اُس مشہود کو واقعہ پر محمول کرکے تاویلات اور تعبیرات سے اپنے دل کی تسلی کرنے لگے لیکن آپ وصال کے دن کے منتظر تھے اور ملاقات کے دلون کو گنتے جاتے تھے۔ چنانچہ شب پنجشنبہ بائیسوین صفر کو جو اصحاب موجود تھے فرمایا کہ آج اُس معائنہ کا چالیسوان دن ہے دیکھیئے اِن دس روزون مین کیا ظاہر ہوتا ہے۔ مخدوم زادے حضرت شیخ محمد معصوم رح نقل کرتے ہین کہ انھین ایام صحت مین آپ نے فرمایا کہ جو کمال کہ انسان کے لیئے اُس کا حاصل ہونا متصور اور ممکن الحصول ہے سو بطفیل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اُس سے حصہ ملگیا

مخدوم زادے فرماتے ہین کہ اس بات کے سننے سے ہمارا دل بہت پریشان ہوا کہ بتقضائے آیہ کریمہ
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا شاید اس عالم
سے کوچ فرمائین گے۔ اس خطرے سے بہت ہی وحشت ہوئی۔ پھر آپ نے پنجشنبہ کے دن
۲۲ صفر کو عصر کے وقت صوفیون کو قبائین بانٹنی شروع کین اُس وقت آپ فقط تنہا فرجی پہنے
ہوئے تھے جیسا کہ آپ حسب عادت نیچے قبا کے فرجی پہنے ہوئے تھے اُس وقت قبا نہ تھی سردی
کی وجہ سے بخار ہو گیا اور آپ صاحب فراش ہو گئے۔ اور عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم نقل
کرتے ہین کہ آپ اُس رات تہجد کو اُٹھے وضو کر کے تہجد کی نماز کھڑے ہو کر پڑھی اور فرمایا
کہ یہ ہماری آخری تہجد ہے **مولانا بدرالدین** رح فرماتے ہین کہ مین ایسا سمجھتا ہون کہ بیماری
سے صحت پا کر پھر بیمار ہونا اور پھر اس عالم سے رخصت ہونا اسکے یہ معنے ہین کہ گویا اس مین
بھی اتباع سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات آپ کو نصیب ہوا کیونکہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی مرض سے صحت پا کر پھر تھوڑے ہی عرصہ مین بیمار ہو گئے تھے اور اسی
بیماری مین رحلت فرمائی تھی اور عارف ربانی مخدوم زادے شیخ محمد سعیدؒ و شیخ محمد معصوم رح نقل
کرتے ہین کہ آپ نے حافظ عبدالرشید سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کوئلے لاؤ پھر اسکے بعد آپ نے
فرمایا کہ ایک واعظ دل مین کہتا ہے کہ اتنی فرصت کہاں ہے جو دو روپیہ کے کوئلے جلین شیخ
حبیب خادم رح نے عرض کیا کہ حضرت سلامت جاڑے کے دن ہین کام آہی جائینگے آپ نے
فرمایا ملا حبیب یہ تو طول امل ہے اتنا وقت ہی کہان خیر تم جاؤ جب کوئلے آ گئے تو ایک روپیہ کے
کوئلے اپنے لیئے جدا کر لیئے اور فرمایا کہ ہمارے لیئے اتنے ہی کافی ہین باقی گھر مین دیدو۔
پس وہ کوئلے جو آپ نے اپنے لیئے جُدا کرائے تھے وہ ایام وصال تک کام آ گئے اور کچھ اُس
مین سے نہ بچا۔

آپ پر حالت مرض مین صحت سے زیادہ علوم و معارف ظاہر ہوئے۔ ایک دن آپ معارف و حقائق
کے بیان مین ایسے سرگرم تھے کہ ضعف کے مارے بیان کی طاقت نہ تھی حضرت مخدوم زادہ شیخ
محمد سعید رح نے عرض کیا کہ حضرت سلامت آپ کو کمال درجہ ضعف ہے اس بیان کو صحت پر
موقوف رکھیئے فرمایا کہ وقت کہان اور فرصت کیسی خدا جانے کہ کس وقت زبان یاری نہ دے

www.mujaddidway.com

اس ضعف میں کوئی نماز آپ نے بے جماعت نہ پڑھی الا ماشاء اللہ اور قومہ و جلسہ خوب اچھی طرح ادا فرماتے بلکہ مقرری سب دعائیں اور وظیفے بھی ادا فرماتے اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت اور کوئی ادب آداب اعمال سے ترک نہ فرمایا جس طرح صحت کی حالت میں ادا کرتے تھے اُس سے سرمو اس ضعف کی حالت میں بھی تجاوز نہ کیا اور منگل کی آخر رات میں کہ آپ کے وصال کا دن تھا فرمایا کہ اسے رات صبح ہو اور وصال کا دن مقرر فرمایا اور جو خدام خدمت میں حاضر تھے اُسی رات اُن سے بھی فرمایا کہ تم نے بہت محنت اٹھائی بس اب تمہاری محنت کی یہی رات اور ہے۔ اسکے بعد آپ پر بسبب ضعف استغراق و بیہوشی طاری ہوگئی۔ اُس وقت عارف ربانی مخدوم زادے حضرت شیخ محمد سعید رح نے عرض کیا کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپ کو استغراق کی وجہ سے ہے یا خواب سے فرمایا استغراق کی وجہ سے ہے بعض معاملات اور حقایق درمیان میں اسلئے میں توجہ کر رہا ہوں کہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہونچیں پھر وہ معاملات اور اسرار غامضہ آپ نے اُن سے بیان فرمائے اور اس مرض میں آپ اکثر اوقات متابعت سنت سنیہ اور التزام ملت رضیہ کی رغبت دلاتے اور فرماتے کہ شریعت کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔ اور فرماتے کہ اَلنَّصِیْحَۃُ هِیَ الدِّیْنُ (یعنے نصیحت وہی دین ہے) صاحب شریعت نے نصیحت کے دقائق میں سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا ہے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ میری تجہیز و تکفین میں مراعات اتباع سنت نبوی علے مصدرہا الصلوٰۃ والسلام کا اور رعایت حدود شرعیہ کا پورا پورا خیال رکھنا۔ اور اس سے پہلے گھر میں عصمت پناہ بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ میری رحلت تم سے پہلے ہوگی تم اپنے مہر کے روپیوں میں سے میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بھی وصیت فرمائی کہ میری قبر گمنام جگہہ میں بنانا مخدوم زادے حضرت شیخ محمد سعید رح نے عرض کیا کہ پہلے تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ ہماری قبر فرزند محمد صادق کے گنبد میں ہوگی اور قبر کی جگہہ بھی آپ نے معین فرمائی تھی اور شرافت و برکت و نورانیت بھی وہاں کی آپ نے بیان فرمائی تھی اب آپ ایسا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا تھا اگر اس وقت یہ شوق ہے اگر تم ایسا نہ کر سکو تو والد بزرگوار کے پاس میری قبر بنانا اور جو یہ بھی منظور نہ ہو تو باغ میں دفن کر دینا اور میری قبر کچی رکھنا پختہ نہ بنانا جبکہ مخدوم زادہ نے بہت عرض کیا تو فرمایا اچھا میں تمہاری رائے پر چھوڑتا ہوں جو مناسب ہے سو کرنا

www.mujaddidway.com

رحلت سے پہلے آپ نے فرمایا کہ میں استنجا کروں گا طشت لاؤ اتفاقاً مولانا محمد قاسم خادم بغیر ریت کا طشت لے آئے۔ فرمایا یہ نہیں اس میں چھینٹیں اڑیں گی ریت والا طشت لاؤ چونکہ کسی کو اس وقت قرب وصال کا گمان بھی نہ تھا عرض کرنے لگے کہ حضرت سلامت حکیم کو قارورہ دکھایا جائے گا اس لیے بغیر ریت کا طشت لایا گیا ہے۔ فرمایا مجھے اٹھاؤ اب میں پیشاب نہ کروں گا لوگوں نے آپ کو بستر پر بٹھایا اس جگہ مولانا بدرالدین سرہندی تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت چند باتیں میرے خیال میں آئیں ان میں سے ایک تو یہ کہ آپ فجر کی نماز تک باطہارت تھے اور یہ آپ کو معلوم تھا کہ رحلت کا وقت بہت قریب ہے اس لیے آپ نے بغیر طہارت رحلت فرمانا نہ چاہا کہ طہارت سے رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں۔ اور دوسرے یہ جو فرمایا کہ چھینٹیں اڑینگی تو یہ اشارہ جانب حدیث شریف تھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ (یعنے پیشاب کے قطروں سے بچو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے) تیسرے حکیم کا جو ذکر آیا تو اس سے آپ نے یہانتک اعراض فرمایا کہ پیشاب کرنا بھی ترک کر دیا۔

جب عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید رح نے آپ کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا تو عرض کیا کہ حضرت سلامت آپ کا مزاج کیسا ہے فرمایا بہت اچھا ہوں کہا حضرت کونسی اچھائی ہے میں تو آپکو اس حال میں دیکھتا ہوں فرمایا یہ دو رکعت نماز ہیں کافی ہے۔ یہ آخری گفتگو حضرت کی تھی اس سے ثابت ہوا کہ آخری کلام سب انبیاء کا نماز ہے گویا آنحضرت قدس سرہٗ نے بھی انبیاء علیہ السلام کا اتباع کیا۔ ایک لحظہ کے بعد جان گرامی آپ کی جسد مبارک سے مفارقت کر گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وصال کے وقت آپکی یہ کیفیت تھی کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے رخسار کے نیچے تھی اور منہ قبلہ کی طرف تھا جیسا کہ سنت کا طریق ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ خواب استراحت فرما رہے ہیں اور وہ اول وقت ضحی روز سہ شنبہ ۲۹ صفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا عمر شریف آپکی موافق سن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی گویا اتباع کا یہ دقیقہ بھی آپ نے نہ چھوڑا۔

اور جتنی آپ کی عمر تھی اتنے ہی روز آپ بیمار رہے بحکم حدیث حُمّٰی یَوْمٍ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ کہ ایک

دن کا نجار ایک سال کا کفارہ ہے تو حضرت کے لئے ایک دن ایک ایک سال کا کفارہ ہو گیا۔

کرامات جو بعد وصال آپ سے صادر ہوئیں

مولانا بدرالدین سرہندی تحریر فرماتے ہیں کہ میں غسل کے وقت حاضر تھا میں نے دیکھا کہ جب غسل کے لیئے آپکی چادر اُتاری تو آپ کے ہاتھ ناف پر بندھے ہوئے اور انگوٹھے کو چھوٹی اُنگلی کے ساتھ حلقہ کئے ہوئے پایا جیسا کہ نماز میں مستحب ہے باوجودیکہ صاحبزادہ شیخ محمد سعید نے آپکے ہاتھ پاؤں کو سیدھا کر دیا تھا جب لوگوں نے دیکھا تو بڑا تعجب کیا اور کہا کہ یہ تو حضرت کی بڑی کرامت ہے اور جب تختہ پر لٹایا تو دیکھا کہ بطریق مسنون خود بخود پاے مبارک جانب مغرب اور فرق مقدس بطرف مشرق ہے جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ وسیر سے ظاہر ہے میں نے دیکھا کہ آپ مسکرا رہے ہیں اور غسل دیتے وقت تک مسکراتے رہے حاضرین اور بھی زیادہ متعجب رہے اور اولے یہ قصہ تو بعینہ اس قطعہ کی مصداق ہو گیا۔

یاد داری بوقت آمدنت **قطعہ** ہمہ خندان بدند تو گریان

ہمچنان زی کہ وقت رفتن تو ہمہ گریان شوند تو خندان

جب آپ کو وضو کرا چکے تو دونوں ہاتھوں کو سیدھا پھیلا دیا اور اُلٹی کروٹ دیکر سیدھی جانب آپ کو نہلایا اور جب سیدھی طرف کو لٹایا تو آپ نے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے پر باندھ لیا پھر جب آپ کو کفن پہنانے لگے تو دونوں ہاتھ آپ کے دراز کر دیئے حاضرین دیکھ رہے تھے کہ دونوں ہاتھ آپ کے پھر آملے جیسا کہ نماز میں ہاتھ باندھتے ہیں۔ لوگ چیخ اُٹھے حضرت مخدوم زادہ محمد سعیدؒ نے فرمایا کہ لوگو حضرت کی مرضی جب اسی طرح پر ہے تو تم رہنے دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ آپ کو تین سفید کپڑوں کا کفن دیا۔ لفافہ۔ قمیص۔ ازار۔ اور قمیص کا چاک دونوں طرف مونڈھوں کے کیا گیا جیسا کہ روایت مفتی بہ سے ثابت ہے اور سر مبارک پر عمامہ نہیں باندھا گیا کیونکہ کل محدثین اور فقہا کا اسپر اتفاق ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمامہ نہیں باندھا گیا تھا اور نہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ

عنہ کے باندھا گیا تھا چنانچہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے اور جامع الرموز مین زاہدی سے نقل ہے کہ صحیح قول یہی ہے کہ عمامہ کفن مین دینا مکروہ ہے۔ اور امام ابن ہمام کی عبارت بھی انہی معنون مین ہے جیسا کہ کہا ہے وَلَیْسَ فِی الْکَفَنِ عِمَامَةٌ عِنْدَنَا وَاسْتَحْسَنَ الْبَعْضُ (یعنی ہمارے نزدیک تو کفن مین عمامہ جائز ہی نہین مگر بعضون نے اسے مستحسن سمجھا ہے) اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی نے بھی عمامہ کی ممانعت مین تاکید کی ہے اور نیز یہ حدیث بھی اس بات کی تقویت دیتی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وِتْرٌ وَیُحِبُّ الْوِتْرَ۔ اور وہ جو بعض متاخرین نے کفن مین عمامہ کو مستحسن کہا ہے تو اس روایت کے صحیح ہونے کی صورت مین اس کا مآل بدعت حسنہ ہوگا اور حسن مقابل ہوتا ہے قبیح کا اور یہ مباح کا احتمال رکھتا ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بہتر کوئی عمل ہو نہین سکتا۔ اور حضرت قدس سرہ بھی اپنی ظاہری حیات مین کسی میت کو عمامہ نہ بندھواتے اور اس فعل کو خلاف سنت جانتے تھے۔ اور آپ سنت کے عمل کرنے پر راغب تھے جب آپکو سنت کے موافق کفن پہنا چکے تو مخدوم زادہ شیخ محمد سعید رح نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد دعا کے لیے نہین ٹھیرے کیونکہ سنت اسی طرح ہے فتاوے سراجی وغیرہ مین کتب معتبرہ سے نقل ہے کہ جنازہ کی نماز کے بعد کھڑا ہونا اور دعا مانگنا مکروہ ہے اس زمانے کے لوگ جنازہ کی نماز کے بعد دعا مانگتے ہین سنت کے خلاف عمل کرتے ہین پس لوگون کو چاہیے کہ سنت کے موافق عمل کیا کرین کہ اس مین خیر و برکت اور اتباع سنت اور نجات ہے۔

آپ کو بعد نماز جنازہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے قبے مین دفن کیا گیا۔

آپ نے خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مین اس جگہہ ایک نور دیکھا تھا اور آپکو معلوم بھی ہو چکا تھا کہ مرقد آپ کا یہان ہوگا بلکہ اس راز کو خواجہ محمد صادق سے ظاہر بھی کر دیا تھا مگر اتفاق سے انھون نے آپ سے پہلے ہی رحلت کی تو آپ نے استخارہ کے بعد مخدوم زادہ کو وہان دفن کیا چونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ میری قبر میرے فرزند کی قبر کے مقابل رکھنا کہ مین یہان جنت کے باغون مین سے ایک باغ پاتا ہون چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات شریف مین ہے آپ کا اس معاملہ کی نسبت اطلاع دینا اور پھر ویسا ہی واقع ہونا یہ بھی آپکی کرامتون مین سے ہے

آپکی قبر ایک بالشت بلند مثل کوہان شتر بنائی گئی۔
آپکے وصال کے دن آسمان کے کنارے نہایت سرخ ہو گیے تھے۔ کہتے ہین کہ آسمان کا سرخ ہونا گویا دوستان خدا پر بھی اُس کا رونا ہے۔ جیسا کہ صاحب شرح الصدور نے لکھا ہے وبلغ انّ السّموات والارض یبکیان علی المؤمن وفیہ ایضاً وبکاء السّماء حمرۃ اطرافھا وفیہ ایضاً عن سفیان الثوری قال کان یقال ھذہ الحمرۃ التی تکون فی السّماء علی المؤمنین (یعنے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان اور زمین ایمان دار کے لیئے دونون روتے ہین۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اُسکے کنارون کا سُرخ ہونا ہے۔ اور بروایت حضرت سفیان ثوری یہ بھی منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان مین اس سبب سے ہے کہ وہ ایماندار کے مرنے سے روتا ہے)
آپ کی رحلت فرمانے کے چار روز بعد شیخ میر محمد سلطان پوری کہ جو حضرت کے مریدون مین سے ہین نقل کرتے ہین کہ مین شب کو متوجہ تھا کہ کسی طرح حضرت کو اپنے واقعہ مین دیکھون اتفاقاً رات ساری گذر گئی دوسرے دن ظہر کے بعد آپکی مسجد مین نماز کو آیا موذن نے تکبیر کہی سب لوگ نماز کے لیئے کھڑے ہوئے اور مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم نے امامت کی مین آپکے پیچھے کھڑا ہوا تو اُس وقت مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ آپ میری برابر کھڑے ہوئے ہین اور اپنے ہاتھ سے مجھے پکڑ کر برابر کیا ہے کہ درمیان مین فاصلہ نرہے آخر نماز تک مین نے اُنھین دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے تھے اور پاے مبارک مین موزے تھے۔
مین نے آپ کو بہت غور سے دیکھا کہ شاید وہم ہو مگر خوب اچھی طرح معلوم ہوا کہ یقینی آپ ہی ہین جب نماز ختم ہوئی تو پھر مین نے آپ کو نہ پایا۔ جب شیخ محمد صاحب نے یہ تذکرہ کیا تو مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید رح نے بھی فرمایا مین نے بھی اسی طرح اپنے واقعہ مین آپکو دیکھا ہی کیونکہ آج کی رات مین جماعت خانہ کے حجرہ مین تھا تو مین نے صبح کے وقت آپ کو دیکھا کہ آپ کہین راہ دراز سے تشریف لاکر میرے بستر پر رونق افروز ہوئے ہین اور مجھے اپنی بغل مین دبایا ہے تو آپ کی ہیبت مجھپر ایسی طاری ہوگئی کہ وہ فی الحال نظر سے غائب ہوگئے
اور شیخ عبد العلیم بن حقایق آگاہ مرحومی شیخ احمد برکی سے نقل کرتے ہین کہ فیروز خان برکی

مخدوم زادون کے حضور مین آکر بیان کیا کہ میرا لڑکا بہت بیمار تھا اور مرض کی سختی سے تڑپ رہا تھا مین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تو نے ہمارے حضرت اقدس کو دیکھا تھا اور اُن کی صورت کچھ یاد ہے اُس نے کہا ہان دیکھا تھا اُن کی ساری صورت میری نظرون مین ہے تو مین نے کہا اُسیکو دھیان مین رکھ یہان تک کہ وسواس دور ہو جائین اور امید ہے کہ حق تعالیٰ آپکے طفیل سے صحت بخشے دھیان کرتے کرتے یکایک اُسے نیند آگئی اُس نے بیان کیا مین دیکھتا ہون کہ حضرت موجود ہین اور فرماتے ہین کہ بابا مین خدا کے پاس پہونچا اور بہشت مین آیا پہلے سیدھا پاؤن بہشت مین رکھا پھر سر پھر بایان پاؤن خلاصہ یہ ہے کہ بہشت مین آگیا اور خدا کے قدم مین نے پکڑا مین نے کہا حضرت سلامت مجھے بھی خدا تک پہونچایئے کہ مین بھی خدا کے قدم پکڑون فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندون کا وقت نہین آیا ہے جب مین خواب سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو تندرست پایا اور ذرا سا بھی بیماری کا اثر نہ رہا دس روز کے بعد یہ خبر پہونچی کہ آپ اس عالم سے تشریف لے گئے۔

عارف ربانی مخدوم زادہ شیخ محمد معصوم رح فرماتے ہین کہ مین نے آپ کو اپنے واقعہ مین دیکھا اور پوچھا کہ حضرت سلامت منکر نکیر کے سوال سے کیونکر گذری فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کمال رحمت سے فرمایا کہ اگر تو اذن دے تو یہ دونون فرشتے قبر مین آوین اور تیرے قدمون سے لگین مین نے عرض کیا الٰہی وہ دونون فرشتے تیری ہی جناب مین رہین یہان نہ آئین اللہ تعالیٰ نے کمال مہربانی میرے حال پر فرمائی اور اُنھین میرے پاس نہ بھیجا۔ پھر مین نے پوچھا کہ حضرت قبر کی تنگی کی کیا کیفیت ہوئی فرمایا ہوئی مگر بہت ہی کم۔ محمد ہاشم خادم آپ کے کھڑے تھے کہنے لگے کہ یہ قول آپ کا بر سبیل تواضع ہے ورنہ آپ کو اصلا فشار قبر نہین ہوا۔

مولانا **بدر الدین** سرہندی فرماتے ہین کہ حضرت کو رحلت فرمائے پانچ چھ ہی دن ہوئے تھے کہ مین نے اپنے واقعہ مین دیکھا کہ گویا مین ایک راہ سے گذرتا ہون کہ شیخ فرید فاروقی راہ مین ملے مین نے اُنسے پوچھا کہ حضرت کہان ہین تو اُنھون نے کہا خلوت خانہ مین تشریف رکھتے ہین اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد کو خط تحریر فرما رہے ہین یہ فقیر بھی اندر پہونچا دیکھا کہ خط لکھ رہے ہین اور مکتوب کا یہ عنوان ہے کہ ماخوذ نگاہبان این جہانیم

www.mujaddidiway.com

ما از جہان گذشتیم و در آن جہان نشستیم "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن" اور یاد نہین رہا کہ کیا لکھا پھر آپ نے اُسے لپیٹا اور اُسپر یہ عبارت لکھی اُئین کتابت مرزا بمہر خاص"

اور عارف ربانی مخدوم زادہ شیخ محمد سعید رح نقل کرتے ہین کہ مین نے حضرت کو اپنے واقعہ مین دیکھا کہ جو انعامات الٰہی رحلت کے بعد آپ پر ہوئے اُن کو آپ بیان فرما رہے ہین اور شکر الٰہی کر رہے ہین مین نے عرض کیا کہ حضرت سلامت اللہ تعالےٰ نے خاص اپنی نعمتون مین سے آپ کو کچھ حصہ عطا فرمایا ہے فرمایا ہان مجھے اپنے شاگردون کی جماعت مین سے کیا ہے پھر مین نے عرض کیا کہ قرآن شریف کی یہ آیۃ "قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ" پیغمبرون کی جماعت کی شان مین ہے یا مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ فرمایا ہان۔ مگر اُس نے مجھے اپنے فضل و کرم سے اس جماعت مین داخل کرلیا۔

قطعہ تاریخ وفات از مولانا بدر الدین سرہندی خلیفہ خاص آنحضرت

سمی احمد مرسل سفر کرد	ز ہجر او فلک اسینہ شد چاک	نخاک تربتش چون در گذشتیم	نگہ کردیم جاہ تربت پاک
			۱۰۳۴ھ

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمہ اللہ لکھتے ہین کہ جب مجھے آپکی وفات کی خبر پہونچی تو مین مارے غم کے تاب نہ لا سکا اور رونا دھوتا گریبان چاک جنگل کو ہو لیا اور آپکے غم مین یہ اشعار پڑھنے شروع کیے

بے روئے تو روئے دل بصحرا کنمے	چون کوہ ز بار غم در و جا کنمے
از ہر خارے نشان آن گل پرسم	وز ہر مرغے سراغ عنقا کنمے

ایضاً مؤلفہ مولانا محمد ہاشم

ز آتش غم آہ سرد و چشم تر داریم ما	از رسول عشق اعجاز دگر داریم ما	ہر رگے سر رشتہ ہر سوزن اصلاح نیافت
چاک ہا کز تو رجیب جگر داریم ما	نیخ ہر مو بر تن ہاشم ز ماتم حلقہ ایست	در دل ہر حلقہ چندین نوحہ گر داریم ما

فرماتے ہین کہ اس سوز و گداز مین مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور کلمات صبر و تسلی زبان مبارک سے فرمائے

ایضاً

دیوانہ دلم ز پند مجنون تر شد	وز رحم کسان نالہ ام افزون تر شد

ہر شیشہ کہ بشکست زمی گشت تہی	ہر چند دلم شکست نمی گشت تہی

ایضاً مولفہ مولانا محمد ہاشم رح

اشک ریزان بہ شستم سرِ ہر رہگذرے	ہر کہ از ہر طرف آید ز تو پرسم خبرے	گاہ برخیزم و گاہے بنشینم چو غبار
ناتوانان ترانیست ازین بیش سفرے	سوز ویش دلق سیہ پوشم و صد گونہ مشام	بکف آرم طلبم بوے کباب جگرے
کاسہ دیدہ نہم برکف و دریوزہ کنم	ز اشک خسار گدایان برسیم و زرے	خانہ از نے کنم و نغمہ نے گیرم پیش
تا مگر یابم ازین راہ ز یوسف اثرے	ہمچو آن تشنہ کہ از دشت بیداد آمد	سر نہم در رہ آن کش نگرم چشم ترے

اہل این قافلہ گر تشنہ بیج اندوشند	دل گرد ساختہ ہاشم بجمال نظرے

مولانا محمد ہاشم رح فرماتے ہین کہ حضرت کے غم و اندوہ سے مین نے اپنی طبیعت کو فکر نظم و نثر اور تاریخ وفات مین مشغول کیا اور اس سے دل بہلایا تو ۳۶ مادے بعد عمر شریف آپکی وفات کے نکالے ہر ایک مادہ غایت فصاحت اور ایجاز بلاغت سے بھرا ہوا تھا اور ایسی ہی رباعیات اور قطعات بھی لکھے مگر یہان صرف ایک آیہ اور ایک منظومہ پر اکتفا کیجاتی ہے۔

آیہ کریمہ جس سے سن وفات ظاہر ہوتا ہے

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

۱۰۳۴

ایضاً منظومہ

یَا اَیُّہَا الْاَنَامُ لَقَدْ سَافَرَ الْاِمَامُ	مَنْ کَانَ ذَیْلُ رَافَتِہٖ عُرْوَۃُ الْقَبُوْلِ
قُطْبُ الَّذِیْ تَفَوَّضَ رَبُّ السَّمَآءِ لَہٗ	حَالُ الَّتِیْ تَحَیَّرَ فِیْ شَانِہَا الْعُقُوْلُ
مَا الْمَوْتُ کَانَ بَدْرُ کَمَالٍ قَدْ انْطَلَقَ	مِنْ مَشْرِقِ الظُّہُوْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الْاُفُوْلِ
لَمَّا اَصَابَ اِرْثُ رَسُوْلٍ بِحَقِّہٖ	اُکْتُبْ لِعَامِ رِحْلَتِہٖ وَارِثُ الرَّسُوْلِ

۱۰۳۴

از مولانا صادق رح اَلْمَوْتُ ھِیَ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

۱۰۳۴

زین جہان پُر بلا چون شاہ عرفان نقل کرد	ظل را بگذاشت در رہ رو با صل الاصل کرد
جسم از تاریخ نقل او ز دار الابتلا	گفت ہاتف احمد الثانی باول نقل کرد

۱۰۳۴

واضح ہو کہ آپ کے خلفاء تین طبقہ کے قرار دیئے گئے ہین طبقۂ اولی۔ طبقۂ اوسط۔ طبقۂ ادنی **طبقہ اولی** مین تو آپ کے تینون فرزند۔ قدوۃ الاولیا حضرت شیخ محمد صادق۔ وخازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید و عروۃ الوثقی حضرت امام محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہم۔ اور اصحاب مین سے

میر محمد نعمان خاص کیے گئے ہیں۔ اور طبقۂ ثانی و ثالث سے مثل حضرت شیخ عبد الحمید بنگالی۔ و حضرت شیخ عبد الحی پانی پتی و حضرت مولانا خواجہ محمد ہاشم کشمی و بدخشی قدس سرہم و شیخ نور محمد پٹنی و شیخ مزمل سورتی و شیخ سید باقر سہنکوری و حضرت شیخ عبد الہادی بغدادی و شیخ طاہر جونپوری و شیخ مولانا حمید الدین احمد آبادی و شیخ داؤد سامانکی و شیخ مولانا غازی گجراتی و شیخ خواجہ محمد صدیق کشمی بدخشی و شیخ بدیع الدین سہارنپوری و شیخ سید شاہ محمد سہارنپوری و شیخ عبد القادر شالکی و شیخ محمد سری و شیخ سید آدم بنوری و مولانا بدر الدین سرہندی و شیخ خضر بہلول سورتی و شیخ نور محمد گل بہاری و مولانا فرخ حسین لاہوری و شیخ عبد الرحیم بیرکی و شیخ کریم الدین حسن ابدالی و شیخ مولانا احمد و شیخ مولانا یوسف و شیخ مولانا صادق کشمیری و شیخ خواجہ محمد اشرف کابلی و شیخ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی و شیخ خواجہ محمد صادق و شیخ خواجہ محمد صالح نشاپوری و شیخ مولانا محمد یوسف و شیخ مولانا عبد الغفور سمرقندی و شیخ حاجی دکنی و شیخ مولانا یار محمد جدید طالقانی و شیخ مولانا یار محمد قدیم طالقانی و شیخ زین العابدین تبریزی ثم مکی شافعی و شیخ علی تبریزی ثم مکی شافعی و شیخ صوفی قربان ارکنجی و شیخ مولانا صفیر احمد رومی السموائی حنفی۔ و شیخ عثمان یمنی شافعی و شیخ محمد ابن حجر ہیثمی مکی و مولانا شیخ احمد برکی و شیخ حسن برکی و شیخ حاجی خضر افغان و مولانا قاسم علی و شیخ یوسف برکی و شیخ عبد الہادی و شیخ محب اللہ مانکپوری۔ و شیخ احمد و مولانا عبد الواحد لاہوری و مولانا امان اللہ لاہوری و شیخ عبد العادی بداؤنی۔ و شیخ عبد العزیز نجومی مغربی مالکی و شیخ احمد استنبولی حنفی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ہیں ان حضرات کے سوا اور بھی بہت سے آپ کے مجاز و خلیفہ ہیں کہ جنکے نام نامی و اسم گرامی یہاں درج نہیں کیے گئے۔

آپ کے صاحبزادوں اور بعض خلفاء کا حال دوسری جلد میں انشاء اللہ المستعان بیان ہوگا

الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً

۱۷۔ ماہ شعبان المعظم

سنہ ۱۳۱۷ ہجری

محفلِ ذکر

جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ قادریہ روڈ

۲۱ ایکڑ سکیم متصل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول

نیو مزنگ سمن آباد لاہور میں زیرِ اہتمام

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ہر جمعۃ المبارک کو بعد نماز فجر ختم خواجگان، ختم مجددیہ اور ختم معصومیہ کی ایمان افروز محفل ذکر منعقد ہوتی ہے

محفلِ ذکر

میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

الداعیان الی الخیر۔ اراکین انتظامیہ کمیٹی جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ

www.mujaddidway.com

ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

کا

مجدد الف ثانی نمبر

شائع ہو چکا ہے

مدیر اعلیٰ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

ضخامت: تین جلدوں پر مشتمل گیارہ سو ساٹھ سے زائد صفحات

قیمت مکمل سیٹ ۲۰۰ دو سو روپے بذریعہ ڈاک ۲۲۰ روپے

قیمت حصہ اول ۵۰ روپے حصہ دوم ۱۰۰ روپے حصہ سوم ۵۰ روپے

ملنے کا پتہ

جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ مدینہ چوک دسن پورہ لاہور

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

www.mujaddidway.com

یااللہ یارسول اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یومِ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

منانے کی اپیل

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی گرامی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بجا طور پر آپ کے حضور میں اپنے اس لافانی شعر میں ہدیۂ تحسین پیش کیا ہے ؎

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان ○ اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

یہ ایک ناقابلِ تردید تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کی اس سازش کو کہ ایک نیا فکری دینی اور سیاسی نظام وضع کر کے نعوذ باللہ لوگوں کے دلوں سے اسلام اور ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احترام اور وابستگی کو ختم کر دیا جائے اپنے جرأت مندانہ اور مجاہدانہ بروقت مساعیٔ جمیلہ سے ناکام بنا دیا اور غیر مبہم انداز میں ببانگِ دہل یہ اعلان فرمایا کہ ملتِ اسلامیہ اور شریعتِ اسلامیہ بالکل منفرد و جداگانہ حیثیت کی حامل ہے اور اس طرح آپ نے دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی۔ یہ نظریہ ایک بیج تھا جس نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے گلِ شاداب کی صورت اختیار کی نیز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف اثبات النبوۃ لکھ کر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحابہٖ وسلم سے فرزندانِ توحید کی وابستگی کو مستحکم کیا اور دشمنوں کے ہر قسم کے شکوک و شبہات کا عالمانہ انداز میں ازالہ کیا۔ اسی بنا پر حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں سرمایۂ ملت کا نگہبان قرار دیا۔ ہر پاکستانی کا دینی ملی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ یومِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ منا کر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کا اہتمام کرے۔ اس لیے جملہ برادرانِ اسلام سے پرزور اپیل ہے کہ منعقد کیے جائیں اور آپ کی تعلیمات اور پیغام کو عام کیا جائے!!

الداعی الی الخیر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان ○ اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

www.maktabah.org